47

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

28 دسمبر 2006ء تا 3 جنوری 2007ء

www.tanzeem.org

قربانی کی اصل روح

ہر چیز کا ایک ظاہر ہوتا ہے اور ایک باطن' مثلاً نماز کا ایک ظاہر ہے' یعنی قیام ہے' رکوع ہے' سجود ہے' قعدہ ہے۔ یہ ایک خول اور ڈھانچہ ہے۔ اس کا ایک باطن ہے' یعنی توجہ اور رجوع الی اللہ' خشوع و خضوع' بارگاہِ رب میں حضوری کا شعور و ادراک' انابت' محبت الٰہی...... نماز کی اصل روح اور جان تو یہی چیزیں ہیں۔ اس طرح جانور کو ذبح کرنا اور قربانی دینا ایک ظاہری عمل ہے۔ یہ ایک خول ہے۔ اس کا ایک باطن بھی ہے اور وہ ''تقویٰ'' ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم کی سورۃ الحج میں قربانی کے حکم کے ساتھ (آیت: 37 میں) متنبہ کر دیا گیا کہ:

''اللہ تک نہیں پہنچتا ان قربانیوں کا گوشت اور ان کا خون' ہاں اس تک رسائی ہے تمہارے تقویٰ کی''۔

اگر تقویٰ اور روحِ تقویٰ موجود نہیں' اگر یہ ارادہ اور عزم نہیں کہ ہم اللہ کی رضا کے لئے مالی و جانی قربانی دینے لئے تیار ہیں تو اللہ کے ہاں کچھ بھی نہیں پہنچے گا۔ یعنی ہمارے نامۂ اعمال میں کسی اجر و ثواب کا اندراج نہیں ہوگا۔ گوشت ہم کھالیں گے' کچھ دوست احباب کو بھیج دیں گے' کچھ غرباء کھانے کو لے جائیں گے' کھالیں بھی کوئی جماعت یا دارالعلوم والے لے جائیں گے۔ لیکن اللہ تک کچھ نہیں پہنچے گا' اگر وہ روح موجود نہیں ہے...... وہ روح کیا ہے؟ وہ تو امتحان' آزمائش اور ابتلاء ہے' اور اس میں کامیابی کا وہ تسلسل ہے جس سے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوری زندگی عبارت ہے۔

ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ ہم سوچیں' غور کریں اور اپنے اپنے گریبانوں میں جھانکیں کہ کیا واقعتاً ہم اللہ کی راہ میں اپنے جذبات و احساسات کی قربانی دے سکتے ہیں؟ کیا واقعتاً ہم اللہ کے دین کی خاطر اپنے وقت کا ایثار کر سکتے ہیں؟ کیا ہم اپنے ذاتی مفادات کو اللہ اور اس کے دین کے لئے قربان کر سکتے ہیں؟ اپنے علائق دنیوی' اپنے رشتے اور اپنی محبتیں اللہ کے دین کی خاطر قربان کر سکتے ہیں؟ اگر ہم یہ سب کر سکتے ہیں تو عیدالاضحیٰ کے موقع پر یہ قربانی بھی نورٌ علیٰ نُورٍ ہے...... اور اگر ہم اللہ کے دین کے لئے کوئی ایثار کرنے کے لئے تیار نہیں تو جانوروں کی یہ قربانی ایک خول اور ڈھانچہ ہے جس میں کوئی روح نہیں۔ بقول علامہ اقبال مرحوم ؎

رہ گئی رسمِ اذاں روحِ بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا' تلقینِ غزالی نہ رہی!

عیدالاضحیٰ اور فلسفۂ قربانی

ڈاکٹر اسرار احمد

اس شمارے میں

2006ء: عوام فیصلہ کریں

قرآن حکیم کا پیغام (iv)

صوبائی خودمختاری کا مسئلہ

عیدالاضحیٰ اور قربانی

تحریک سے نجات ممکن ہے' مگر......

علم الاسماء کیا ہے؟

صلیب و ہلال کے آخری معرکے

چالیس پاروں والی سوچ

ایک وکھری ٹائپ کا مذاکرہ

دعوتی و تربیتی سرگرمیاں

اشاریہ ندائے خلافت 2006ء

الھدیٰ (260)

سورۃ المائدہ

(آیات: 40 تا 41)

ڈاکٹر اسرار احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (40) يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ڔ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ڔ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔـا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ښ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (41) ﴾

''کیا تم کو معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی سلطنت ہے؟ جس کو چاہے عذاب کرے' اور جسے چاہے بخش دے' اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے پیغمبر ﷺ! جو لوگ کفر میں جلدی کرتے ہیں (کچھ تو) اُن میں سے (ہیں) جو منہ سے کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں لیکن اُن کے دل مومن نہیں ہیں اور (کچھ) اُن میں سے جو یہودی ہیں۔ اُن کی وجہ سے غمناک نہ ہونا۔ یہ غلط باتیں بنانے کے لئے جاسوسی کرتے پھرتے ہیں اور ایسے لوگوں (کے بہکانے) کے لئے جاسوس بنے ہیں جو ابھی تمہارے پاس نہیں آئے۔ (صحیح) باتوں کو اُن کے مقامات (میں ثابت ہونے) کے بعد بدل دیتے ہیں اور (لوگوں سے) کہتے ہیں کہ اگر تم کو یہی (حکم) ملے تو اُسے قبول کر لینا اور اگر یہ نہ ملے تو اس سے احتراز کرنا۔ اور اگر کسی کو اللہ گمراہ کرنا چاہے تو اُس کے لئے تم کچھ بھی اللہ سے (ہدایت کا) اختیار نہیں رکھتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پاک کرنا نہیں چاہا۔ اُن کے لئے دنیا میں بھی ذلت ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔''

کیا تم اللہ کے اقتدار کی وسعت نہیں جانتے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اُسی کی ہے۔ وہ جس کو چاہے گا سزا دے گا اور جس کو چاہے گا بخش دے گا' اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یہاں جس صورت حال کا ذکر ہے اُس کا انطباق منافقین پر بھی ہوگا اور اہل کتاب پر بھی۔ منافقین کا حال یہ تھا کہ اُن کا میلان اسلام کی طرف تھا۔ وہ مسلمانوں میں شامل رہنا چاہتے تھے مگر اپنے ساتھیوں کو بھی چھوڑنے پر تیار نہ تھے۔ یوں یہ لوگ ''مذبذبین بین ذلک'' کا مصداق تھے۔ اے رسول ﷺ! آپ اُن لوگوں کی سرگرمیوں اور بھاگ دوڑ سے غمگین نہ ہوں جو کفر کے ضمن میں چستی دکھا رہے ہیں۔ اِن میں سے کچھ تو وہ ہیں جو اپنے منہ سے تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان رکھتے ہیں حالانکہ اُن کے دل ایمان نہیں لائے اور کچھ لوگ یہودیوں میں سے ہیں۔ یہ جھوٹ کو بڑے انہماک سے سنتے ہیں اور سنتے بھی کچھ اور لوگوں کے لئے ہیں۔ دراصل یہ اپنے سردار شیاطین کی بات بھی بڑی توجہ سے سنتے اور مانتے ہیں' وہ سردار جو انہیں تو آپ کے پاس بھیجتے ہیں مگر خود آپ کے پاس نہیں آتے۔ فی الحقیقت یہ لوگ جاسوس بن کر مسلمانوں کے پاس آتے ہیں اور بڑی توجہ سے بات سنتے ہیں' تاکہ واپس جا کر بتا سکیں کہ آج محمد (ﷺ) نے یہ کہا ہے یا آج فلاں معاملہ ہوا ہے۔ وہ کلام کو اُس کے موقع محل سے پھیر دیتے ہیں حالانکہ وہ معین ہو چکا ہوتا ہے۔

اہل کتاب کے سرداروں میں سے کسی کو اگر کوئی معاملہ کرنا ہوتا یا کسی مقدمے کا فیصلہ مطلوب ہوتا تو اپنے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجتے اور پہلے سے انہیں واضح طور پر بتا دیتے کہ اگر ایسا فیصلہ ہو تو تم قبول کر لینا' ورنہ رد کر دینا۔ یاد رہے کہ یہ صورت حال فتح مکہ سے پہلے تھی' جب ریاست کے اندر دو متوازی عدالتی نظام چل رہے تھے۔ جب فتح مکہ کے بعد اسلامی ریاست قائم ہوئی تو پھر اسلامی قانون کے علاوہ کسی دوسرے قانون کے تحت فیصلہ کرنے یا کرانے کا ''option'' ختم ہو گیا۔

اور جس کو اللہ تعالیٰ نے فتنے میں ڈالنے کا فیصلہ کر لیا ہو تو تم اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اُس کا کوئی مددگار نہ پاؤ گے' اُسے مدد کے لئے کوئی سہارا نہیں ملے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پاک کرنے کا ارادہ نہیں کیا۔ ان کے لئے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔

فرمانِ نبویؐ

عیدالاضحیٰ کی قربانی

چودھری رحمت اللہ بٹر

عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا عَمِلَ اٰدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهٗ لَتَاْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا)) (رواہ الترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''ذی الحجہ کی دسویں تاریخ یعنی عیدالاضحیٰ کے دن فرزند آدم کا کوئی عمل اللہ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں کے ساتھ (زندہ ہو کر) آئے گا۔ اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے' پس اے اللہ کے بندو! دل کی پوری خوشی سے قربانیاں کیا کرو۔''

تا خلافت کی بنا' دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

قیام خلافت کا نقیب

ہفت روزہ — لاہور

ندائے خلافت

جلد 15 — 28 دسمبر 06ء تا 3 جنوری 07ء — 6 تا 12 ذوالحجہ 1427ء — شمارہ 47

بانی: **اقتدار احمد** مرحوم
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
نائب مدیر: محبوب الحق عاجز

مجلس ادارت
سید قاسم محمود۔ ایوب بیگ مرزا
سردار اعوان۔ محمد یونس جنجوعہ
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

پبلشر: محمد سعید اسعد' **طابع**: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس' ریلوے روڈ' لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:
67-اے' علامہ اقبال روڈ' گڑھی شاہو' لاہور-54000
فون: 6366638 - 6316638 فیکس: 6271241
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے' ماڈل ٹاؤن' لاہور-54700
فون: 5869501-03

قیمت فی شمارہ 5 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک......250 روپے
بیرونِ پاکستان
انڈیا.................(2000 روپے)
یورپ' ایشیا' افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ' کینیڈا' آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ' منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں
چیک قبول نہیں کیے جاتے

ادارہ کا مضمون نگار حضرات کی رائے سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

2006ء: فیصلہ عوام کریں!

اکیسویں صدی کا چھٹا سال ختم ہونے کو ہے۔ اس کیلنڈر ائیر میں ہم نے بحیثیت قوم کیا کھویا' کیا پایا' اس کا مکمل جائزہ لینا خاصا طویل اور دشوار عمل ہے۔ لیکن اگر چیدہ چیدہ حالات و واقعات پر سرسری نگاہ ڈالیں تو اندازہ ہو سکتا ہے کہ داخلی طور پر ہم کتنے مستحکم ہوئے ہیں۔ خارجی سطح پر اقوام عالم کی نگاہ میں ہم کس مقام پر کھڑے ہیں۔ قیام پاکستان کے مقاصد کے حوالے سے ہم نے اپنے ہدف کی طرف پیش رفت کی ہے' یا پسپائی اختیار کی ہے۔ پاکستان اب چار صوبوں پر مشتمل ایک فیڈریشن ہے' فیڈریشن کی اکائیوں میں ہم آہنگی اور باہمی روابط میں اضافہ ہوا ہے' یا کشیدگی اور تلخی مزید بڑھی ہے۔ قیام پاکستان کے چند سال بعد ہی پاکستانی قوم کو مالی کرپشن کا مرض لاحق ہو گیا تھا' سال رفتہ میں اس مرض میں کچھ کمی ہوئی ہے یا اضافہ ہوا ہے اور یہ ناسور قومی جسد میں پھیلتا ہی جا رہا ہے۔ لیاقت علی خان کے قتل کے بعد پاکستان سیاسی طور پر عدم استحکام کا شکار ہو گیا' جسے جواز بنا کر فوجی مداخلت کا آغاز ہوا تھا۔ 2006ء میں ہم جمہوریت اور سیاسی استحکام کے حوالہ سے کتنا سفر طے کر سکے۔ معاشی ترقی کے حکومتی دعووں سے کان پھٹے جا رہے ہیں' اس معاشی ترقی سے عوام کس قدر مستفید ہو سکے۔ امن و امان کی صورت حال کیسی ہے۔

ان تمام معاملات پر کوئی سیر حاصل تبصرہ کرنے کی بجائے ہم سال رفتہ میں وقوع پذیر چند واقعات نقل کیے دیتے ہیں اور فیصلہ قارئین پر چھوڑ دیتے ہیں کہ اس قوم نے سال رفتہ میں کیا کھویا' کیا پایا۔ اس لیے کہ ہم ٹھہرے حکومتی روشن خیالی کے سکہ بند دشمن۔ ہماری رائے تو رقیب کے بول کی طرح تن من میں آگ لگا دیتی ہے۔ فیصلہ وہ عوام کریں جو حقیقی جمہوریت اور معاشی ٹیک آف کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ وہ عوام' جس کے روشن خیالی نے چودہ طبق روشن کر دیے ہیں۔ جن کے پاکستان کا سافٹ امیج روشن خیالی کے طفیل بلندیوں کی طرف رواں دواں ہے اور اب کہیں چاند کے آس پاس ہوگا۔ ہم نے کچھ عرض کیا تو شکایت ہوگی کہ قدامت پسند ہیں' لہٰذا نقل بمطابق اصل ہے۔

1۔ امریکہ اور بھارت مل کر پاکستان کا مستقبل طے کریں گے۔ امریکی وزیر خارجہ کنڈولیزا رائس۔ (یہ اُس بھارت کا ذکر ہے جسے عوام اپنے ازلی اور پیدائشی دشمن کے طور پر جانتے ہیں۔)
2۔ موجودہ حکومت بے نظیر اور نواز شریف دونوں کی حکومت سے زیادہ کرپٹ ہے۔ (سروے رپورٹ)
3۔ بلوچستان سے وہی نعرے بلند ہو رہے ہیں جو ستر کی دہائی میں مشرقی پاکستان سے ہو رہے تھے۔ (سیاسی رہنما)
4۔ ڈاکے' رہزنی اور قتل و غارت نے اس سال تمام ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔ (سیاسی اور سماجی رہنما)
5۔ تحفظ حقوق نسواں کے نام سے نافذ ہونے والا ایکٹ قرآن و سنت کے صریحاً خلاف ہے۔ یہ ایکٹ خلاف آئین بھی ہے۔ (جید علماء)
6۔ بے نظیر اور نواز شریف انتخابات میں حصہ نہیں لے سکتے۔ (صدارتی فرمان)
7۔ ہم قرآن شریف کے "چالیس" پارے سکول میں ہی پڑھا دیں گے اور پاکستان اسلام کے لئے نہیں بنا تھا (وزیر تعلیم)
8۔ اس سال مہنگائی نے تمام سابقہ ریکارڈ مات کر دیے ہیں۔ (سماجی رہنما)
9۔ پاکستان مصنوعی طور پر کرنسی کی قیمت برقرار نہ رکھے۔ (ورلڈ بنک)
10۔ باجوڑ پر حملہ امریکی طیاروں نے کیا۔ (امریکی اخبارات)

ہم تو آئینہ دکھا سکتے ہیں' 12 اکتوبر 1999ء کو قوم کے سامنے سات نکاتی ایجنڈا پیش کرنے والے خود کو پہچان نہ سکیں تو ہمارا کیا قصور ہے۔

اڑتالیسویں غزل

(بالِ جبریل، حصّہ دوم)

نہ تخت و تاج میں، نے لشکر و سپاہ میں ہے — جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے!
صنم کدہ ہے جہاں اور مردِ حق ہے خلیلؑ — یہ نکتہ وہ ہے کہ پوشیدہ لاالٰہ میں ہے!
وہی جہاں ہے ترا جس کو تُو کرے پیدا — یہ سنگ و خشت نہیں، جو تری نگاہ میں ہے!
مہ و ستارہ سے آگے مقام ہے جس کا — وہ مشتِ خاک ابھی آوارگانِ راہ میں ہے!
خبر ملی ہے خدایانِ بحروبر سے مجھے — فرنگ رہگذرِ سیلِ بے پناہ میں ہے!
تلاش اس کی فضاؤں میں کر نصیب اپنا — جہانِ تازہ مری آہِ صبحگاہ میں ہے!
مرے کدو کو غنیمت سمجھ کہ بادۂ ناب — نہ مدرسے میں ہے باقی، نہ خانقاہ میں ہے!

1۔ سچے اور حقیقی درویش کی بارگاہ میں جس دل آویز کیفیت کا اظہار ہوتا ہے، وہ نہ تو تخت و تاج کی سربراہی میں ملتی ہے اور نہ لشکروں کی باوردی سپہ سالاری اتنا لطف دے سکتی ہے۔ مراد یہ ہے کہ مردِ قلندر ہی کو وہ مقام حاصل ہے جو انسان کو روحِ عصر سے آگاہ کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ بادشاہ صرف لوگوں کے جسموں پر حکومت کرتے ہیں اور قلندر دلوں پر حکمران ہوتا ہے۔ دنیا میں جو عزت و تکریم مردِ قلندر کو حاصل ہوتی ہے، وہ بادشاہ کے نصیب میں نہیں۔

2۔ لاالٰہ الا اللہ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے سوا، اس کائنات میں اور کوئی ہستی نہ مجھ پر حکمران ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ جو شخص کلمۂ توحید پر ایمان رکھتا ہے، وہ لازمی طور پر تمام جھوٹے اور باطل معبودوں سے برسرِ پیکار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اُس کے لئے یہ دنیا بُت خانہ ہے اور وہ حضرت ابراہیمؑ کے نقشِ قدم پر چل کر ساری عمر بُتوں کے خلاف جہاد کرتا رہتا ہے۔

3۔ مومن دوسروں کی پیدا کردہ دنیا میں رہنا پسند نہیں کرتا، وہ اپنی دنیا آپ پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ ''بانگِ درا'' میں اسی مضمون کے ایک اور شعر میں اقبال نے کہا ہے:

اپنی دنیا آپ پیدا کر، اگر زندوں میں ہے
سرِ آدم ہے، ضمیرِ کُن فکاں ہے زندگی

پروفیسر یوسف سلیم چشتی لکھتے ہیں: ''اس تصور کا ماخذ یہ ہے کہ مومن صفاتِ الٰہی کا مظہر ہے اور اللہ تعالیٰ کی ایک نمایاں صفت ''تخلیق'' بھی ہے، اس لیے مومن کو بھی کچھ نہ کچھ ضرور پیدا کرنا چاہیے۔ یہاں سے اقبال نے اپنا خاص نظریہ قائم کیا کہ مومن کو اپنی دنیا آپ تخلیق کرنی چاہیے۔ یعنی اپنی عقلِ خداداد سے کام لے کر تحقیق واجتہاد، ایجاد و اختراع اور انکشافِ حقائق کے میدان میں گامزن ہونا چاہیے۔ اقبال نے ''نئی دنیا'' پیدا کرنے کا طریقہ بھی ہمیں بتا دیا ہے۔ چنانچہ ''ضربِ کلیم'' میں کہتے ہیں:

جہانِ تازہ کی افکارِ تازہ سے ہے نمود
کہ سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا

4۔ اقبال کے نزدیک انسان کا مقام تو چاند ستاروں سے بھی کہیں آگے ہے۔ اسی لیے اس کو اشرف المخلوقات کہا گیا ہے، لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ وہ اپنی کم ہمتی اور بے عملی کے سبب منزلِ مقصود پانا تو الگ رہا، ابھی اس کے راستے ہی میں بھٹک رہا ہے۔

5۔ علامہ اقبال نے اس طرح کی پیشین گوئیاں اپنے اشعار میں جابجا کی ہیں، وہ اپنے فکری شعور کے تحت آئندہ پیش آنے والے حالات کا جائزہ لینے کی قدرتی صلاحیت رکھتے تھے۔ یہ شعر انہوں نے 1934ء میں کہا تھا، جبکہ دوسری جنگِ عظیم کے آثار کہیں نظر نہیں آ رہے تھے، لیکن اقبال کی دُوررس نگاہوں نے آنے والے عذاب کو دیکھ لیا تھا۔ اس شعر میں اقبال نے ہندوستان اور ایشیا کے دوسرے ممالک پر مغربی تہذیب و استعمار کے تسلط کا ذکر ہے، اور متنبہ کیا ہے کہ مغربی تہذیب و استعمار مشرقی اور اسلامی اقدار کو تباہ کرنے کے لیے برسرِ عمل ہے، اس کا تدارک ضروری ہے۔

6۔ اس شعر کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ اوّل یہ کہ جہانِ تازہ، **آہِ صبح گاہی یعنی** عشق کی بدولت وجود میں آ سکتا ہے، کیونکہ عشق انسان میں تخلیق کی صلاحیت پیدا کر دیتا ہے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ اے مسلمان! میرے کلام کا مطالعہ کر، تاکہ تجھے نئی دنیا پیدا کرنے کا طریقہ معلوم ہو سکے، اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں، وہ طریقہ عشقِ رسول ﷺ کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ میں نے اپنے اشعار میں جو منشور دیا ہے، وہ مسلمانوں کے لیے جہانِ تازہ کی تعمیر کا سبب بن سکتا ہے۔

7۔ یہ شعر پہلے شعر کا تسلسل ہے۔ مضمون مشترک ہے۔ کہتے ہیں کہ میرے کلام کو غنیمت سمجھ اور اس کا بغور مطالعہ کر، کیونکہ بادۂ ناب (قرآن حکیم کے حقائق و معارف) اس وقت مدرسوں میں مل سکتے ہیں نہ خانقاہوں میں۔ میں نے اپنے اشعار میں جو تعلیم دی ہے، وہ نہ تو تعلیمی اداروں میں ملے گی نہ ہی دینی مدرسوں میں، لہٰذا اسی سے استفادہ کیا جائے تو مناسب ہے۔

انسانیت کے نام: قرآن حکیم کا پیغام

کیا اُخروی نجات کے لئے رسالت محمدی ﷺ پر ایمان لانا ضروری نہیں؟

ایک گمراہ کن فکری مغالطے کا مدلل جواب

مسجد دارالسلام' باغ جناح' لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید صاحب کے یکم دسمبر 2006ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

گزشتہ سے پیوستہ

[پیغام قرآنی کا دوسرا اہم نکتہ رسولوں پر ایمان ہے۔ اِس کے بارے میں بحث کا ایک حصہ پچھلے شمارہ میں شائع کیا گیا تھا۔ دوسرا حصہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔ ربطِ مضمون کی غرض سے گزشتہ قسط سے ایک کالم یہاں دوبارہ شامل کیا گیا ہے۔ از مرتب]

ہمارے ہاں روشن خیالی' رواداری اور وسعت ظرفی کے نام پر انتہائی گمراہ کن افکار کا چرچا کیا جا رہا ہے۔ بعض نام نہاد دانشوروں کا کہنا ہے کہ یہود و نصاریٰ کو کافر نہیں کہنا چاہیے۔ اگر وہ نبی اکرم ﷺ کی رسالت پر ایمان نہیں لاتے تو کیا ہوا؟ وہ اللہ کو مانتے ہیں' دوسرے انبیاء پر تو ایمان رکھتے ہیں' آخرت کو تو مانتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں اہل کتاب کو کافر کہنے کی بجائے اُن کے معاملے میں رواداری اور وسعت ظرفی کا مظاہرہ کرنا چاہیے' کیونکہ اُخروی نجات کے لئے اللہ اور یوم آخرت پر ایمان کافی ہے' اور اُن سے نبی ﷺ پر ایمان کا مطالبہ نہیں کیا جانا چاہیے۔ یہ دانشور اپنی اِس فکر کے لئے سورۃ البقرہ کی اس آیت کا حوالہ دیتے ہیں:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ ﴾

''جو لوگ مسلمان ہیں' یا یہودی یا عیسائی یا ستارہ پرست ہیں' جو اللہ اور قیامت پر ایمان لائے گا تو ایسے لوگوں کو ان (کے اعمال) کا صلہ اللہ کے ہاں ملے گا۔ اور (قیامت کے دن) اُن کو نہ خوف ہو گا اور نہ وہ غم ناک ہوں گے۔''

حالانکہ اِس آیت سے ایمان بالرسالت کے لزوم کا انکار سراسر غلط ہے۔ اِس آیت کا خاص سیاق و سباق ہے' اور وہ یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کہتے تھے کہ نجات صرف یہود و نصاریٰ کے لئے ہے۔ یعنی جو شخص یہودی ہو گا' یا جو نصرانی ہو گا وہی جنت میں جائے گا۔ قرآن حکیم نے یہاں اُن کے اِس تصور کی نفی کی اور واضح کیا کہ نجات یہود و نصاریٰ کے ساتھ خاص نہیں' بلکہ جو شخص بھی رسول وقت پر ایمان لایا اور اُس نے شریعت پر عمل کیا' وہ نجات پائے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا۔ اِس اعتبار سے اسلام سے پہلے جو لوگ حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لائے اور اُن کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوئے' وہ فوز و فلاح کے حقدار ہوں گے' اور اُن سے قبل جو لوگ حضرت موسیٰؑ پر ایمان لائے اور شریعت موسوی کی صحیح معنوں میں پیروی کی' وہ بھی نجات پائیں گے۔ اب اِسی طرح نبی اکرم ﷺ کی بعثت کے بعد آخرت میں وہی لوگ نجات پائیں گے جو نبی اکرم ﷺ پر صدق دل سے ایمان لائیں گے اور آپؐ کی روشن اور پاکیزہ تعلیمات کو اپنائیں گے۔

> قتال کی غایت یہ نہیں کہ اہل کتاب کو مجبور کیا جائے کہ وہ ایمان لے آئیں اور دین کے پیرو بن جائیں بلکہ اس کی غایت یہ ہے کہ اُن کی بالادستی ختم ہو جائے۔ اُن کا نظام زندگی برتر اور غالب نہ رہے۔ غلبہ دین حق کو اور اسلام کے نظام عدل اجتماعی کو حاصل ہو

پس مذکورہ آیت سے یہود و نصاریٰ کی بھی نجات کا اثبات اور رسالت محمدیؐ پر ایمان کی لزومیت کا انکار کھلی گمراہی ہے۔ آیات کو سیاق و سباق سے کاٹ کر اِن سے اپنے مطلب کا مفہوم نکالنا قرآن حکیم کی تعلیمات میں معنوی تحریف کے مترادف ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اقبال کہتے ہیں۔

خود بدلتے نہیں' قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجے فقیہانِ حرم بے توفیق

اِس حقیقت میں کسی شبے کی ہرگز گنجائش نہیں کہ رسالتِ محمدی ﷺ پر ایمان' ایمان کا جزو لاینفک ہے۔ یہ نجات کے لئے شرط لازم ہے۔ آپؐ کی بعثت تمام انسانیت کے لئے اور تمام زمانوں کے لئے ہے۔ اب اُسی شخص کا ایمان معتبر ہو گا جو آپؐ کی رسالت پر دل و جان سے ایمان لائے۔ اِس کے بغیر ایمان کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم میں کئی مقامات پر آپؐ پر ایمان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

1۔ نوع انسانی کو آپؐ پر ایمان کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا گیا:

﴿ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥٨﴾ ﴾ (الاعراف)

''اے محمد ﷺ! کہہ دو کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا (یعنی اس کا رسول) ہوں' (وہ) جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی زندگانی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ تو اللہ پر اور اس کے رسول پیغمبر امی پر جو اللہ پر اور اس کے تمام کلام پر ایمان رکھتے ہیں' ایمان لاؤ اور اس کی پیروی کرو' تاکہ ہدایت پاؤ۔''

سورۃ النساء میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ﴾ (آیت 170)

''لوگو! اللہ کے پیغمبر تمہارے پاس' تمہارے پروردگار کی طرف سے حق بات لے کر آئے ہیں۔ تو (ان پر) ایمان لاؤ۔ (یہی) تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور اگر کفر کرو گے تو (جان رکھو کہ) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے' سب اللہ ہی کا ہے۔''

2۔ مذکورہ بالا آیات وہ ہیں جن میں رسالتِ محمدی ﷺ پر ایمان کی دعوت عمومی طور پر پوری انسانیت کو دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ خصوصی طور پر اہل کتاب سے فرمایا گیا:

﴿ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ ﴾

''اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارے پیغمبر (آخر الزمان ﷺ) آ گئے ہیں' کہ جو کچھ تم کتاب

(الٰہی) میں سے چھپاتے تھے وہ اس میں سے بہت کچھ تمہیں کھول کھول کر بتا دیتے ہیں۔ اور تمہارے بہت سے قصور معاف کر دیتے ہیں۔"

اور آگے فرمایا:

﴿ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾﴾ (المائدہ)

"بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آ چکی ہے۔ جس سے اللہ اپنی رضا پر چلنے والوں کو نجات کے رستے دکھاتا ہے۔ اور اپنے حکم سے اندھیرے میں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا اور ان کو سیدھے راستے پر چلاتا ہے۔"

یہاں "نور" سے مراد نور وحی ہے اور بعض لوگوں کے نزدیک اِس سے مراد نبی اکرم ﷺ کی ذات بابرکات ہے۔ اور کسی حد تک اِس کی گنجائش بھی موجود ہے۔ بلاشبہ آپؐ کی نورانیت آپؐ کی بشریت پر غالب تھی۔ آپؐ نور ہدایت ہیں' آفتاب جہانتاب ہیں' لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لانے والے ہیں۔ یہاں واضح کر دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم اور رسول نبی کریم ﷺ کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دیتا ہے۔ ان لوگوں کو جو اللہ کی رضا کے طالب ہوں اور اُس کے بندے بن کر زندگی بسر کرنا چاہتے ہوں۔ ایسے لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرنا ہوگی۔ قرآن حکیم کی تعلیمات کو اپنانا پڑے گا۔ آپؐ پر ایمان لائے بغیر ہدایت نصیب نہیں ہو سکتی۔

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اِن آیات کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

"شاید "نور" سے خود نبی کریم ﷺ اور "کتاب مبین" سے قرآن کریم مراد ہے۔ یعنی یہود و نصاریٰ جو وحی الٰہی کی روشنی کو ضائع کر کے اہواء و آراء کی تاریکیوں اور باہمی خلاف و شقاوت کے گڑھوں میں پڑے دھکے کھا رہے ہیں' جس سے نکلنے کا بحالتِ موجودہ قیامت تک امکان نہیں' اُن سے کہہ دو کہ خدا کی سب سے بڑی روشنی آ گئی۔ اگر نجات ابدی کے صحیح راستہ پر چلنا چاہتے ہو تو اِس روشنی میں حق تعالیٰ کی رضا کے پیچھے چل پڑو۔ سلامتی کی راہیں کھلی پاؤ گے اور اندھیرے سے نکل کر اجالے میں بے کھٹکے چل سکو گے۔ اور جس کی رضا کے تابع ہو کر چل رہے ہو' اُسی کی دستگیری سے صراطِ مستقیم کو بے تکلف طے کر لو گے۔"

نبی اکرم ﷺ پر ایمان کی لزومیت کو ایک اور انداز سے بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ قرآن حکیم میں اہل کتاب کا قول نقل کیا گیا:

﴿ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ﴾ (البقرہ:135)

"اور (یہودی اور عیسائی) کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی ہو جاؤ' تو سیدھے راستے پر لگ جاؤ۔"

یہودی کہتے ہیں کہ اگر راہ ہدایت پانا چاہتے ہو تو یہودی ہو جاؤ۔ اور اسی طرح نصاریٰ کا کہنا ہے کہ ہدایت کا ذریعہ یہ ہے کہ نصرانیت اختیار کر لو' ورنہ ہدایت سے محروم رہو گے اور جہنم میں ڈالے جاؤ گے۔ دونوں کے دعویٰ کے جواب میں قرآن حکیم نے آگے فرمایا:

﴿ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهِمَ حَنِيْفًا ﴾ (البقرہ:135)

"(اے نبی ﷺ!) ان سے کہہ دو بلکہ (ہم) دین ابراہیم (اختیار کیے ہوئے ہیں)۔"

یعنی ہدایت کی راہ پانے والے ہم لوگ ہیں جو حضرت ابراہیم کے بتائے راستے پر چلتے ہیں اور اِس کی وضاحت سورۂ آل عمران میں بھی کر دی گئی ہے۔ فرمایا:

﴿ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ﴾ (آیت:68)

"ابراہیمؑ سے قرب رکھنے والے تو وہ لوگ ہیں جو اُن کی پیروی کرتے ہیں اور یہ پیغمبر (آخر الزمان) اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں۔"

یعنی حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ اپنی نسبت کے حقدار صرف وہ ہیں جو اُن کے راستے پر چلیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی رسالت پر ایمان لاتے اور آپؐ کی پیروی کرتے ہیں' نہ کہ یہودی اور نصرانی ہیں۔ کیونکہ یہ دونوں تو ابراہیمؑ کے راستے سے بہت بھٹک چکے ہیں۔

3۔ تمام نوع انسانی اور اہل کتاب کے علاوہ مسلمانوں سے فرمایا گیا کہ اہل کتاب پر واضح کر دیں کہ:

﴿ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾﴾ (البقرہ)

"(مسلمانو!) کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو (کتاب) ہم پر اُتری اس پر اور جو (صحیفے) ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر نازل ہوئے اور جو کتابیں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو عطا ہوئیں اُن پر اور جو اور پیغمبروں کو ان کے پروردگار کی طرف سے ملیں ان پر (سب پر ایمان لائے)۔ ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (خدائے واحد) کے فرمانبردار ہیں۔"

اگلے الفاظ ہیں!

﴿ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ ﴾ (البقرہ:137)

"تو اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لے آئے ہو تو ہدایت یاب ہو جائیں۔ اور اگر منہ پھیر لیں اور نہ مانیں تو وہ (تمہارے) مخالف ہیں۔"

یہاں واضح طور پر بتا دیا گیا کہ اے مسلمانو! یہ یہود و نصاریٰ اگر اُسی طرح ایمان لائیں جیسے تم ایمان لائے ہو' جیسے تم نے تمام رسولوں کو اور آسمانی کتابوں کو مانا ہے تو پھر ہی یہ ہدایت یافتہ ہوں

پریس ریلیز

22 دسمبر 2006ء

عوام کو حقیقی مسائل سے آنکھیں بند کر کے ناچ گانے اور دنیا کی رنگینیوں میں کھو جانے کی ترغیب دی جا رہی ہے

حافظ عاکف سعید

ہمارے حکمران غیر ملکی آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے دین سے ناطہ توڑنا چاہتے ہیں۔ اللہ اور آخرت کی بات کرنے والوں کو دقیانوس کہا جا رہا ہے۔ حکمران سمجھ رہے ہیں کہ انہوں نے امریکہ کی اطاعت کر کے قوم کو بچا لیا' حالانکہ ان کی یہ خوش فہمی بہت بڑا دھوکہ ہے۔ اصلاً وہ اللہ کو ناراض کر کے خود کو مصیبت میں ڈال رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید نے مسجد دارالسلام باغ جناح میں خطاب جمعہ کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکمران ہوں یا عوام وہ اسی دنیا کی زندگی کو مطلوب و مقصود سمجھ رہے ہیں۔ حکمرانوں کی تمام پالیسیوں کا محور و مرکز دنیا کی زندگی بن کر رہ گئی ہے۔ وفاقی وزیر تعلیم کو معلوم ہی نہیں کہ قرآن کے پارے تیس ہیں یا چالیس۔ عوام کو حقیقی مسائل سے آنکھیں بند کر کے ناچ گانے اور دنیا کی رنگینیوں میں کھو جانے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ ہمارا حقیقی مسئلہ آخرت ہے اور ہمارا امتحان یہ ہے کہ ہم اس زندگی میں دنیا کو ترجیح دیتے ہیں یا آخرت کو۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کا فضل ان لوگوں پر ہے جو حزب اللہ میں شامل ہیں۔ ہمیں آخرت میں کامیابی کے لیے اپنی ترجیحات بدلنا ہوں گی اور حزب اللہ میں شمولیت کے لیے دین پر عمل پیرا ہونا ہوگا۔ دینی تعلیمات سے منہ موڑ کر مسلمان نہ دنیا میں فلاح پا سکتے ہیں' نہ آخرت میں کامیاب ہوں گے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

''اے محمد ﷺ! کہہ دو کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا (یعنی اس کا رسول) ہوں، (وہ) جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی زندگانی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ تو اللہ پر اور اس کے رسول پیغمبر امی پر جو اللہ پر اور اس کے تمام کلام پر ایمان رکھتے ہیں، ایمان لاؤ اور اور اس کی پیروی کرو تاکہ ہدایت پاؤ۔''

گے۔ اور اگر یہ اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کا انکار کر دیں اور یہ سمجھیں کہ ہم راہ ہدایت پر ہیں تو یہ اُن کی خام خیالی اور خود فریبی ہے۔
اِن کے متعلق قرآن حکیم کا دوٹوک فیصلہ ہے کہ یہ کافر ہیں۔ فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴾

''جو لوگ اللہ سے اور اس کے پیغمبروں سے کفر کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے پیغمبروں میں فرق کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور ایمان اور کفر کے بیچ میں ایک راہ نکالنے چاہتے ہیں، وہ بلااشتباہ کافر ہیں۔ اور کافروں کے لئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' (سورۃ النساء)

یہ گمراہ کن فکر کہ ہم اللہ کو تو مانیں گے مگر رسولوں میں سے بعض کو نہیں مانیں گے اللہ اور اُس کے رسول کو الگ کر دیتا ہے۔ اس فکر کے حامل یہود ونصاریٰ ہیں۔ یہودی حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد ﷺ کے منکر ہیں، باقی انبیاء کو مانتے ہیں۔ اسی طرح عیسائی حضرت محمد ﷺ کی رسالت سے انکاری ہیں۔ ان دونوں کے بارے میں قرآن نے واضح فیصلہ سنا دیا کہ یہ دونوں کافر ہیں۔ ان میں سے کسی کے ایمان کا بھی اعتبار نہیں...... افسوس ان واضح احکامات اور تعلیمات کے باوجود بعض نام نہاد دانشور اس پر مصر ہیں کہ اہل کتاب کے ایمان کی نفی نہ کی جائے اور انہیں کافر نہ قرار دیا جائے۔

اور پھر چونکہ یہ کافر ہیں، لہٰذا مسلمانوں کو حکم ہے کہ جب تک یہ دین کے نظام عدل اجتماعی کی بالادستی قبول نہیں کرتے اللہ کے دین کے غلبہ تک ان سے قتال کیا جائے۔ فرمایا:

﴿ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴾ (التوبہ)

''جو لوگ اہل کتاب میں سے اللہ پر ایمان نہیں لاتے، اور نہ روز آخرت پر (یقین رکھتے ہیں) اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کی ہیں اور نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں، ان سے جنگ کرو۔ یہاں تک کہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔''

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ یہاں اہل کتاب کے اللہ اور یوم آخرت پر ایمان کی بھی نفی کی جارہی ہے، حالانکہ وہ اللہ کو مانتے اور آخرت پر یقین رکھتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب انہوں نے محمد رسول اللہ کی رسالت کا انکار کیا تو حقیقت کے اعتبار سے اللہ کا بھی انکار کر دیا۔ وہ گویا نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نہ یوم آخرت پر۔

دوسری بات یہ ہے کہ ان کافروں سے قتال کرو، یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دینے لگیں اور چھوٹے ہو کر رہنا قبول کرلیں۔ قتال کی غایت یہ نہیں کہ اہل کتاب کو مجبور کیا جائے کہ وہ ایمان لے آئیں اور دین کے پیرو بن جائیں بلکہ اس کی غایت یہ ہے کہ اُن کی بالادستی ختم ہو جائے۔ وہ زمین پر حاکم اور صاحب امر بن کر نہ رہیں۔ اُن کا نظام زندگی برتر اور غالب نہ ہو۔ غلبہ دین حق کو اور اسلام کے نظام عدل اجتماعی کو حاصل ہو۔ اسلامی ریاست میں غیر مسلم جزیہ دینے کے پابند ہوتے ہیں، اور ریاست اُن کی حفاظت کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ اسی لئے انہیں ذمی کہا جاتا ہے۔ "وھم صاغرون" سے اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ زمین میں بڑے وہ نہ ہوں بلکہ وہ اہل ایمان بڑے ہوں جو زمین میں خلافت الٰہی کا فرض انجام دے رہے ہوں۔ اسلامی ریاست کے اصل باشندے مسلمان ہوں گے۔ اگرچہ غیر مسلموں کو بھی ریاست کے شہریوں کا درجہ حاصل ہوگا، مگر وہ دوسرے درجے کے شہری ہوں گے۔

سورۃ البقرہ کی آیت 24 میں تو کفار کے خوفناک انجام کا تذکرہ ہے اور اگلی آیت (نمبر 25) میں اُن لوگوں کی جزا و انعام کا تذکرہ ہے جو اللہ، اُس کے رسول اور اُس کی کتاب پر ایمان لائیں۔ فرمایا:

﴿ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ﴾

''اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے (نعمت کے) باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔''

آگے اہل جنت کا قول نقل کیا گیا:

﴿ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا ھٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ...... ﴾

''جب انہیں ان میں سے کسی قسم کا میوہ کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہم کو پہلے دیا گیا تھا۔ اور اُن کو ایک دوسرے کے ہم شکل میوے دیئے جائیں گے۔''

اس آیت کی تفسیر میں اختلاف ہے۔ اس سلسلے میں کئی اقوال ہیں۔ بعض لوگوں کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ اہل جنت کو جو پھل اور میوے ملیں گے وہ اُسی شکل میں ہوں گے جو دنیا میں ہیں، اگرچہ لذت اور ذائقے کے اعتبار سے دونوں میں زمین اور آسمان کا فرق ہوگا۔ دوسری اور بڑی گہری تاویل یہ ہے کہ جس طرح اہل جنت کو دنیا میں کوئی نیکی کر کے بہت زیادہ سکون، راحت اور اندرونی اطمینان حاصل ہوتا تھا۔ اسی طرح انہیں جنت کی نعمتوں کی لذت اور سرور بہت زیادہ محسوس ہوگا۔

﴿ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ڎ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾ (البقرہ)

''اور وہاں ان کے لئے پاک بیویاں ہوں گی اور وہ بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔''

دنیا میں انسان حقیر فوائد کے لئے ساری عمر ایک کرتا ہے اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب اُسے اپنی مطلوبہ شے حاصل ہوتی ہے تو مہلت عمر ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس آخرت کی زندگی بھی دائمی ہے اور وہاں کا عیش و آرام بھی ہمیشہ رہنے والا ہے۔ پھر یہ کہ وہاں آدمی جو چاہے گا اُسے ملے گا۔

﴿ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴾ (حم السجدہ)

''اور وہاں تمہارے لئے ہر وہ چیز ہے جس کی تمہیں اشتہا ہوگی اور تمہارے لئے ہر وہ نعمت ہوگی جو تم مانگو گے۔''

جنت کی نعمتوں کو دنیا کی نعمتوں سے کوئی نسبت نہیں۔ یہ ایسی ہیں کہ اُن کی کیفیت تک انسان کی رسائی ہی نہیں۔ وہ نہ تو کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے اُن کے بارے میں سنا اور نہ ہی کسی ذہن نے اُن کا خیال کیا۔

اب جس کو یہ نعمتیں حاصل ہوگئیں وہ تو حقیقت میں فوز و فلاح پا گیا۔ اس کی کامیابی ہی اصل میں کامیابی ہے۔

انسان کو اپنی دنیا پرکشش بنانے کی بجائے آخرت کی حقیقی کامیابی کے لئے تگ ودو کرنی چاہیے۔ اور اُس کی واحد صورت اللہ تعالیٰ کی بندگی ہے۔ اور بندگی کا وہ طریقہ قابل قبول ہے جس کی تعلیم نبی اکرم ﷺ نے دی ہے۔ پس ضروری ہے کہ آدمی آپ کی رسالت پر ایمان لائے، آپ کی اطاعت بجالائے، آپ جس کام کا حکم دیں اُسے انجام دے اور جس سے منع کریں، اُس سے رُک جائے۔ یہی صراط مستقیم ہے اور یہی جنت کا راستہ۔ آپؐ نے فرمایا:

''ہر مسلمان جنت میں جائے گا سوائے اُس کے جو خود انکار کر دے۔'' پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول وہ کون ہوگا جو (جنت میں جانے سے) انکار کرے۔ فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگیا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اُس نے (گویا جنت میں جانے سے) انکار کر دیا۔'' (متفق علیہ)

[مرتب: محبوب الحق عاجز]

صوبائی خود مختاری کا مسئلہ

موجود ضلعی نظام صوبائی خود مختاری کا بہترین متبادل ثابت ہو سکتا تھا، مگر......

ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ العالی

صوبائیت کا مسئلہ قائد اعظم کی زندگی میں، یعنی پاکستان کے وجود میں آتے ہی شروع ہو گیا تھا جس کی وجہ سے قائد اعظم کو خرابیٔ صحت کے باوجود مشرقی پاکستان جانا پڑا۔ 21 مارچ 1948ء کو ڈھاکہ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے لوگوں کو بیرونی دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ وہ پاکستان کے قائم ہو جانے کے بعد اب مسلمانانِ پاکستان کے درمیان تفریق پیدا کر کے صوبہ پرستی کو ہوا دینا چاہتے ہیں جس کا آپ نے تدارک نہ کیا تو کبھی بھی ایک حقیقی قوم نہ بن سکیں گے۔ قائد اعظم نے کہا کہ آپ ایک مسلمان ہونے کے ناطے ایک قوم ہیں۔ آپ کی مرکزی حکومت ہے جس میں تمام اکائیوں کو نمائندگی دی گئی ہے۔ لہٰذا ایک قوم بننے کے لیے خدارا صوبائیت کو خیر باد کہیں۔ قائد اعظم نے جس صوبہ پرستی کا حوالہ دیا تھا اس کا سبب زبان کا مسئلہ تھا جو اردو کو سرکاری زبان قرار دیے جانے پر کھڑا ہوا تھا۔ قائد اعظم کی بھاری بھرکم شخصیت کی وجہ سے وقتی طور پر بہ ظاہر یہ مسئلہ دب گیا لیکن اندر ہی اندر پروان چڑھتا رہا اور بالآخر 1971ء میں مشرقی پاکستان کی علیحدگی پر ختم ہوا۔

دوسرے صوبوں میں بھی حالات زیادہ مختلف نہیں تھے۔ پنجاب میں صوبائیت کی جنگ کی جگہ گروہی سیاست نے لے لی تھی جس کی وجہ سے 1949ء کے شروع میں وزارت اور دستور ساز اسمبلی دونوں کو برخاست کرنا پڑا۔

انہی حالات کی وجہ سے قائد اعظم کو صوبہ سرحد کا دورہ کرنا پڑا اور 20 اپریل 1948ء کو پشاور میں لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے اندرونی خلفشار اور صوبائیت کے خاتمہ کی تلقین کی۔ اسی قسم کے حالات سندھ میں درپیش تھے۔

اس تناظر میں دیکھا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ اصل مسئلہ قیادت کا تھا جو ملکی اور قومی مفاد پیش نظر رکھنے کی بجائے ذاتی اور گروہی مفادات کا شکار تھی جبکہ قائد اعظم تنہا اس کے آگے بند باندھنے کی جدوجہد کرتے رہے اور لوگوں کو مسلمان ہونے کے ناتے ایک مرکز کے تحت لانے کی ناکام کوشش کرتے رہے، حالانکہ انہیں اصل بیماری کا علم تھا جس کا ذکر انہوں نے پشاور میں 20 اپریل کے خطاب کے دوران کیا کہ مجھے معلوم ہے کہ ہمیں جو لوگ ملے ہیں وہ رشوت خوری اور کنبہ پروری میں ملوث ہیں اور ہم ان پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں۔ ہمیں مناسب وقت اور موقع فراہم کریں، ہم جلد ان سے چھٹکارا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ مگر ظاہر ہے کہ ایسا نہ ہو سکا، نہ ہی اکیلے کسی ایک شخص کے کرنے سے ہو سکتا تھا۔

پاکستان کے اندر صوبوں کو آزادی دینے کا مسئلہ ایسا ناگزیر نہیں تھا کہ حل نہ ہو سکتا بلکہ اصل مسئلہ عوام کے ساتھ خلوص، برابری اور عدل وانصاف پر مبنی سلوک کا تھا

قائد اعظم نے پاکستان کے قیام سے پہلے اسلام کے نام پر مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کا بلاشبہ بہت بڑا کارنامہ انجام دیا تھا اور پاکستان بننے کے فوراً بعد انہیں جن اندرونی اور بیرونی مسائل کا سامنا کرنا پڑا، گو انہوں نے انہیں اسلام ہی کے حوالہ سے حل کرنا چاہا مگر عملاً انہیں غالباً نہ تو اس کا تجربہ تھا اور نہ ہی تجربہ کرنے کا موقع ملا۔ لہٰذا تمام کاروبار حکومت انہی لوگوں کے ذریعہ چلانا چاہا جو برطانوی سامراج کے پروردہ اور تربیت یافتہ تھے اور اسی طریقے پر چلانا چاہا جو برطانیہ نے چھوڑا تھا، جبکہ ایک عام مسلمان کے نزدیک اسلام سے مراد ایک ایسا نظام حکومت تھا جو خلافت راشدہ کی طرز پر حکمران کے لیے بہت سخت اور عام آدمی کے لیے آسانی اور سہولت کا باعث ہو۔ جس میں بیواؤں اور یتیموں کی دستگیری ہو، غریب اور امیر کے لیے ایک قانون ہو اور حکمران ایک عام شہری کی سطح پر زندگی بسر کریں۔

پاکستان کے اندر صوبوں کو آزادی دینے کا مسئلہ ایسا ناگزیر نہیں تھا کہ حل نہ ہو سکتا اور نہ ہی پاکستان بننے کے فوراً ہی بعد اس مسئلہ کے ایسی شدت کے ساتھ سر اٹھانے کا کوئی جواز نظر آتا ہے بلکہ اصل مسئلہ عوام کے ساتھ خلوص، برابری اور عدل وانصاف پر مبنی سلوک کا تھا جس کے بغیر اگر قائد اعظم اپنی زندگی میں کامیاب نہیں ہو سکے تو آج تو سرے سے اس کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ صوبوں کو آزادی دینے کے مسئلہ کا جہاں تک تعلق ہے موجودہ ضلعی نظام اس کا بہترین متبادل ثابت ہو سکتا تھا مگر مسئلہ وہی مفادات کا ہے۔

فلک سیر (ٹورسٹ) ریزورٹ ساگرز ریسٹورنٹ ملم جبہ، سوات

9,600 فٹ بلندی پر واقع وادی سوات کے نہایت دلفریب اور پرفضا مقام **ملم جبہ** میں قیام وطعام کی بہترین سہولتوں سے آراستہ

جدید تعمیر شدہ شاندار ہوٹل

مینگورہ سے چالیس کلومیٹر کے فاصلے پر اور سیاحت کارپوریشن پاکستان کی چیئر لفٹ سے چار کلومیٹر پہلے کھلے، روشن کمرے، نئے قالین، عمدہ فرنیچر، صاف ستھرے ملحقہ غسل خانے، اچھے انتظامات اور اسلامی ماحول

رب کائنات کی خلاقی و صناعی کے پاکیزہ و دلفریب مظاہر سے قلب و روح کو شاد کام کرنے کا بہترین موقع

تحریکی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت

فلک سیر کارپوریشن، جی ٹی روڈ، امان کوٹ، مینگورہ سوات

فون دفتر: 0946-725056، ہوٹل: 0946-835295، فیکس: 0946-720031

عید الاضحیٰ اور قربانی

پروفیسر (ر) محمد یونس جنجوعہ

اسلام دین فطرت ہے۔ یہ انسان کے فطری جذبات کی قدر کرتا ہے۔ خوشی کے موقع پر خوشی منانے سے نہیں روکتا اور نہ ہی یہ تقاضا کرتا ہے کہ دکھ اور تکلیف کا احساس و اظہار نہ کیا جائے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اسلام اعتدال کی راہ اپنانے کی تعلیم دیتا ہے۔ نہ خوشی کے موقع پر آپے سے باہر ہونے کی اجازت دیتا ہے اور نہ ہی غم کے موقع پر حسرت و یاس کی تصویر بننے کو پسند کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت اس نظریے کی شاہد عادل ہے۔

ہر قوم کے کچھ تہوار ہوتے ہیں جو اُس قوم کی تاریخ اور روایات کے ترجمان اور آئینہ دار ہوتے ہیں۔ جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو وہاں کے رہائشی دو تہوار مناتے تھے' جن میں جاہلانہ انداز میں خوشی کا اظہار کرتے۔ ناچ گانے میں مصروف رہتے اور کھیل تماشے کیا کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن کے جاہلیت پر مبنی تہواروں کی بجائے دو تہوار عید الفطر اور عید الاضحیٰ مقرر کئے اور ان کے منانے کا صاف ستھرا' سنجیدہ اور باوقار طریقہ بھی تعلیم فرمایا۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ (جن کی کافی تعداد پہلے ہی اسلام قبول کر چکی تھی) دو تہوار منایا کرتے تھے اور ان میں کھیل تماشے کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ یہ دو دن جو تم مناتے ہو ان کی کیا حقیقت اور حیثیت ہے۔ انہوں نے عرض کیا: ہم جاہلیت میں اسلام سے پہلے یہ تہوار اسی طرح منایا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے ان دو تہواروں کے بدلہ میں ان سے بہتر دو دن مقرر کر دیے ہیں۔ یوم عید الاضحیٰ اور یوم عید الفطر۔

عید الفطر تو رمضان المبارک میں صیام و قیام کی انجام دہی کے بعد یکم شوال کو منائی جاتی ہے جس میں دو رکعات نماز پڑھ کر اللہ کے حضور اظہار تشکر کیا جاتا ہے۔ جبکہ عید الاضحیٰ کے لئے 10 ذی الحجہ کا دن مقرر ہے جو حضرت اسماعیلؑ کی عظیم قربانی کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ اس دن مسلم امہ دو رکعت نماز عید الاضحیٰ ادا کرتی ہے۔ یہ نماز اللہ کے حضور سجدہ شکر ہے کہ اُس نے ہمیں اسلام کی راہ پر لگایا' ہدایت بخشی اور رسول اللہ ﷺ کے امتی ہونے کا شرف عطا کیا۔ عید الاضحیٰ کے دن نماز عید کے بعد صاحب حیثیت مسلمان قربانی کرتے ہیں۔ قربانی کا گوشت خود بھی کھاتے ہیں اور دوست احباب' غریب' مسکین اور نادار لوگوں میں بھی تقسیم کرتے ہیں۔ یوں وہ نادار لوگ جن کی قوت خرید گوشت کھانے کی متحمل نہیں ہو سکتی وہ بھی با افراط گوشت کھا سکتے ہیں۔

حج مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کا سالانہ اجتماع ہے' صاحب استطاعت مسلمان دنیا کے کونے کونے سے فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے 9 ذی الحجہ کو میدان عرفات میں اکٹھے ہو کر خطبہ حج سنتے اور اللہ کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔ پھر اگلے دن یعنی 10 ذی الحجہ کو منیٰ میں لاکھوں جانوروں کی قربانی کی جاتی ہے۔ ہر حاجی ایک یا ایک سے زیادہ جانوروں کی قربانی پیش کرتا ہے۔ اس دن حاجی تو مکہ مکرمہ کے قریب میدان منیٰ میں قربانی کرتے ہیں جبکہ اسی دن پوری دنیا کے صاحب استطاعت مسلمان اپنے اپنے گھروں میں قربانی کے جانور ذبح کرتے ہیں۔ اہل اسلام کو قربانی کی فضیلت بتاتے ہوئے آپؐ نے فرمایا: ''عید الاضحیٰ کے دن فرزند آدم کا کوئی عمل اللہ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں کے ساتھ (زندہ ہو کر) آئے گا۔ (قربانی ایسا عمل ہے کہ) قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ پس اے اللہ کے بندو! دل کی پوری خوشی سے قربانیاں کیا کرو۔'' (رواہ الترمذی)

قربانی کا جانور بیماری اور ظاہری عیوب سے پاک' صحت مند اور خوبصورت ہونا چاہیے۔ بہتر ہے کہ گھر میں پالا ہوا ہو' جس کے ساتھ موانست ہو۔ اور اُس کے گلے پر چھری چلاتے ہوئے افراد خانہ اُس کے خون بہانے کا گہرا تاثر لیں اور محسوس کریں کہ یہ پیارا اور محبوب جانور ہم صرف اللہ کی رضا کے لئے ذبح کر رہے ہیں۔ قربانی کے جانور کے اوصاف بیان کرتے ہوئے آپؐ نے چار عیب بتائے' جن میں سے کوئی عیب جانور میں پایا جائے تو وہ قربانی کے لائق نہیں رہتا۔ پہلا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن واضح ہو۔ دوسرے وہ جس کی ایک آنکھ کی خرابی واضح طور پر نمایاں ہو۔ تیسرے وہ جانور جو بہت بیمار ہو۔ چوتھے ایسا کمزور اور لاغر جانور جس کی ہڈیوں میں گودا بھی نہ رہا ہو۔

(موطا امام مالک۔ جامع ترمذی)

جب رسول اللہ ﷺ سے قربانی کے اجر و ثواب کے بارے میں پوچھا گیا' تو آپؐ نے فرمایا: ''قربانی کے جانور کے ہر ہر بال کے عوض ایک نیکی ملے گی۔'' بعض جانوروں پر بالوں کی بجائے اون ہوتی ہے۔ جب اُن کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا: ''اون والے جانوروں کی قربانی کا ثواب بھی ہر بال کے عوض ایک نیکی کی شرح ہی سے ملے گا۔''

(مسند احمد' سنن ابن ماجہ)

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہجرت کے بعد دس سال مدینہ طیبہ میں اقامت پذیر رہے اور ہر سال آپؐ برابر قربانی کرتے تھے (جامع ترمذی)۔ آپؐ کو عید الاضحیٰ کے دن کی قربانی اتنی عزیز تھی کہ آپؐ نے حضرت علیؓ کو وصیت فرمائی کہ وہ اُن کی طرف سے بھی قربانی کیا کریں۔ چنانچہ آپؐ کی وصیت کے مطابق حضرت علیؓ عید کے دن ایک کی بجائے دو جانوروں کی قربانی کیا کرتے تھے۔ یعنی ایک خود اپنی طرف سے اور دوسری رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔

ہفت روزہ **مبتدی و ملتزم تربیت گاہیں**

بمقام: قرآن اکیڈمی' کراچی

20 جنوری' (بروز ہفتہ نماز عصر) تا **27** جنوری (بروز جمعہ) 2007ء منعقد ہو رہی ہیں۔ (ان شاء اللہ)

زیادہ سے زیادہ مبتدی و ملتزم رفقاء ان میں شامل ہوں۔ موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

المعلن: مرکزی شعبہ تربیت

رابطہ: 021-4993464-5, 5340022 0321-7061586

تحریک سے نجات ممکن ہے، مگر......

مرزا ندیم بیگ

جماعت اسلامی پاکستان کے امیر اور متحدہ مجلس عمل کے صدر قاضی حسین احمد کا چند روز قبل ایک مضمون بعنوان ''امریکی تسلط اور آمریت سے نجات' تحریک کے سوا ممکن نہیں'' تمام قومی اخبارات میں شائع ہوا۔ جس میں امیر جماعت اسلامی پاکستان نے ملکی حالات کی بہتری کے لئے فرمایا کہ ''ہم چاہتے ہیں کہ ملک و قوم امریکی اثرات اور بزدل فوجی جرنیلوں کی آمریت سے نجات حاصل کریں۔ جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ نے مجھے ٹاسک دیا ہے کہ میں انتخابات سے قبل زبردست عوامی تحریک چلاؤں اور پرویز مشرف کو چلتا کرنے کے لئے تمام تدابیر اختیار کروں۔ میری عوام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے امریکی ظلم سے نجات اور اپنی آزادی اور خودمختاری کے تحفظ کے لئے میدان میں نکلیں اور موجودہ حکومت سے نجات حاصل کرنے کے لئے ہمارا ساتھ دیں۔''

امریکی تسلط اور موجودہ آمرانہ حکومت کے بارے میں تجزیے سے پوری قوم قاضی صاحب سے متفق ہے۔ مگر قوم جب ماضی میں جھانک کر دیکھتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ حکومتوں کی تبدیلیوں کے لئے کئی تحریکیں پہلے بھی چلیں مگر ان تحریکوں کے نتائج سے فائدہ ہمیشہ دین کی بجائے سیکولر یا فوجی قوتوں نے حاصل کیا۔

ماضی کی تحریکوں میں سب سے بڑی مثال ''نظام مصطفیٰ'' کے نام پر چلنے والی تحریک ہے۔ لیبل سے ہٹ کر یہ تحریک اصلاً ''بھٹو حکومت گراؤ'' تحریک تھی اور تاریخ نے دیکھا کہ بھٹو مسند اقتدار سے ہٹے اور ایک فوجی آمر ضیاء الحق اُس پر متمکن ہو گئے۔ اس موقع پر کسی مذہبی جماعت کو نظام مصطفیٰ ﷺ کی فکر نہ رہی کہ اُسے بھی نافذ کرنا ہے یا نہیں۔ چونکہ تحریک کا مقصد محض حکومت کی تبدیلی تھی' سو وہ پورا ہوا اور اُس فوجی آمر کی حکومت کو سپورٹ کرنے کے لئے مذہبی جماعتیں میدان میں آ گئیں' اور نظام مصطفیٰ ﷺ کے نام پر سینے چھلنی کرانے والوں کی کسی کو فکر نہ رہی۔

تحریک نظام مصطفیٰ کی ایک اور نمایاں بات یہ تھی کہ اس تحریک میں بعض ایسی جماعتیں بھی شامل تھیں جن کی دور دور تک نظام مصطفیٰ ﷺ سے کوئی مطابقت ہی نہیں تھی۔ وہ تو محض اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے تحریک میں شامل تھیں یعنی ذوالفقار علی بھٹو منظر عام سے ہٹ جائے۔

اپنے اخباری مضمون میں ایک بار پھر قاضی حسین احمد صاحب نے مشرف حکومت کو گرانے کی بات کی ہے اور اس کے لیے تحریک چلانے کا اعلان بھی فرمایا ہے۔ مگر پوری قوم قاضی صاحب سے پوچھنے کا حق رکھتی ہے کہ اس آمریت کے بعد کون سی ایسی حکومت قائم ہو گی کہ جس کو خلافت راشدہ کا نمونہ کہا جا سکے' کیا عوام کو اپنے مسائل کا حل مل جائے گا' کیا امریکی شکنجے سے ہم نکل جائیں گے یا نتیجہ وہی ہو گا کہ ایوب کے بعد یحییٰ خان' بھٹو کے بعد ضیاء' ضیاء کے بعد بے نظیر' پھر نواز شریف اور پھر پرویز مشرف اقتدار پر قابض ہو جائیں گے اور مذہبی جماعتوں کا کام صرف لوگ اکٹھے کرنا' نعرے لگوانا' دھرنے دلوانا اور حکومتوں کو چلتا کرنا' اللہ اللہ خیر سلا۔

> اگر فی الواقع مذہبی جماعتیں استعفوں کے موقف پر پیچھے ہٹیں تو یہ بات یقینی ہے کہ پھر دینی جماعتوں کی اپیل پر کسی تحریک کے اٹھنے کی کوئی توقع نہیں رکھی جا سکتی

قاضی صاحب ہم نہ تو پرویز مشرف کے حمایتی ہیں اور نہ ہی آپ کے مخالف' مگر بصد احترام یہ عرض کرنے کی جسارت کرتے ہیں کہ محض پرویز مشرف کی آمرانہ حکومت کا خاتمہ مسائل کا حل نہیں بلکہ مسائل کا حل اُس نظام کا خاتمہ ہے جو سیکولر عناصر کو حکومت میں آنے کے مواقع فراہم کرتا ہے اور وہ اپنی حکومتوں میں وطن عزیز پاکستان کو امریکہ کی غلامی اور مسائل کے سمندر میں دھکیل دیتے ہیں۔ تمام مسائل کا حل موجودہ فرسودہ سیکولر نظام کو تبدیل کر کے نیا نظام لانا ہے۔ تاکہ ایسے حکمران سامنے آئیں جو خلفائے راشدین کی طرز پر عوام کی خدمت کو عبادت سمجھیں اور قوانین اسلامی کو معاشرے کی اصلاح کا ذریعہ جانیں۔

قاضی صاحب! پوری قوم اس وقت حیران اور ششدر رہ گئی جب آپ نے سب کچھ لکھ دیا مگر نظام کی تبدیلی کے بارے میں کوئی بات نہیں کی۔ حالانکہ برصغیر پاک و ہند میں اسلامی نظام کو اس کے خدوخال سے پیش کرنے والی پہلی منظم اور منفرد تنظیم ''جماعت اسلامی'' تھی۔

عوام کو تحریک کے لئے جمع کرنا تو خیر ابھی بہت دور کی بات ہے' حدود آرڈیننس کے ترمیمی بل کے سلسلے میں استعفوں کے مسئلے پر مذہبی جماعتوں کے مابین اختلافات ہماری مذہبی جماعتوں کی تاریخ کا انتہائی افسوسناک پہلو ہے۔ پہلے بڑی پرجوش دھمکیاں دی جا رہی تھیں کہ اگر ترمیمی بل پاس کرایا گیا تو اسمبلیوں سے مستعفی ہو جائیں گے مگر اب طرز عمل یہ ہے کہ مستعفی ہونے کی بات ٹل جائے تو بہتر ہے۔ بیانات کی حد تک موقف ہے کہ بل غیر اسلامی ہے' اس سے معاشرہ سیکس فری زون بن جائے گا مگر اس کے باوجود اسمبلی کی رکنیت چھوڑنے پر کوئی تیار نہیں اور بعض مذہبی جماعتیں اسمبلی میں رہ کر اصلاح کی بات کر رہی ہیں (انا للہ وانا الیہ راجعون) حالانکہ یہ وہی اسمبلی ہے جس کی اکثریت نے اس ترمیمی بل کی حمایت میں ووٹ دیا ہے۔

تحریک سے ہٹ کر اگر مذہبی جماعتوں پر مشتمل اتحاد' متحدہ مجلس عمل صوبوں میں اپنی ڈیڑھ حکومتوں اور قومی اسمبلی کی اپنی نشستوں سے دستبردار ہو جائے تو آمرانہ حکومت کے چودہ طبق روشن ہو جائیں اور سیکولرازم کی جانب بڑھنے والے تیز تیز قدموں کو بریک لگ جائے۔ اگر فی الواقع مذہبی جماعتیں استعفوں کے موقف پر پیچھے ہٹیں تو یہ بات یقینی ہے کہ پھر دینی جماعتوں کی اپیل پر کسی تحریک کے اٹھنے کی کوئی توقع نہیں رکھی جا سکتی۔

مذہبی جماعتوں کی قیادت کو چاہیے کہ وہ اقتدار کی تبدیلیوں کے کھیل سے باہر نکلے اور کسی کو اقتدار پر کندھا دے کر بٹھانے کا سلسلہ بند کرے۔ اس کا نتیجہ بے نظیر' نواز شریف اور پرویز مشرف اقتدار کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا۔ جو مزاج کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف نہیں ہیں۔ اب بھی شاید کسی تحریک کا نتیجہ بھی یہی نکلے گا کہ مشرف کو ہٹا کر کسی نواز یا بے نظیر کے لیے راہ ہموار ہو جائے گی۔

قاضی صاحب! حکومت گراؤ تحریک کی بجائے تبدیلی نظام کی تحریک چلانے کا آغاز کریں۔ انتخابات کی بجائے منظم تحریک ہی ہمارے مسائل کا حل ہے۔ اب جس نتیجے پر آپ پہنچے ہیں اس پر لانے کے لئے بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد صاحب اجتماع ماچھی گوٹھ سے لے کر اب تک آپ کو دعوت دے رہے ہیں' کہ نظام کی تبدیلی انتخابات کے ذریعے ممکن نہیں ہے۔ نظام کی تبدیلی کے لئے موجودہ دور میں ''بیلٹ'' اور ''بلٹ'' کی بجائے کارگر ہتھیار منظم اور پرامن عوامی تحریک ہے۔ اسی قسم کی تحریک نے ایران میں ہزاروں سال سے قائم بادشاہت کو چلتا کیا تھا۔ اور اسی تحریک کے ذریعے ملک میں شیعہ برادری نے اپنے آپ کو ضیاء الحق (مرحوم) کے مارشل لاء میں زکوٰۃ آرڈیننس سے مستثنیٰ کروا لیا تھا۔

لہٰذا نظام کی تبدیلی کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے تحریک برپا کرنا مفید نہیں' حکومتوں کی بار بار تبدیلی سے عوام عاجز آ چکے ہیں' کیونکہ اس سے مسائل میں کمی کی بجائے روز بروز اضافہ ہی ہوا ہے اور انتخابی عمل کے نتیجے میں قائم ہونے والی حکومت بھی امریکی چنگل سے نکل نہیں سکے گی۔

علم الاسماء سے کیا مراد ہے؟

رشید عمر

اللہ تعالیٰ نے جب انسان کی تخلیق اور کرۂ ارضی پر اس کی خلافت کے منصوبے کا ذکر فرشتوں کی مجلس میں فرمایا' تو فرشتوں کہنا تھا کہ یہ زمین میں خوں ریزی اور فساد برپا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو علم الاسماء سکھایا' اور پھر اس کے بارے میں آدمؑ اور فرشتوں کا امتحان لیا' جس میں آدمؑ کامیاب ہوئے جبکہ فرشتوں نے اپنے عجز کا اظہار کیا۔

یہ علمِ اسماء کیا تھا؟ اس کی مختلف مفسرین نے مختلف تشریح کی ہے۔ کچھ مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

1۔ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں: "خلاصہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو ہر ایک چیز کا نام مع اس کی حقیقت اور خاصیت اور نفع اور نقصان کے تعلیم فرمایا۔ یہ علم اس کے دل میں بلاواسطہ کلام القاء کر دیا۔ کیونکہ بدون اس کمالِ علمی کے خلافت اور دنیا پر حکومت کیونکر ممکن ہے۔"

2۔ سید قطبؒ "فی ظلال القرآن" میں فرماتے ہیں: "یہ ہے چیزوں کے نام رکھنے کے رمز پر انسانی قدرت کا راز' اشخاص اور اشیاء کو ایسے ناموں سے مسمّٰی کرنے کا راز جو ان اشخاص اور اشیاء کے لئے علامت و رمز ہوں۔ اور جو زبان سے بولے جاتے والے الفاظ ہوں...... حقیقت یہ ہے کہ زندگی اپنے راستوں پر رواں دواں نہ ہوتی اگر اللہ تعالیٰ انسان کے اندر چیزوں کے نام رکھنے کی صلاحیت نہ ودیعت کرتا۔"

3۔ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی پانی پتی نے اسلاف کی بیان کردہ تفاسیر کا خلاصہ اور پھر اپنی رائے پیش کی ہے۔ فرماتے ہیں: "......ابنِ عباسؓ مجاہدؒ' قتادہؒ نے فرمایا ہے کہ ہر شے کا نام سکھا دیا' حتیٰ کہ پیالہ' پیالی' کا نام بھی۔ بعض نے کہا ہے کہ جو کچھ پہلے ہو چکا ہے اور جو آئندہ ہوگا سب کا نام بتلا دیئے۔ ربیع بن انس کہتے ہیں کہ ملائکہ کے نام سکھا دیئے۔ بعض نے کہا اولاد کے نام' بعض نے کہا ہر قسم کی صنعت۔ اہل تاویل نے کہا کہ تمام لغات سکھا دیئے۔

میں (قاضی ثناء اللہ) کہتا ہوں کہ کل اقوال میرے نزدیک غیر پسندیدہ ہیں۔ کیونکہ بزرگی کا دارومدار کثرتِ ثواب اور مراتب قرب پر ہے' نہ کہ ان امور پر۔ یہی امور مدار فضیلت ہوتے تو یہ لازم آتا کہ حضرت آدمؑ حضرت خاتم النبیین سید المرسلین سے افضل ہوں۔ کیونکہ آپ فرماتے ہیں۔ "تم اپنے دنیا کے کاموں میں مجھ سے زیادہ واقف ہو۔" اور یہ بھی ظاہر ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ لغات کے عالم نہ تھے۔ میرے نزدیک یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو تمام اسمائے الٰہیہ تعلیم فرما دیئے......"

سوائے قاضی محمد ثناء اللہ کے بقیہ تفاسیر پر غور کیجئے۔ کیا فرشتوں کے ناموں کا علم' صنعت گری کا کام' لغات' اگلے پچھلے ہونے والے چیزوں کے نام' اشخاص کے نام اور چیزوں کے نام اور اُن کے خواص کا علم' فرشتوں کے اس اعتراض کا جواب ہیں کہ "کیا تو اس (مخلوق) کو بنانے چلا ہے جو فساد برپا کرے گا اور خوں ریزی کرے گا"۔ مزید غور کیجئے کہ شیطان نے انسان سے دشمنی کیا اس وجہ سے کی کہ اسے درج بالا علوم حاصل ہیں۔ کیا ان علوم کی بنیاد پر دنیا میں بہت سارا شیطانی کام نہیں ہو رہا۔ نت نئی ایجادات کی وجہ سے انسان اللہ کے قریب ہوا ہے یا اس کی بغاوت یا سرکشی میں اضافہ ہوا ہے۔ ظاہر ہے' دوسری بات ہی صحیح ہے۔ تو پھر شیطان کو بارگاہِ الٰہی سے انسان دشمن بن کر رہنے کی اجازت حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ دنیاوی علوم میں تگ و دو نے انسانیت کا جو نقشہ بنایا ہے۔ کلامِ الٰہی میں اس کی تصویر اس طرح ہے:

> **اللہ کے احکام سے انکار' حق پر باطل کی ملمع کاری' سودی معیشت کا فروغ اور بے حیائی کی اشاعت شیطانی ایجنڈا ہے جیسے آج یہود و نصاریٰ نے اپنا لیا ہے**

﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝﴾ (الکہف)

"کہہ دیجئے' کیا ہم تمہیں بتائیں ان لوگوں کے متعلق جو اعمال کے لحاظ سے گھاٹے میں ہیں۔ (یہ وہ لوگ ہیں) جن کی ساری جدوجہد دنیوی زندگی کے لیے لگ گئی۔ وہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ کوئی بڑا عمدہ کام کر رہے ہیں۔"

شیطان کا پہلا حملہ کیا انسان کو جنت سے نکلوانے کے لئے نہیں تھا؟ جنت سے نکلنے کا سبب حکمِ الٰہی سے غفلت نہ تھی؟ کیا اس کی وجہ سے آدم وحوا الباس جنت سے محروم نہیں کر دیئے گئے تھے؟ انسان کے دنیا میں آنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم ہماری ہدایت پر عمل کرو گے تو پھر تمہیں کھویا ہوا مقام مل جائے گا۔ کیا اس ہدایت میں اقامت دین کا حکم نہیں تھا؟ کیا اس حکم کی اتباع کا نتیجہ عدل و قسط کا نظام نہیں تھا؟ اسلام کے عدلِ اجتماعی کے تحت کیا انسان جنت کا وارث نہیں ٹھہرتا۔ کیا عدلِ اجتماعی کے نظام میں انسان کو حرمتِ جان اور امن و سکون میسر نہیں آتا۔ عدلِ اجتماعی ہی وہ نظام نہیں ہے جس میں فرشتوں کے سوال کا مسکت جواب ہو سکتا ہے۔ تو اس سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ذاتِ باری تعالیٰ نے اپنی تخلیق کے شاہکار کو پہلے دن ہی سے اپنی ذات کی معرفت کا علم (بقول قاضی ثناء اللہ صاحب اسماء الٰہیہ کا علم) عطا فرما دیا۔ ان اوصاف کا حامل انسان ہی توجہات الٰہیہ کا مستحق ٹھہر سکتا تھا۔ ایسا انسان ہی حمایتِ الٰہیہ اور اس کی طرف سے راہنمائی کا حقدار ہو سکتا تھا۔ چنانچہ باری تعالیٰ نے اس لئے انبیاء اور رسل کا سلسلہ قائم فرمایا' جنہوں نے صفات الٰہیہ کا یقین لوگوں کے دلوں میں پیدا کیا۔ جس سے ایک طرف کفر و شرک اور الحاد کے اندھیرے ختم ہوئے' تو دوسری طرف انسان کی عملی زندگی میں توحید کے اثرات سرائیت کر گئے' جس سے عدل کے نظام کو بنیادیں میسر آئیں۔

یہ کام محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعے پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ جن کی زبان سے یہ اعلان کروایا گیا: "اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ" "مجھے تو حکم ہی یہ دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل کروں" (شوریٰ)۔ یہ علم جہانبانی اور بنی آدم کی یہ صلاحیت کہ وہ دنیا میں امن و سکون اور حرمتِ جان کا نظام قائم کر سکتا ہے' خلفائے راشدین کے دور میں اپنے نقطۂ عروج پر نظر آتا ہے۔ خلیفۂ دوم نے نہ صرف اپنے زیرِ نگین علاقوں میں مثالی عدل قائم کیا' بلکہ رعایا کی بنیادی ضرورتوں کو بھی' جنہیں آج روٹی کپڑا اور مکان کا نام دیا جاتا ہے' پورا کیا۔ اور جہانبانی کے وہ اصول و ضوابط وضع کئے جو آج بھی اصلاحاتِ عمر کے نام سے یورپ میں جانے جاتے ہیں' اور اہل یورپ اُن سے مستفید ہو رہے ہیں۔

مفسرین کرام نے ان آیات (سورۃ البقرہ میں تخلیق آدم اور ابلیس کے متعلقہ آیات) کے جو معانی بیان کئے ہیں اور ان میں پوشیدہ جن علوم کی نشاندہی کی ہے' مسلمانوں نے ان علوم کی طرف توجہ اس وقت کی ہے' جب کارِ جہانبانی اپنے معیارِ مطلوب سے کتنے درجے نیچے آ چکا تھا۔ اگر یہی علوم علم الاسماء کا مقصود تھے جو اللہ نے خصوصی طور پر آدم کو ودیعت کیا تھا' تو جب دنیاوی علوم کے انکشافات ہونا شروع ہوئے' صنعت و حرفت میں ترقی ہوئی' اہلِ ایمان مستحق تھے کہ ان کی صلاحیتِ جہانبانی میں اور نکھار آتا' دنیا اور زیادہ امن کا گہوارہ بنتی۔ لیکن امرِ واقعہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھوں یہ علوم یہود و نصاریٰ کے عروج کی شروعات کا ذریعہ بن گئے۔ جن کے آباء و اجداد نے نبی آخر الزمان کی دعوت کو ٹھکرایا' تو باری تعالیٰ نے ان پر درج ذیل چارج شیٹ لگا کر ضالین اور مغضوب علیہ کا سرٹیفکیٹ ان کو دیا۔

1۔ اللہ کے احکام ماننے سے انکار

2۔ حق پر باطل کی ملمع کاری تاکہ حق کو لوگوں کی نگاہ سے اوجھل رکھا جائے۔

3۔ معیشت میں سودخوری اور حرام خوری
4۔ بے حیائی اور فحاشی کے ذریعے انسانی حیا اور غیرت کا خاتمہ

یہی وہ ایجنڈا تھا جس پر شیطان نے آدم کی مخالفت میں پہلے دن سے عمل شروع کر دیا تھا۔ نبی آخرالزمان کے ذریعے قائم ہونے والے نظامِ عدل کے قیام کی کوششوں کو ناکام بنانے کے لئے یہود و نصاریٰ شیطان کے آلۂ کار بنے' اور اس کے ایجنڈے کو اپنا ایجنڈا بنالیا۔ اس ایجنڈے کے نفاذ کے لئے انہیں قوت انہی علوم میں ترقی سے ملی' جن کو علم الاشیاء یا علم اسماء کا نام دیا جا رہا ہے۔ ٹیکنالوجی کا فروغ اس ایجنڈے کو انتہا تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کا حامل ہے۔ اس فساد فی الارض اور انسانی قتل و غارت کے علوم کے امام یورپ کے سائنس دان اور ان کے فلسفی ہی تو ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی تگ و دو کا مرکز و محور اور منتہائے مقصود یہ تھا کہ ہر انسان اپنے اللہ کو راضی کرنے والا بن جائے' جبکہ ان سائنس دانوں اور فلسفیوں کا مقصودِ نظر تسکین نفس ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴾ (الجاثیہ)

نبی کریم ﷺ اور آپؐ کے اصحاب رضی اللہ عنہم دنیا میں فقید المثال نظام عدل کا ذریعہ بنے۔ جبکہ سائنس دان اور ان کے شیطانی ذہن رکھنے والے پیروکار (نام نہاد فلسفی) دنیا میں ظلم و ستم کے نظام کا ذریعہ بنے۔ اور آج تاریخ عالم میں ان اقوام کے ذریعے ظلم کی نئی تاریخ رقم کی جا رہی ہے۔ ان فلاسفہ کے نظریات (ڈارون کارل مارکس' وجماعتھم) انسانی ذہن کے دیوالیہ پن کا کس قدر اظہار ہیں اور کس طرح انسان کو اسفل السافلین میں گرانے والے ہیں' ایک الگ موضوع ہے۔ لیکن اس وقت سورۃ البقرہ کی آیت مذکورہ سے اتنا ہی واضح کرنا مقصود ہے' کہ آیا علم الاسماء سے مراد چیزوں اور اشیاء کا وہ علم ہے' جس کا ظہور صنعتی اور سائنسی ترقی کے دور میں ہو رہا ہے' جس کے ذریعے انسان کی پہنچ چاند تک ہوگئی ہے' یا اِس سے مراد وہ علم ہے کہ جس کے ذریعے ایک انسان اللہ تک جا پہنچا۔

یہ سوال کیا جا سکتا ہے' کہ کیمسٹری' فزکس' میڈیکل' بیالوجی' ٹیکنالوجی...... وغیرہ کے علوم اور ان کے ذریعے انسانی ترقی اور استفادے کو قرآن و سنت کی روشنی میں کیا نام دیں گے' تو اس بارے میں عرض ہے کہ جیسے ذاتِ باری تعالیٰ نے داؤدؑ اور آلِ داؤد کو لوہے اور تانبے کے استعمال کا علم سکھایا' اسی طرح اس ذات نے انسانوں کو اپنے خزانوں کو استعمال میں لانا سکھا دیا ہے' اور اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ ان کو کام میں لائے۔ ہر شے کے خزانے پہلے سے موجود ہیں۔ جن کے منہ وہ بقدر ضرورت انسانوں کے لئے کھولتا ہے' اور انسان ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اب یہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے اہل ایمان تقویٰ سے کام لیتے ہیں' جبکہ اس کے باغی اور سرکش ان خزانوں سے الہامی فجور سے کام لے کر فساد فی الارض کا ذریعہ بن رہے ہیں۔

کیا میرا پڑوسی مجھ سے امن میں ہے؟

بنت الیقین

آج ہمارے شہروں میں آبادی کئی وجوہات کی بنا پر بڑھتی جا رہی ہے۔ دیہات سے ہی نہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے شہروں سے بھی خاندانوں کے خاندان بڑے شہروں میں آباد ہونے کے لئے آ جاتے ہیں۔ یوں اکثر جگہوں پر کئی منزلہ عمارتیں ہیں۔ ایک ہی کمپلیکس میں کئی سو فلیٹ ہیں۔ ہر ایک کی ضروریات پوری کرنے کے لیے انہی فلیٹس کے نیچے دکانیں ہیں' جو اکثر رات گئے تک بھی کھلی رہتی ہیں۔ بظاہر یہ سب نظر آنے والی ''ضروریات'' ہیں مگر جس طرح ان سب نے وہاں کے رہنے والوں کا سکون برباد کیا ہے وہ بھی ہم سب کے لیے بڑا تکلیف دہ ہے۔ اِس سلسلے میں سخت فکرمندی کی بات ہمارا پڑوسی کے ساتھ رویہ ہے' حدیث رسول ﷺ ہے:

((لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ مَنْ لَّمْ يَاْمَنْ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ))

''جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہیں وہ مومن نہیں۔'' (ریاض الصالحین' باب حق الجار)

کسی بھی مومن مرد و عورت کے لئے یہ امر انتہائی قابل توجہ ہے۔ کیونکہ یہ معاملہ براہِ راست ہمارے ایمان سے تعلق رکھنے والا ہے۔ ایمان زندگی کے ہر شعبہ میں اپنا عمل ظاہر کرتا ہے۔ حضور ﷺ کی ایک طویل حدیث میں ہمیں پڑوسیوں سے متعلق جو حقوق ملتے ہیں' ان پر نظر ڈالنے اور اپنے احوال کا جائزہ لینے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم پڑوسیوں کے حقوق سے یکسر غافل ہیں۔ اس گہما گہمی کے دور میں اور خاص طور پر اس طرح کی طرزِ زندگی اور گنجان آباد علاقوں میں جہاں گھروں کے دروازوں اور کھڑکیوں کے درمیان چند فٹ کا فاصلہ ہے' جہاں آنے جانے کے مشترکہ گیٹ اور سیڑھیاں ہیں' جہاں پانی اور بجلی کے ملے جلے حساب ہیں' جہاں بچوں کے کھیلنے کے لیے مشترکہ گراؤنڈز ہیں' اُن جگہوں پر ایک دوسرے کے غلط طرزِ عمل سے پڑوسی ایک دوسرے سے سخت نالاں دکھائی دیتے ہیں' حالانکہ حدیث نبوی ﷺ کی رُو سے وہ شخص مومن نہیں جس کا پڑوسی اس کے شر کی وجہ سے اپنا دروازہ بند رکھے۔

اپنے فلور تک پہنچنے کے لیے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے دوسرے کے گھر میں جھانکنا' اپنی کھڑکیوں' برآمدوں اور گیلریوں میں کھڑے رہنا اور دوسرے کے گھر میں نظر جمانا' یا اپنے پڑوس کے رہنے والوں کے حالات کی کن سوئیاں لیتے رہنا' یہ سب ایذا رسانی کے تحت ہی آئے گا۔

نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق: ''وہ شخص بدترین ہے جو اپنی پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔'' عموماً گھروں کے قریب ہونے کی وجہ سے یہ دیکھا گیا ہے کہ پڑوس میں رہنے والی لڑکی کے ساتھ دوستی بڑی سہولت سے استوار کر لی جاتی ہے اور لڑکی کے والدین کے لیے مشکلات کا ایک انبار کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ محلے میں ہر وقت گشت پر رہنے والے لڑکوں کی وجہ سے لڑکیوں کے لیے بعض اوقات اپنی ضروریات کے لیے بھی باہر نکلنا ایک مشکل مرحلہ ہو جاتا ہے۔ اپنے محلے کی لڑکیوں کا تذکرہ اور اُن سے متعلق اپنے تعلقات کو دوستوں میں بیٹھ کر ڈسکس کرنا بھی اسی ضمن میں آئے گا۔ کیونکہ اس طرح اُن کی عزت و ناموس کو بٹا لگنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

آپؐ نے فرمایا: ''اپنی شرارتوں اور ایذا رسانیوں سے اپنے پڑوسیوں کو محفوظ رکھو۔'' (الحدیث) اس ضمن میں جو کوتاہیاں دن رات ہو رہی ہیں' ان کی شکایت ہر کوئی کرتا نظر آتا ہے۔ مثلاً اپنے گھر کے شور سے اپنے پڑوسی کو ڈسٹرب کرنا' (جس میں تیز آواز سے ٹی وی گانے بھی شامل ہیں)' رات گئے اپنے گھر کی تقریبات کے ہنگامے' بچوں کا اُدھم مچانا اور فرش پر (جو کہ دوسرے کی چھت ہے) ہنگامہ کرنا' مشترکہ سیڑھیوں پر کچرا پھینکنا' اپنے گھر کی دھلائی یا برآمدے کی دھلائی کرتے ہوئے پانی کے نکاس کا خیال نہ کرنا کہ کس کے گھر جائے گا' رات گئے گھر واپسی پر یا بھری دوپہر میں گاڑی کے ہارن بجانا' مشترکہ گراؤنڈ میں جب چاہا بغیر محلے داروں کی اجازت کے اپنی تقریب کے لیے ٹینٹ باندھ کر رات بھر محلے والوں کی نیند خراب کرنا۔

یہ تو آج کے دور کی چند خاص ''ایذا رسانیاں'' ہیں۔ اس کے علاوہ بھی آپؐ نے پڑوسیوں کے حقوق کا جو لائحہ عمل ہمیں دیا ہے' ہم اکثر و بیشتر اُسے فراموش کئے بیٹھے ہیں۔ ہمارا دین حقوق اللہ اور حقوق العباد کا مجموعہ ہے۔ جس طرح ہم حقوق اللہ کی ادائیگی میں کوتاہی پر دل میں عذاب کا خوف رکھتے ہیں' اگر حقوق العباد کے ضمن میں بھی دل میں ایسی کیفیات پیدا ہو جائیں تو یقیناً ہمارے آپس کے تعلقات بھی اچھے ہو سکتے ہیں اور معاشرے میں ایک دوسرے کا ادب و احترام بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ الغرض نبی کریم ﷺ کے امتی اور مومن ہونے کی حیثیت سے ہماری شخصیت دوسرے کے لیے نفع بخش ہونی چاہیے نہ کہ تکالیف دینے والی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو اپنے اعمال کو جانچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صلیب وہلال کے اور آخری معرکے

(آخری قسط)

پچھلی قسط میں بتایا جا چکا ہے کہ صلاح الدین ایوبی اور رچرڈ کے درمیان ایک صلح نامہ طے پا گیا تھا۔ اُس کے کچھ عرصہ بعد 4 مارچ 1193ء کو سلطان ایوبی 19 سال تک شام اور 24 سال برس تک مصر پر حکومت کرنے کے بعد 57 برس کی عمر میں انتقال کر گیا۔

اگرچہ سلطان نے رچرڈ سے صلح کر لی تھی اور بظاہر صلیبی جنگوں کا سلسلہ سرد پڑ گیا تھا، مگر یورپ کے صلیبی مذہبی رہنماؤں نے اس صلح کو دل سے تسلیم نہیں کیا تھا اور وہ مسلسل مسلمانوں کے خلاف سازشوں کے تانے بانے بُننے میں مصروف رہے۔ پوپ انوسنٹ سوم نے یورپ کو پھر سے صلیبی جنگ کے لیے اُکسانا شروع کیا، جس کے نتیجے میں فرانس کے امراء نے وینس میں جمع ہو کر جنگی حکمت عملی تیار کی۔ سابق صلیبی جنگوں میں شام کے علاوہ دیگر ساحلوں پر صلیبیوں نے قبضہ کیا تھا اور یوں صلیبیوں کی تجارت قسطنطنیہ تک پھیلی ہوئی تھی۔ یہاں کے تاجروں نے اپنی تجارت کو مزید محفوظ بنانے کے لیے صلیبیوں کی مدد کی اور اس شرط پر جہاز فراہم کیے کہ وہ زارا کو فتح کر کے وینس کے شہر کے تابع کر دیں۔ صلیبیوں نے تاجروں سے مالی منفعت کے پیشِ نظر اپنے ہی شہر زارا پر چڑھائی کر دی اور زارا کو فتح کر کے وینس کے ماتحت کر دیا۔ اس طرح صلیبیوں نے اپنے ہی شہر کو لوٹا اور پھر فلسطین کا رُخ کیا۔ اُن کے سردار ریجنالڈ نے انطاکیہ کے حاکم بوہمنڈ سے مل کر ایک نئی جنگ کی تیاری کی، مگر اس کا محاصرہ ہو گیا اور فوج کو تباہی کا سامنا کرنا پڑا۔

پانچویں صلیبی جنگ

1195ء میں جرمنی کے بادشاہ ہنری ہشتم نے ایک صلیبی حملہ کیا، مگر اُسے کامیابی نہ ہو سکی۔ وہ خود اس حملے میں کام آ گیا اور مہم ختم ہو گئی۔ 1221ء میں ایک اور صلیبی حملہ ہوا جس کی دعوت پاپائے روم نے دی تھی اور اس میں ہنگری، آسٹریا، آرمینیا اور قبرص کی حکومتیں شامل تھیں، مگر یہ حملہ بھی اپنے مقاصد حاصل نہ کر سکا اور مصر کے شہر دمیاط میں اس لشکر کو عبرت ناک شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ اسے پانچویں صلیبی جنگ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

چھٹی صلیبی جنگ

1228ء میں جرمنی اور نیپلز کے شہنشاہ فریڈرک دوم نے پوپ کے ایماء پر یروشلم کا رُخ کیا، مگر اسے مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کی جرأت نہ ہوئی۔ تاہم دوسری بار پھر اُس نے بیت المقدس پر حملہ کیا اور مصر کے بادشاہ سے فلسطین میں عیسائی زائرین کے داخلے کا معاہدہ کیا اور یوں بیت المقدس صلیبیوں کے قبضے میں آ گیا۔

ساتویں صلیبی جنگ

1244ء میں سلطانِ مصر نے بیت المقدس پر اپنا قبضہ بحال کر کے صلیبی فوجوں کو شام سے نکال دیا۔ اس موقع پر فرانس کا سینٹ لوئی پچاس ہزار کا لشکر لے کر بیت المقدس کی طرف

> صلیبی مسلمانوں کو مسلسل بنیاد پرست دہشت گرد کہہ رہے ہیں۔ یہ اسلام کے لئے غیر مسلموں کے دل میں نفرت پیدا کرنے کی ایک تحریک ہے۔ انہوں نے یہ طے کر لیا کہ جہاں مسلمانوں کو دبانا ہو وہاں دہشت گردی کا الزام لگا کر اس طرح حملہ کر دو جس طرح افغانستان پر کیا گیا ہے

نکلا۔ اُس نے دمیاط فتح کر کے قاہرہ کا رُخ کیا تھا کہ منصورہ میں مسلمانوں کے ہاتھوں اسے عبرت ناک شکست ہوئی۔ اس واقع کو ساتویں صلیبی جنگ کا نام دیا جاتا ہے۔

آٹھویں صلیبی جنگ

جولائی 1270ء میں سینٹ لوئی دوبارہ تیس ہزار پیدل اور چھ ہزار سواروں کے ساتھ تیونس کی جانب روانہ ہوا۔ اُس کا ارادہ وہاں کے حاکم کو عیسائی بنانے کا تھا، مگر شہر کے محاصرے کے دوران طاعون کی وبا پھوٹ پڑی۔ وہ خود اور اُس کی فوج کا ایک بڑا حصہ اس وبا کی نذر ہو گیا۔

انطاکیہ کی صلیبی ریاست کے خاتمے اور ظاہر بیبرس کے ہاتھوں صلیبیوں کی شکست کے بعد تیونس کے محاصرے کے دوران تباہ ہونے والی صلیبی فوج سے صلیبیوں نے سبق نہیں سیکھا، بلکہ وہ مسلسل شرانگیزیاں کرتے رہے۔ اُدھر مسلمانوں میں بیداری کی جو تحریک صلاح الدین ایوبی نے پیدا کر دی تھی، اُس کے نتیجے میں اب مسلمان ہر محاذ پر لڑنے کے لیے عملاً تیار تھے۔ چنانچہ 1291ء میں الملک الاشرف نے صلیبیوں سے عکہ کا قلعہ بھی واپس لے لیا۔ اس طرح شام اور فلسطین پر فتح پانے کے بعد صلیبی پروگرام کو سخت دھچکا لگا اور وہ اس میں ناکام و نامراد ٹھہرے۔ مگر اب صلیبیوں کا رُخ قبرص اور اس کے نواح میں آباد صلیبی شہروں سے طاقت کو مجتمع کرنے کی جانب ہو گیا، تاکہ نئے سرے سے صلیبی تحریک کو ابھارا جا سکے۔ مسلمانوں کے خلاف نیا محاذ کھولا جائے اور اُن سے بیت المقدس آزاد کرایا جائے۔ چنانچہ 1365ء میں قبرص کے بادشاہ پطرس اوّل نے ایک طاقتور بحری بیڑے کے ساتھ اسکندریہ پر حملہ کر دیا۔ صلیبی فوج اسکندریہ میں داخل ہو گئی اور ایک ہفتے تک مسلمانوں کا قتل عام کرتی رہی۔ ''اردو دائرہ معارف اسلامیہ'' کے مقالہ نگار نے لکھا ہے کہ اسکندریہ میں مسلمانوں کے اس قتل عام نے 1099ء کے اُس سفاکانہ قتل و غارت گری کی یاد تازہ کر دی جو بیت المقدس پر صلیبی قبضے کے وقت صلیبیوں نے (مسلمانوں کا) کیا تھا۔ اسکندریہ پر صلیبی یلغار کے بعد بھی صلیبیوں نے مسلمانوں کے خلاف شورشیں جاری رکھیں، مگر 1453ء میں سلطان محمد فاتح کے ہاتھوں قسطنطنیہ کی فتح کے بعد عثمانیوں کی جرأت مندانہ کارروائیوں سے صلیبیوں کو یورپ سے نکلنے کی ہمت نہ ہوئی۔

صلیبی جنگوں کے بعد

مورخ آرچ لکھتا ہے کہ ''ارضِ مقدس کے چپے چپے پر صلیبیوں کے بنائے ہوئے بڑے بڑے قلعے موجود تھے، مگر وہ گرمیوں کے طویل اور سردیوں کے مختصر سخت موسموں کے اثرات سے ایک ایک کر کے گرتے جا رہے تھے۔ ان قلعوں کے علاوہ صلیبیوں نے وہاں اپنے کوئی آثار نہیں چھوڑے تھے۔ جو نائٹ اور سردار اِن قلعوں میں رہتے تھے، انہوں نے ملکی باشندوں کی زندگی پر اپنا کچھ بھی اثر نہیں ڈالا، بلکہ خود اُن سے متاثر ہوتے رہے۔ وہ وہاں قیام کے بعد تھوڑے سے ہی عرصے میں مسلمانوں کے رہن سہن کے طور طریقوں کے گرویدہ ہو گئے۔ اور اُن کے گھر، صحن، باغ اور فوارے اُن کے ڈھیلے ڈھالے آرام دہ اور پھریروں کی طرح اڑتی ہوئی عبائیں انہیں بھا گئیں۔ وہ اپنے مغربی طرزِ رہائش کو فراموش کر بیٹھے اور مشرقیوں میں گھل مل گئے، یہاں تک کہ ایک دو نسل بعد یورپ کے تازہ وارد صلیبیوں کو یہ لوگ بیگانے اور اجنبی معلوم ہوئے اور خود اُن کی نظر میں یہ نو وارد اُجڈ اور وحشی تھے۔

عہد اوّل کے صلیبیوں کو مشرق میں جن بڑے آدمیوں سے ملنے کا اتفاق ہوا اُن کی اچھی عادات اور طور طریقوں نے انہیں حیرت میں ڈال دیا۔ یورپی لوگ غسل کبھی کبھار ہی کرتے تھے۔ چنانچہ یہ دیکھ کر بڑے حیران ہوئے کہ مشرقی لوگ قدیم رومیوں کی طرح حماموں میں جا کر نہاتے ہیں، ورزش کرتے

ہیں اوراس کے بعد سرد اور گرم پانی میں غوطے بھی لگاتے ہیں۔

انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ رومیوں کی طرح مسلمان بھی طہارت اور پاکیزگی پر بہت زور دیتے ہیں اور ان کا دین بھی ان پر یہ فرض عائد کرتا ہے کہ روزانہ نہائیں دھوئیں اور خود کو پاک صاف رکھیں۔

مسلمانوں کی یہ تمام عادتیں یورپیوں کو عورتوں جیسی' نیز غیر سپاہیانہ معلوم ہوئیں۔ اسی طرح لکھنا پڑھنا بھی ان کے نزدیک ایک فضول کام تھا۔ شمال کے صلیبیوں کی نظر میں یہ کام پجاریوں کے کرنے کے تھے۔ سپاہیوں کو ان سے کیا تعلق۔ بھلا کوئی نائٹ تحصیل علم کے لیے کہاں وقت نکال سکتا تھا! اور اسے حصول علم کی ضرورت بھی کیا تھی!!! اگر اسے کوئی یادداشت مرتب کرانی ہو تو وہ اس کام کے لیے محرر رکھ سکتا تھا۔ صلیبی یہ دیکھ کر بڑے حیران ہوئے کہ بازنطینی دربار کے امیر نہ صرف پڑھنا جانتے ہیں بلکہ انہیں لکھنا بھی آتا ہے بلکہ اکثر نظمیں اور گیت بھی لکھتے ہیں۔ یہ لوگ جامعات میں جاتے وہاں دانشوروں سے منطق بگھارتے اور ان سے بحث و مباحثہ بھی کرتے' اور وہ بھی کسی خاص مقصد سے نہیں بلکہ تفریح طبع کے لیے! صلیبی ظاہر تو یہی کرتے رہے کہ ہم بازنطینی امیروں سے اس بنا پر نفرت کرتے ہیں کہ وہ سپہ گر ہو کر اس قسم کے فضول کاموں میں وقت اور قوت ضائع کرتے ہیں لیکن غیر محسوس طور پر ان سے متاثر بھی ہوتے رہے۔ چنانچہ جب یورپ واپس گئے تو یہ تصور ساتھ لے گئے کہ ایک نائٹ کو جس طرح اچھا سپاہی ہونا چاہیے' اسی طرح خوش مذاق اور علم و ادب سے بہرور بھی ہونا چاہیے۔ اب وہ اپنے بچوں کے لیے جس طرح سپہ گری کے استاد رکھتے تھے اسی طرح عالم فاضل استاد بھی مقرر کرنے لگے۔ صلیبیوں کی اس روش نے یورپ کے امیروں اور سرداروں کو مہذب بنانے اور ان میں تعلیم رائج کرنے میں بڑا حصہ لیا۔

لیکن صلیبی جنگوں کے اثر سے یورپ کے طرز بود و ماند میں بحیثیت مجموعی بہت کم تبدیلی ہوئی۔ آرٹ کے جو گراں بہا شاہکار صلیبی یورپ لے گئے ان کے اثر سے یورپ کے فنون میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔ اس دور میں' جب صلیبی جنگیں جاری تھیں' یورپ میں گوتھک آرٹ عروج پا رہا تھا۔ وہ بازنطینی آرٹ سے اتنا مختلف تھا کہ اس سے اثر قبول ہی نہ کر سکا۔ صلیبی مشرق سے اپنے ساتھ جو کچھ لے گئے وہ اصل میں پرتعیش زندگی بسر کرنے کا وہ تصور تھا جو ان کے ذہنوں میں قسطنطنیہ اور انطاکیہ کے باشندوں کے طرز بود و ماند کو دیکھ کر پیدا ہوا تھا۔ انہوں نے ان شہروں میں یہ دیکھا تھا کہ بازنطینی کیسی راحت و آرام کی زندگی بسر کرتے ہیں اور ان کے مکانات کتنے خوشنما اور آرام دہ ہوتے ہیں۔ صلیبی جنگوں کے آغاز میں یورپی امیروں اور سرداروں کے ''محل'' مستقل چھاونیوں جیسے ہوتے تھے۔ جیسے جیسے یہ جنگیں طول پکڑتی گئیں' صلیبی آسائش کی زندگی بسر کرنے کے خوگر بنتے گئے۔ لیکن ان عمدہ عمارتیں بنانے کی یہ نئی امنگیں بھی جن فن تعمیر کے سانچے میں ڈھلتیں گوتھک فن تعمیر ہی تھے۔ انہوں نے بازنطینی طرز تعمیر کی نقل نہیں کی بلکہ اپنا ایک جداگانہ طرز نکالا۔

انہوں نے مشرقیوں سے جو باتیں سیکھیں ان میں اہم ترین بات شاید یہ تھی کہ حکومت کس طرح کرتے ہیں۔ بازنطینیوں نے سول سروس کا قدیم رومی طریقہ جوں کا توں قائم رکھا تھا۔ شہنشاہ قسطنطنیہ مختلف محکموں اور وزارتوں کے ذریعے اپنے ملک پر بڑی چستی سے قابو رکھتا تھا۔ صلیبی جاگیرداری نظام کے خوگر تھے۔ ان کا ہر لارڈ اپنے علاقے کا حاکم ہوتا تھا اور اس ڈیوک یا کاؤنٹ کے سامنے جوابدہ ہوتا تھا جس کی وفاداری کا حلف اٹھا چکا ہوتا تھا۔ یہ ڈیوک اور کاؤنٹ اپنے اپنے علاقے پر جس طرح چاہتے تھے حکومت کرتے تھے۔ ان پر بادشاہ کا اقتدار بہت کم ہوتا تھا۔ جو یورپی بادشاہ مشرق پہنچے انہوں نے یہاں دیکھا کہ بادشاہ اقتدار مطلق کا مالک ہے اور جاگیردار اور نواب اس کے سامنے دم مارنے کی مجال نہیں رکھتے۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک مطلق العنان حاکم ہے اور اس کی مملکت کا ہر حصہ اس کے تابع فرمان ہے۔ یہ یورپی بادشاہ جب یورپ واپس گئے تو یہ خیال لے کر گئے کہ ہم بھی اپنے ملک پر اسی طرح حکومت کریں گے۔

انہوں نے مشرق میں یہ بھی دیکھا کہ شہنشاہ قسطنطنیہ اپنی مملکت میں ہر بڑے سے بڑے پادری سے کہیں برتر سمجھا جاتا ہے۔ بازنطینی کلیسا کو روما کے پوپ جیسا اقتدار حاصل نہیں تھا کیونکہ شہنشاہ قسطنطنیہ خود ہی کلیسا کا سربراہ بھی تھا۔ یورپ کے بادشاہ یہ تصور اپنے ساتھ لے گئے کہ کسی ملک کے بادشاہ کی ذات اس ملک کے اعلیٰ ترین اقتدار کا مرکز ہوتی ہے۔ اس کے بعد وہ اپنے اپنے ملکوں کے اسقفوں اور پادریوں کا یہ دعویٰ تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہوئے کہ وہ بادشاہ کے قوانین اور احکام سے ماوراء ہیں بلکہ اب تو پوپ کی حاکمیت کو بھی اپنی حاکمیت سے بالاتر ماننے کو تیار نہیں تھے۔ صلیبی جنگوں سے پہلے مغربی یورپ کے باشندے خود کو دنیائے عیسائیت کے افراد سمجھا کرتے تھے۔ وہ پہلے عیسائی تھے' پھر کچھ اور تھے۔ چنانچہ بادشاہوں سے زیادہ پوپ کے فرمانبردار ہوتے تھے اور پوپ کے بعد بھی بادشاہ کے نہیں بلکہ اس سے پہلے اپنے علاقے کے جاگیردار کے وفادار ہوتے تھے۔ ان کا بادشاہ سے بہت دور کا تعلق تھا اور قومیت اور وطنیت کا تو یورپ میں اس وقت کوئی تصور ہی نہیں تھا لیکن صلیبی جنگوں کے دوران میں یہ حالت بالکل بدل گئی۔ قومیت اور وطنیت کا تصور زور پکڑنے لگا اور مذہبی حکومت کا تصور ماند پڑ گیا۔ پہلی صلیبی جنگ میں ہر ملک کے صلیبی نے ایک ہی سرخ صلیب اپنے کپڑوں پر لگا رکھی تھی لیکن تیسری صلیبی جنگ میں فرانسیسی صلیبیوں کی صلیب سرخ رنگ کی تھی' انگریزوں کی سفید رنگ کی تھی اور فلینڈرز اور لورین کے صلیبی سبز رنگ کی صلیب لگائے ہوئے تھے۔ لوگ اب اس طرح سوچنے لگے تھے کہ انہیں کلیسا سے زیادہ اپنے بادشاہ اور اپنے ملک کا وفادار ہونا چاہیے۔

صلیبی جنگوں کے جو اثرات دائمی ثابت ہوئے وہ سیاسی اور تجارتی اثرات تھے۔ جب یورپی صلیبی جنگ آزما چوتھی صلیبی جنگ لڑنے نکلے تو وہ ارض مقدس کے بجائے قسطنطنیہ پر حملہ کر بیٹھے۔ اس حملے سے یہ شہر ایسا تباہ ہوا کہ اس کے مالک بازنطینی پھر دار کبھی نہ پنپ سکے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی تجارت وینس والوں کے ہاتھوں میں چلی گئی' جبکہ قسطنطنیہ میں خاک اُڑانے لگی۔ لیکن عظیم شہر اور عظیم سلطنتیں یک لخت ختم نہیں ہو جایا کرتیں۔ قسطنطنیہ بھی اپنی چوڑی رومی فصیل کے اندر ڈھائی سو سال تک جوں کا توں زندہ رہا۔ پھر جب مسلمانوں کے توپخانے نے اس فصیل کو ڈھا دیا تو آخر کار بازنطینی سلطنت نے دم توڑ دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یونان نیز وہ تمام بلقانی ممالک جو کسی زمانے میں رومی سلطنت کے سب سے زیادہ مالدار صوبے تھے' مسلمانوں کی نوآبادیاں بن گئے اور قسطنطنیہ' جسے روم کے پہلے عیسائی شہنشاہ نے تعمیر کیا تھا' ابھی تک ترکوں کا شہر ہے اور اس پر اسلامی جھنڈا لہراتا ہے۔

ڈاکٹر نور احمد شاہتاز لکھتے ہیں: ''کم و بیش بیس سال سے مغرب اسلام کے خلاف اسی طرح کا پروپیگنڈا کر رہا ہے' جیسا کہ پوپ نے حال ہی میں کیا۔ بالکل اسی طرح کا پروپیگنڈا ہزار سال قبل پطرس راہب نے بیت المقدس کی مذہبی تقدیس کی آڑ میں کیا تھا۔ یورپ مسلمانوں کو مسلسل بنیاد پرست کہہ رہا ہے۔ یہ اسلام کے لیے غیر مسلموں کے دل میں نفرت پیدا کرنے کی ایک تحریک ہے۔ پھر کچھ عرصہ سے مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دیا جا رہا ہے اور دہشت گردی کی من مانی تعریف کر کے یورپ نے یہ طے کر لیا ہے کہ جہاں مسلمانوں کو دبانا ہو' وہاں دہشت گردی کا الزام لگا کر اس طرح حملہ کر دو جس طرح افغانستان پر کیا گیا ہے۔ یورپ کا اصل ہدف اسلام اور مسلمان ہیں' اور وہ مسلم تحریکیں ہیں جو دنیا میں کہیں بھی اپنے حقوق کے حصول کے لیے یا آزادی کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں۔ صلیبیوں کے قائد بُش نے خود یہ اعلان کیا کہ دہشت گردی (اسلام) کے خلاف اُن کی مُہم سالوں تک' دہائیوں تک چلے گی۔ خود اُن کی زبان سے اِن کارروائیوں کا نام ''کروسیڈ'' قرار پایا۔

اظہارِ تشکر

''صلیبی جنگوں کی تاریخ'' کا یہ سلسلہ موجودہ قسط پر ختم ہوا۔ اس سلسلۂ مضامین کے لیے جن کتب و جرائد سے استفادہ کیا گیا' ہم اُن کے مصنفین کے شکرگزار ہیں۔ ہمارے خاص ماخذ یہ رہے ہیں:

☆ حیاتِ صلاح الدین ایوبی — سراج دین احمد
☆ صلاح الدین ایوبی — اسلم راہی
☆ ''پاکستان ڈائجسٹ'' کا صلیبی جنگ نمبر
☆ صلیبی جنگیں (دی کروسیڈ) — ہیرلڈلیم (اُردو ترجمہ)
☆ مسلمانوں کا سیاسی عروج و زوال
کیرن آرم سٹرانگ (اُردو ترجمہ)
☆ تاریخ یورپ — مجاڈ
☆ تاریخ یورپ — آرچ
☆ معرکۂ صلیب و ہلال (مقالہ) — ڈاکٹر نور احمد شاہتاز
☆ اُردو دائرہ معارف اسلامیہ — پنجاب یونیورسٹی
☆ ''انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا'' — مقالہ ''کروسیڈ''

چالیس پاروں والی سوچ

عرفان صدیقی

عزت مآب وزیر تعلیم جنرل (ر) جاوید اشرف قاضی نے اگر قرآن کریم کو چالیس پاروں پر مشتمل قرار دے دیا تو اس میں حیرت کا کوئی پہلو نہیں۔ مسرت و اطمینان کا مقام ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کو قرآنِ کریم ہی کہا اور اب تو انہوں نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ چالیس پاروں والی بات یونہی اُن کے منہ سے نکل گئی تھی اور بعد میں' اسی تقریب کے دوران تصحیح بھی کر دی گئی تھی۔ جماعت اسلامی کے جنرل سیکرٹری سید منور حسن کا کہنا ہے کہ جو بات ہوش سنبھالنے والے ایک پاکستانی بچے کو بھی معلوم ہے اس سے وزیر تعلیم کیوں بے بہرہ ہیں؟ اب سید صاحب کو کون سمجھائے کہ مسئلہ بچے یا بڑے کا نہیں' ''ہوش سنبھالنے'' کا ہے۔ کچھ لوگوں کے ہوش لمبی عمر پانے اور بڑے بڑے مناصب جلیلہ پر فروکش ہونے کے باوجود نہیں سنبھل پاتے۔ بڑے بڑے تاجدار اور بلند پایہ حکمت کار بن جانے کے بعد بھی وہ طفلِ شیر خوار ہی رہتے ہیں۔ ہماری اپوزیشن نے بھی جناب جاوید اشرف قاضی کے خلاف ''چالیس پاروں'' کے حوالے سے ایک تحریک التوا جمع کرا دی ہے۔ توقع ہے کہ آنے والے اجلاس میں اس موضوع پر خاصی گرما گرمی ہو گی اور وزیر تعلیم کو تابڑ توڑ حملوں کا نشانہ بننا پڑے گا۔ اگر ایم ایم اے مستعفی ہو جاتی تو اس نوع کا میدان کارزار کیسے سجتا؟

دیکھا جائے تو قصور عالی مرتبت جاوید اشرف قاضی کا نہیں' اُن موسموں کا ہے جو نائن الیون کے بعد سے ہمارا مقدر ہو گئے ہیں' اور ٹڈی دل کی طرح ہماری ساری شاداب کھیتیوں کو چاٹ رہے ہیں۔ امریکہ نے نیویارک کے ورلڈ ٹریڈ سنٹرز میں بوس ہوتے ہی جس کروسیڈ کا اعلان کیا اُس کا پہلا ہدف پاکستان بنا۔ رچرڈ آرمیٹج نے دھمکی دی کہ تم نے ہمارا ساتھ نہ دیا تو بم مار کر تمہیں پتھر کے زمانے میں دھکیل دیں گے۔ ہمارے حکمرانوں نے جرأت مندانہ فیصلہ کرتے ہوئے کہا کہ بسر و چشم۔ اکتوبر 2001ء میں افغانستان میزائلوں اور بموں کا نشانہ بننے لگا۔ مارچ 2002ء میں غارتگر قافلوں نے عراق کا رخ کر لیا۔ اب شہنشاہ عالم پناہ اس نتیجے پہ پہنچے ہیں کہ امریکہ جیت نہیں سکتا۔ اس سے قبل وہ فرما چکے ہیں کہ عراق میں ویت نام جیسی صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔ وہ یہ کہنے سے شرما رہے ہیں کہ امریکہ دونوں جگہ بری طرح ہار رہا ہے' اور جیمز بیکر رپورٹ نے اس کی تصدیق کر دی ہے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ امریکہ جلد ہی عراق و افغانستان سے رختِ سفر باندھنے کو ہے۔ لیکن پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس پر حملے کا کوئی اعلان نہیں کیا گیا اور وہ مسلسل کروسیڈ کی بھٹی میں پڑا ہے۔ عراق اور افغانستان کے آتش بجانوں نے امریکہ کو درسِ عبرت یاد دلا دیا جو ہر عہد کے فرعون بھول جایا کرتے ہیں۔ غاصبوں کے انخلا کے بعد ستم رسیدہ بستیوں پر جو بھی گزرے' کم از کم غلامی کی شب تاریک باقی نہ رہے گی' لیکن پاکستان پر جس یلغار کا آغاز نائن الیون سے فوراً بعد ہوا وہ

> پاکستان پر کئے گئے حملے کے لئے امریکہ کو فوج کشی نہیں کرنا پڑی۔ اُس نے علم و عرفان کے اُن سوتوں کو نشانہ بنایا ہے جہاں سے ایمان و ایقان کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ امریکہ اس روحِ محمدؐ کے درپے ہو گیا جو اس گئے گزرے دور میں بھی اہل پاکستان کا سرمایۂ حیات ہے

پیہم جاری رہے گی۔ امریکہ نے ہمیں حکم دیا کہ تمہارے مدارس دہشت گردوں کی تربیت گاہیں ہیں۔ انہیں لگام ڈالو' ان کا نصاب تبدیل کرو' غیر ملکی طلبہ کو باہر نکالو' مدرسوں کو رجسٹریشن کے کڑے ضابطوں میں جکڑ کر ان کی خود مختاری کے پَر کاٹ ڈالو' انہیں چندہ دینے والوں کا محاسبہ کرو' دینی اور جہادی تنظیموں پر ضرب لگاؤ' نظام تعلیم کی اصلاح کرو' نصاب کو روشن خیالی کے سانچوں میں ڈھالو' جہادی تعلیم ترک کر دو' نئی درسی کتب تیار کرو' نسل نو کے کردار و عمل کو مطلوب رنگ دینے کے لئے آغا خان تعلیمی بورڈ بناؤ' اساتذہ کو تربیت کے لئے امریکہ بھیجو' درس گاہوں میں رقص و موسیقی کی کلاسوں کا اہتمام کرو' مخلوط تعلیم کو فروغ دو' اپنی نظریاتی و تہذیبی اقدار کو فرسودہ قرار دے کر مغربی تہذیب کو ترقی کا زینہ بناؤ۔

یہ عراق و افغانستان سے ذرا مختلف قسم کا حملہ تھا۔ امریکہ نے اپنے مقاصد کی آبیاری کے لئے منہ مانگے ڈالر دیئے۔ محترمہ زبیدہ جلال کو امریکی دورے کی دعوت ملی۔ کسی سربراہ حکومت کی طرح اُن کی پذیرائی ہوئی۔ صدر بش نے خراج تحسین پیش کیا' کولن پاول سے ملاقاتیں ہوئیں' سینٹ کی امور خارجہ کمیٹی کو بتایا گیا کہ پاکستان کے نظام تعلیم کی تطہیر کے لئے کیا کچھ ہو رہا ہے۔ صدر بش نے بصد افتخار اعلان کیا کہ میرے کہنے پر صدر مشرف نے بنیادی تعلیمی اصلاحات کی ہیں۔ پاکستان پر کئے گئے حملے کے لئے امریکہ کو فوج کشی نہیں کرنا پڑی۔ اُس نے علم و عرفان کے اُن سوتوں کو نشانہ بنایا ہے جہاں سے ایمان و ایقان کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ ابلیس نے اپنے فرزندوں کو مشورہ دیا تھا کہ

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو

سو امریکہ اس روحِ محمد ﷺ کے درپے ہو گیا جو اس گئے گزرے دور میں بھی اہل پاکستان کا سرمایۂ حیات ہے۔ ''روشن خیالی'' کا طوفان اس انداز سے اٹھا کہ نظریات و اعتقادات سے تہذیب و اقدار تک ہر شے اس کی زد میں آ گئی۔ معاملہ یہاں تک آن پہنچا کہ حدود اللہ کے قلعے میں بھی شگاف ڈالے جانے لگے۔ تحفظ حقوق نسواں بل' سب سے مکروہ اخلاقی جرم میں ملوث ملزمہ کے سوا کسی عورت کو کوئی ریلیف نہیں دیتا۔ میں کئی بار چیلنج کے انداز میں پوچھ چکا ہوں کہ اگر یہ نیا قانون ''زانیہ'' کے علاوہ کسی خاتون کے حقوق کی نگہبانی کرتا ہے تو بتایا جائے لیکن کسی کے پاس کوئی جواب ہو تو بتائے۔ بس ایک ہی گردان جاری ہے کہ یہ بل ''ماؤں' بہنوں' بیٹیوں'' کی فتح ہے۔ مائیں' بہنیں' بیٹیاں تو اسے عورت کی عصمت و ناموس پر حملہ تصور کر رہی ہیں البتہ اُن بازاروں میں جشنِ طرب بپا ہے جہاں کی ''چوبارہ نشینوں'' کے ''حقوق'' کا تحفظ کیا گیا ہے۔

یہ ہے وہ آب و ہوا جو ''چالیس پاروں'' جیسی سوچ پروان چڑھا رہی ہے۔ آج ہر وہ شخص بڑے منصب کا سزاوار ہے جو دین کی بنیادی تعلیمات اور مسلّمات کے خلاف لب کشائی کر سکتا ہے اور تو اور میرے دوست جان محمد جمالی جیسے شخص نے بھی کہہ ڈالا کہ بنگلہ دیش بن جانے سے دو قومی نظریہ ختم ہو گیا ہے۔ آنجہانی اندرا گاندھی کی روح بھی سوچ رہی ہو گی کہ ٹھنڈی ہوا کا یہ جھونکا کہاں سے آ گیا؟

میں تو یہ سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہا ہوں کہ امریکہ' افغانستان اور عراق سے تو نکل جائے گا لیکن پاکستان کا کیا بنے گا' جہاں اُس نے ہمارے نظریات و اعتقادات کے اندر بھی پختہ مورچے بنا لئے ہیں؟ اور اگر وہ چلا بھی گیا تو ''چالیس پاروں'' والی اس سوچ کا کیا بنے گا جو روشن خیالی کا پرچم اٹھائے امریکی اہداف و مقاصد کی جنگ لڑ رہی ہے اور جس نے دور اندر تک سرنگیں کھود لی ہیں۔ (بشکریہ: روزنامہ ''نوائے وقت'')

وہ کون سا جذبہ تھا؟

م' س کے قلم سے

ویسے تو ہمارے دین کی تعلیم یہ ہے کہ برائی کی تشہیر نہ کی جائے' لیکن کسی برائی کے حوالے سے اگر نیکی کے جذبے کو ابھارنے کی کوشش کی جائے تو شائد اس کی گنجائش ہمارے دین میں ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اسی جذبے کے تحت میں آج کچھ گزارشات پیش کر رہا ہوں شائد کہ قارئین میں سے کسی کے نیکی کا جذبہ جاگ جائے۔ اگر ایسا ہو جائے تو اس سے اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ اس میں نیکی کرنے والے کا بھی فائدہ ہے اور نیکی پر ابھارنے والے کا بھی۔ دونوں کے لئے اجر یکساں ہوگا' بغیر اس کے کسی کے اجر میں کمی کی جائے۔

یہ اس زمانے کی بات ہے جب میرے مشاغل میں فلمیں دیکھنا، گانے سننا اور گنگنانا شامل تھا۔ الحمدللہ' اب گانوں کی جگہ قرآن کی تلاوت نے لے لی ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس زمانے میں سب سے زیادہ شہرت پانے والے اداکار دلیپ کمار تھے۔ اب ظاہر ہے کہ جو لوگ فلمی اداکاروں کے فین ہوتے ہیں انہیں اداکاروں کی ہر ادا بھاتی ہے اور وہ ان کی اداؤں کی نقالی بھی کرتے ہیں۔ اس زمانے میں نوجوانوں میں دلیپ کٹ بال رکھنے کا بڑا شوق تھا۔ ان کی ایک فلم میں ان کی ایک ادا ان کے چاہنے والوں کو اتنی پسند آگئی تھی کہ جسے دیکھو وہ کوٹ کو اپنے کاندھے پر لٹکائے ہوئے چلا جا رہا ہے۔ اسی طرح ایک اداکار نے اپنی فلم میں پینٹ پہننے کا نیا فیشن ایجاد کیا تھا۔ آج ہم اسے شرعی انداز کا کہہ سکتے ہیں' کیونکہ اس فلم میں انہوں نے پینٹ ٹخنوں سے اونچی پہنی تھی۔ پھر تو جسے دیکھئے وہ اسی قسم کی پینٹ پہنے نظر آتا تھا۔

سوال یہ ہے کہ وہ کون سا جذبہ تھا جو لوگوں کو ان اداکاروں کی نقالی پر مجبور کرتا تھا۔ وہ جذبہ محبت کا تھا۔ اگر یہ جذبہ بناوٹی نہ ہو بلکہ حقیقی ہو تو اسی کے نتیجے میں وہ چیز ظہور میں آتی ہے جسے ''اتباع'' کہتے ہیں۔ پھر وضع قطع' رہن سہن' طرز بود و باش' انداز گفتگو الغرض ہر ہر پہلو سے آدمی اپنے محبوب کی ادا اپناتا ہے۔ اور اس پر فخر کرتا ہے۔

مجھے حیرت ان لوگوں پر ہوتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ آپ لوگ داڑھی رکھنے پر اتنا زور کیوں دیتے ہیں جبکہ داڑھی رکھنا فرض نہیں۔ آج تک کسی نے یہ نہیں پوچھا کہ ان اداکاروں کی نقالی میں کیوں کروں' جبکہ یہ ان پر فرض نہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کے پسندیدہ اداکار جو فیشن اختیار کرتے ہیں وہ وقتی ہوتے ہیں لیکن محبت کے جذبے میں وہ اتنے اندھے ہو چکے ہوتے ہیں کہ وہ آنکھ بند کر کے نقالی کئے چلے جاتے ہیں۔ جبکہ داڑھی تو وہ شے ہے نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے' لہٰذا ہر وہ شخص جو حضور ﷺ سے محبت رکھتا ہے وہ داڑھی رکھتا ہے اور بعض خوش بخت ایسے بھی ہیں جو محبت رسول میں اتنے آگے ہوتے ہیں کہ خواہ ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑے، شادی سے انکار ہو جائے حتیٰ کہ جان سے جانا پڑ جائے، وہ یہ سب کچھ گوارا کر لیتے ہیں لیکن داڑھی مونڈھنے کا گناہ نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں میں اپنے رسول ﷺ کی اتنی محبت پیدا کر دے کہ وہ نہ صرف داڑھی کی سنت اختیار کریں بلکہ وہ خلق عظیم پر فائز اس ہستی کی ہر سنت پر عمل شروع کر دیں۔ آمین!

✿ ✿ ✿ ✿ ✿

یہ تیری محبت سے سرشار بندے

ملک نصر اللہ خان عزیز

یہ عاجز یہ خاطی گنہ گار بندے — یہ تیری رضا کے طلبگار بندے
یہ سارے خداؤں سے بیزار بندے — فقط ایک تیرے پرستار بندے
تیرے دینِ حق کی حمایت کے مُجرم — یہ ہر اک سزا کے سزاوار بندے
یہ پابندِ حق اور باطل کے منکر — یہ مجبور بندے یہ مُختار بندے
یہ دُنیا سے غافل یہ عُقبیٰ کے طالب — یہ نادان بندے یہ ہُشیار بندے
یہ باطل کی خِدمت کے نااہل یکسر — یہ شیطاں کے نزدیک بیکار بندے
یہ سود و زیاں کے تصوّر سے بالا — یہ تیری محبت سے سرشار بندے
یہ تیری ہی خاطِر زمانے سے برہم — یہ موجُود و حاضر سے بیزار بندے
اُٹھے ہیں کہ قائم کریں دینِ حق کو — تری نُصرتوں کے طلبگار بندے
فقط تجھ سے عہد وفا کرنے والے — ترے دین ہی کو بپا کرنے والے
تیرے دینِ حق کی شہادت کے 'مُجرم' — اور اس جرم کو برملا کرنے والے
مُحمدؐ کی رحمت کے یہ خوشہ چیں ہیں — عدُو کے بھی حق میں دُعا کرنے والے
ہمیں غلبۂ حق سے مسرور فرما! — ہمیں حق سے اے آشنا کرنے والے

آمین!

ایک 'وکھری' ٹائپ کا مذاکرہ

محمد سمیع

اپنی بات کو سامعین تک اس طرح پہنچانا کہ یہ ان کے دل میں اتر جائے اور وہ اس کا فوری اثر قبول کرلیں اس کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں۔ تقریر کے ذریعے لوگوں تک اپنی بات پہنچائی جاسکتی ہے۔ لیکن ہر مقرر میں یہ وصف نہیں ہوتا کہ وہ ہمہ وقت اپنے سامعین کو اپنی طرف متوجہ رکھے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سامعین میں سے کچھ لوگ اونگھ رہے ہوتے ہیں۔ کچھ باضابطہ خراٹوں پر اتر آتے ہیں۔ کچھ لوگ خالی الذہن ہوتے ہیں۔ لہٰذا تقریر سن کر بھی ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا اور کچھ لوگوں کے ذہنوں پر ان کی خانگی یا کاروباری مصروفیات نے ڈیرہ ڈالا ہوتا ہے۔ ان سب باتوں کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ تقریر یکطرفہ معاملہ ہوتا ہے۔ یہ مقرر کی اپنی صلاحیتوں پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ کس طرح سامعین کے ذہنوں پر سواری کرسکتا ہے۔ اس کے لئے بعض لوگ لطیفوں کا سہارا لیتے ہیں، بعض اپنی تقریر کے دوران ایک ڈرامائی کیفیت طاری کردیتے ہیں تو بعض اچھے اشعار کا استعمال کرتے ہیں۔ ہاں البتہ مذاکرہ ابلاغ کی ایک ایسی صورت ہے جس میں سامعین بھی عملی حصہ لے رہے ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس بات کا زیادہ امکان ہوتا ہے کہ آپ کی بات لوگوں تک پہنچ جائے لیکن اپنی بات کو ان کے دل میں اتارنا بھی ایک فن ہے۔ یہ فن کم کم لوگوں کو آتا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے جب محترم اشرف وصی صاحب ایک سہ روزہ دعوتی پروگرام کے سلسلے میں کراچی تشریف لائے تو اسرہ اورنگی ٹاؤن میں ان کے ایک مذاکرہ میں شرکت کا موقع ملا اور اس کے نتیجے میں میں یہ بات بڑی آسانی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ چونکہ ان کا انداز منفرد ہوتا ہے' لہٰذا ان کے مذاکرہ کو وکھری ٹائپ مذاکرہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ موصوف نے مذاکرہ کے مقام پر پہنچتے ہی اپنے سامعین یعنی اسرہ کے رفقاء سے ایک مختصر تمہیدی گفتگو کے بعد اپنا قلم پکڑا اور تختۂ سفید (white board) پر پل پڑے۔ انہوں نے اس پر مندرجہ ذیل سوالات تحریر فرمائے:

☆ تنظیم اسلامی کیوں اور کب بنی؟
☆ ارکان اسلام کتنے ہیں؟
☆ ایمان کی تعریف؟ اسلام اور ایمان میں فرق؟
☆ اسلام' اطاعت' تقویٰ' عبادت؟
☆ نفس' شیطان' بگڑا ہوا معاشرہ؟
☆ شاکلہ' گھریلو ماحول' بیرونی ماحول؟

ظاہر ہے کہ یہ وہ سوالات ہیں جن کے جوابات کم از کم تنظیم اسلامی کے رفقاء کے لئے نئے نہیں۔ تنظیم اسلامی کیوں بنی؟ اس لئے کہ اسلام کے احیاء کے لئے کام کرنے والی پاکستان کی واحد جماعت جماعت اسلامی اپنے اصولی اور انقلابی حیثیت سے منحرف ہوکر انتخابی سیاست میں کود پڑی۔ ان کا سوال یہ تھا کہ کیا انتخابی سیاست میں حصہ لینا حرام ہے۔ یہ سوال اس لئے ضروری ہے کہ تنظیم اسلامی کے رفقاء کہیں اس مغالطے میں مبتلا نہ ہوجائیں کہ چونکہ ان کی تنظیم انتخابی سیاست میں حصہ نہیں لیتی لہٰذا ثابت ہوا کہ ایسا کرنا سرے سے حرام ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ تاہم رفقاء کو اس بات کی یاد دہانی کراتے رہنا بھی ضروری ہے کہ یہ حرام نہیں ہے لیکن اس راستے سے اسلام کا آنا ممکن نہیں۔

تبلیغی جماعت کا تذکرہ ایسے موقع پر ناگزیر ہوتا ہے۔ ہمارے رفقاء تبلیغی جماعت کے بڑے ناقد ہیں اور اس کی وجہ بھی ہے۔ کیونکہ اگر انہیں کسی مذہبی جماعت کی جانب سے سب سے زیادہ مخالفت کا سامنا رہتا ہے تو وہ تبلیغی جماعت ہے۔ لہٰذا اس موقع پر بھی چند رفقاء کی جانب سے تنقید کا اظہار ہوا جس پر اشرف وصی صاحب نے پہلی بات تو یہ فرمائی کہ کسی جماعت پر تنقید کے ذریعے

> اگر انسان امیر ہو تو ہر ایک کو حقیر اور فقیر سمجھتا ہے' طاقتور ہو تو کمزوروں کو کیڑے مکوڑے گردانتا ہے اور اگر عقلمند ہو تو دوسروں کو حیوان خیال کرتا ہے

مثبت نتائج حاصل نہیں کئے جاسکتے۔ بہتر ہے کہ تبلیغی بھائیوں کے سامنے ان کے اچھے پہلوؤں کی تعریف کی جائے۔ اگر ان کے اچھے کاموں کی تعریف کی جائے اور ان کی خامیوں سے صرف نظر کیا جائے تو کم از کم یہ تو ہوگا کہ وہ آپ کی مخالفت سے تو باز آجائیں۔ اس طرح ان پر کام کرنے کے مواقع ختم تو نہ ہوں گے۔

ہمارے ایک رفیق اسلام کی تعریف میں بار بار یہ کہہ رہے تھے کہ اپنے آپ کو کلیتًا اللہ کے حوالے کردینا۔ اس پر اشرف وصی صاحب نے فرمایا کہ وہ جو باہر ''گوٹھی'' یا ''پینڈو'' جارہا ہے اس کی سمجھ میں لفظ ''کلیتًا'' کیسے آئے گا۔ تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ ایسے الفاظ استعمال کئے جائیں جس کو معاشرہ کا ہر طبقہ آسانی سے سمجھ لے۔

نفس کی اصلاح کے لئے انہوں نے ایک دلچسپ مثال دی۔ کنویں میں کتے کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دیہاتیوں نے مولوی صاحب کے کہنے پر اتنے ڈول (انہوں نے پنجابی کی کوئی اصطلاح استعمال کی تھی) نکال دیئے' لیکن کتے کو نہ نکالا' کیونکہ مولوی صاحب نے ان سے یہ بات تو کہی ہی نہیں تھی۔ وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ کنویں کا پانی پاک ہوچکا ہے۔ ہمارا بھی بعینہٖ یہی حال ہے۔ ہم ارکان اسلام کے ذریعے اپنے آپ کو مانجھنے میں لگے رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمارے اندر پاکی پیدا ہورہی ہے لیکن نفس کی شرارتوں سے اپنے آپ کو بچانے کی تدبیر نہیں کرتے اور وہ اپنا کام کرتا رہتا ہے۔ شیطان کس کس طرح سے لوگوں پر حملہ آور ہوتا ہے وہ تو ہم سب کو معلوم ہے۔ لہٰذا اس کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنا دشمن ہی سمجھنا چاہئے' ورنہ وہ قیامت کے دن صاف کہہ دے گا کہ میرا تم پر کوئی اختیار تو نہ تھا۔ میں نے تمہیں ترغیب دلائی۔ تم نے اسے کیوں قبول کیا' لہٰذا مجھے ملامت کرنے کی بجائے اپنے آپ کو ملامت کرو۔ لیکن ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ نفس کشی مطلوب نہیں بلکہ مقصد نفس کو اللہ کی اطاعت میں لانا ہے۔

اشرف وصی صاحب نے کہا کہ اگر انسان امیر ہو تو ہر ایک کو حقیر اور فقیر سمجھتا ہے۔ طاقت ور ہو تو دوسروں کو کیڑے مکوڑے سمجھتا ہے اور اگر عقلمند ہو تو دوسروں کو حیوان اور gentiles سمجھتا ہے۔ انہوں نے رفقاء سے سوال کیا کہ صبح کا وقت ہے۔ ابھی آپ سوکر اٹھے ہیں کہ کوئی امیر، چودھری یا وڈیرہ آپ کے گھر آجائے تو آپ کیا کریں گے۔ ظاہر ہے کہ آپ بڑی خوشدلی کا مظاہرہ کریں گے۔ کہیں گے، چودھری صاحب یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ میرے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے زحمت کیوں کی، مجھے بلا بھیجا ہوتا اس کے برعکس اگر صبح صبح کوئی غریب رشتہ دار آجائے تو کیا ہوتا ہے۔ آپ کہیں گے کہ یہ کیا منہ اندھیرے وارد ہوگئے ہو۔ وہ بیچارہ آپ کی باتوں سے پریشان ہوجائے گا اور اگر وہ اپنی کسی حاجت کے لئے آیا ہوگا تو بدحواس ہوکر کچھ کہے بغیر الٹے پاؤں معذرت کرتے ہوئے واپس چلا جائے گا۔ اچھا آپ یہ بتائیں کہ آپ کے اس رویہ میں تبدیلی کیسے آسکتی ہے؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر کوئی مذکورہ اوصاف سے متصف ہو تو وہ کیوں نہ کسی پلاٹ پر قبضہ کرلے گا، کیوں نہ پڑوسی کی بیٹی پر دست درازی کرے گا۔ لیکن اسے ایسا کرنے سے کون سی چیز باز رکھتی ہے؟ وہ ہے فکر آخرت کہ ہمیں ایک نہ ایک دن اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوکر اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہے۔

اشرف وصی صاحب نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ اسلام، ایمان، اطاعت اور تقویٰ کو ایک دوسرے سے interlinked ثابت کیا اور کامل اطاعت کے لئے اللہ تعالیٰ کی بندگی کے نظام کو ناگزیر قرار دیتے ہوئے کہا کہ دین حق کی سربلندی کے لئے جہاد ہر بندۂ مومن پر فرض ہے۔ آپ لوگ فتووں پر نہ جایا کریں، تقویٰ کے تقاضوں کو پیش نظر رکھا کریں۔

ظاہر ہے کہ یہ ساری باتیں رفقاء تنظیم کے لئے نئی نہیں ہیں البتہ جس انداز سے یہ باتیں پیش کی گئیں وہ سننے سے تعلق رکھتی ہیں اور جن کا کسی تحریر میں احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ میں نے اس مذاکرہ کو وکھری ٹائپ کیوں لکھا ہے اس کو جاننا ہو تو اس کے لئے کسی موقع پر ان کے مذاکرے کے پروگرام میں شرکت شرط ہے۔

تنظیم اسلامی میر پور کی ماہانہ شب بیداری

تنظیم اسلامی میر پور کے زیر اہتمام 2 دسمبر 2006ء کو بمقام میر پور سیکٹر D/1 مسجد ابوالقاسم میں ماہانہ شب بیداری ہوئی۔ رفقاء حسب پروگرام نماز مغرب سے پہلے پہنچ گئے۔ نماز کے فوراً بعد میاں فیاض اختر نے سورۃ النور کی آیت نمبر 55' سورۃ الصف اور متعدد احادیث مبارکہ کی روشنی میں خلافت کی اہمیت اور اُس کے قیام کا طریق کار کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مقامی امیر تنظیم سید محمد آزاد نے شب بیداری کی غرض وغایت بیان کی۔ اسی اثنا میں نماز عشاء اور کھانے کا وقفہ ہوا۔ کھانے کے بعد راقم نے ''سیرت صحابہؓ اور ہم'' کے حوالے سے حضرت سعد بن وقاصؓ کی جہادی زندگی کے مختلف گوشوں پر گفتگو کی اور بتایا کہ صحابہ کرامؓ کی زندگیاں ہمارے لیے مشعلِ راہ اور مینارۂ نور ہیں۔ افتخار احمد نے ''تنظیم اسلامی کیوں'' کے عنوان سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام نہ انتخابات کے ذریعے آسکتا ہے اور نہ ہی محض تبلیغ سے غالب ہوسکتا ہے۔ اِس کے لئے نبی اکرم ﷺ کے مسنون طریق پر انقلابی جدوجہد ناگزیر ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اسلام مذہب نہیں بلکہ دین ہے اور دین غلبہ چاہتا ہے۔ اگر یہ غالب نہ ہو تو پھر سکڑ کر مذہب بن جاتا ہے۔

ان کے بعد پروفیسر عطا الرحمٰن نے ''دعوت دین کی اہمیت'' کے حوالے سے تفصیلی گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ نبوت و رسالت حضور ﷺ پر ختم ہوگئی۔ اب کوئی نبی و رسول نہیں آئے گا۔ تاہم دعوت و اقامت دین کا نبوی مشن جاری رہے گا۔ اب یہ کام تا قیام قیامت اس اُمت کی ذمہ داری ہے۔ لہٰذا ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم دعوت دین کا کام کریں' اور دین کو قائم کرنے کی جدوجہد میں شریک ہوں۔ ان کے بعد راجہ ریاض احمد نے' جن کا تعلق جماعت اسلامی سے ہے ''دعوت کی اہمیت اور شرک و بدعات کے نقصانات'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ راجہ صاحب بڑے دور افتادہ علاقہ سے محترم آزاد صاحب کی دعوت پر تشریف لائے تھے۔ اس لحاظ سے وہ یقیناً ہمارے شکریے کے مستحق ہیں۔ رات ساڑھے دس بجے قاری شبیر احمد سلفی نے حالات حاضرہ پر گفتگو کی۔ رات ساڑھے دس بجے دعا پر یہ نشست ختم ہوئی۔

صبح چار بجے بیداری ہوئی۔ رفقاء نے نوافل ادا کئے اور قرآن کی تلاوت کی۔ بعدازاں مطالعہ لٹریچر کرایا گیا۔ نماز فجر کے بعد محترم سید محمد آزاد صاحب نے سورۂ آل عمران کی چند آیات پر درس دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری نجات اسی صورت ممکن ہے جب ہم دین کی دعوت اور اُس کی اقامت کی جدوجہد میں مصروف رہیں۔ تقریباً ساڑھے سات بجے دعا پر یہ پروگرام ختم ہوا۔ (مرتب: رفیق تنظیم)

حلقہ سرحد شمالی کا سہ ماہی دعوتی و تنظیمی اجتماع

حلقہ سرحد شمالی کا سہ ماہی اجتماع 2 اور 3 دسمبر کو مرکز تنظیم اسلامی حلقہ سرحد شمالی تیمر گرہ میں منعقد ہوا۔ شدید بارش اور سردی کے علی الرغم رُفقاء واحباب جن کی تعداد 70 تک تھی اجتماع کے لئے دور دراز علاقوں سے تشریف لائے تھے۔ پروگرام کا آغاز بروز ہفتہ نمازِ عصر کے بعد امیر حلقہ کے افتتاحی کلمات سے ہوا۔ اُن کا موضوع ''قرآن: آلۂ نجات'' تھا۔ آپ کے بیان کے بعد باہمی تعارف ہوا اور ساتھ ساتھ شرکاء کی چائے سے تواضع کی گئی۔ نمازِ مغرب کے بعد ہمارے نوجوان اور مہمان مقرر جناب قاضی فضل حکیم نے' جو ہماری خصوصی دعوت پر نوشہرہ سے تشریف لائے تھے' خطاب فرمایا۔ آپ کا موضوع تھا: ''اُمت مسلمہ کی زبوں حالی کے اسباب اور اس کا حل'' موصوف نے وائٹ بورڈ کی مدد سے بڑے دلچسپ انداز میں موضوع پر روشنی ڈالی۔ شرکاء نے خاصی دلچسپی اور دلجمعی سے یہ خطاب سماعت فرمایا۔

نمازِ عشاء اور عشائیہ کے بعد نہی عن المنکر کے حوالہ سے امیر حلقہ نے درسِ حدیث ﷺ دیا۔ درس کے بعد ڈاکٹر فیض الرحمٰن نے صراطِ مستقیم پر سیر حاصل گفتگو کی۔ آپ کی تقریر جو 30 منٹ تک جاری رہی بہت ہی پر مغز اور مدلل تھی۔

رفقاء کی دلچسپی کے لئے اجتماع میں ایک سیشن کوئز پروگرام کا بھی تھا۔ اس میں رفقاء سے تنظیمی فکر پر مبنی سوالات پوچھے گئے۔ تقریباً سبھی رفقاء نے سوالات کے درست جوابات دیئے۔ آخر میں بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ العالی کی تقریر ''اللہ اور رسول ﷺ کی پکار پر لبیک'' کا ویڈیو دکھایا گیا۔ رات گیارہ بجے آرام کا وقفہ ہوا۔ اگلے دن اذانِ فجر سے قبل رُفقاء تہجد' تلاوت اور ذکر و اذکار میں مشغول رہے۔ نمازِ فجر کے بعد حافظ احسان اللہ نے ''انقلابی کارکنوں کے اوصاف'' کے موضوع پر درس قرآن دیا۔ اور قاری امیر رحمٰن نے بورڈ کی مدد سے تجوید کے بنیادی اُصولوں کی وضاحت کی۔ ناشتہ کے بعد حلقہ کی سہ ماہی مشاورت ہوئی اور اس طرح یہ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔ (مرتب: شاہ وارث)

عیدالاضحیٰ اور فلسفۂ قربانی

اور

حج اور عیدالاضحیٰ اور اُن کی اصل روح

قرآن حکیم کے آئینے میں

ڈاکٹر اسرار احمد

کی ایک تقریر اور ایک تحریر پر مشتمل مختصر مگر جامع کتابچہ

قیمت اشاعت خاص: 20 روپے ' اشاعتِ عام: 12 روپے

(علاوہ ڈاک خرچ)

مکتبہ خدام القرآن لاہور

36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور' فون: 03-5869501

تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع 2006ء کی

آڈیو کیسٹ/ آڈیو سی ڈی'

وی سی ڈی' ڈی وی ڈی

تنظیم اسلامی کے علاقائی مراکز میں دستیاب ہیں

مرکز تنظیم سے منگوانے کے لئے بذریعہ خط یا ای میل آرڈر ارسال فرمائیں

مرکز تنظیم اسلامی' 67۔ اے علامہ اقبال روڈ' گڑھی شاہو لاہور۔ فیکس 6271241

فون: 6316638-6366638 ای میل: markaz@tanzeem.org

اشاریہ مضامین ہفت روزہ ''ندائے خلافت'' 2006ء

مرتب: **فرید اللہ خان مروت**

سال 2006ء میں ندائے خلافت کے 47 شمارے شائع ہوئے۔ ان میں سے 45 عام شمارے جبکہ دو خصوصی شمارے تھے۔ خصوصی شماروں میں سے ایک ''خواتین نمبر'' تھا اور دوسرا ''تحفظ حقوق نسواں بل'' پر مبنی تھا۔ ان شماروں میں مختلف عنوانات کے تحت شائع ہونے والے مضامین' دیگر تحریروں اور تنظیم اسلامی کی دعوتی سرگرمیوں کا مفصل اشاریہ پیش کیا جا رہا ہے۔ اس اشاریہ میں 'الھدیٰ'، ''فرمان نبوی ﷺ' اور تفہیم المسائل کی تفاصیل شامل نہیں ہیں۔ اس سال ''الھدیٰ'' کے تحت محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے درس قرآن کے سلسلہ میں سورۃ النساء کی آیت 85 سے آخر تک اور سورۃ المائدہ کی ابتدا سے لے کر آیت 41 تک کی تشریح شائع ہوئی۔ تفہیم المسائل کا کالم بھی مسلسل شائع ہوتا رہا۔ آخر میں یہ وضاحت کہ اشاریہ کے ہر موضوع کی ابتدا میں جو ہندسہ دیا گیا ہے' وہ نمبر شمار نہیں' شمارہ نمبر ہے۔ (ادارہ)

سرورق کے منتخب شہ پارے

سرورق کے صفحۂ اوّل پر مشاہیر کی تحریروں سے اخذ کردہ منتخب شہ پاروں کی فہرست

شمارہ	عنوان	مصنف
1	قرآن سے شغف زندگی کا حاصل ہے	مولانا محمد یوسف اصلاحیؒ
2	اسلام' جہاد اور قربانی	مولانا ابوالکلام آزادؒ
3	ظاہر و باطن کی یکسانیت	مولانا محمد الحسنیؒ
4	ایمان: ایک عظیم قوت	علامہ یوسف القرضاوی
5	روم جل رہا تھا اور نیرو بانسری بجا رہا تھا	تنظیم اسلامی پاکستان
6	بالآخر مسلمان کامیاب ہوں گے	مولانا ابوالکلام آزادؒ
7	باطل نظام ہائے زندگی اور اخلاقی بگاڑ	سید قطب شہیدؒ
8	نبی اکرم ﷺ کا خصوصی اسوہ	ڈاکٹر اسرار احمد
9	تاریخ اسلام کا سب سے بڑا المیہ	مولانا ابوالحسن علی ندویؒ
10	بے حسی اور بے حمیتی کی انتہا!	تنظیم اسلامی پاکستان
11	پاکستان کی اصل اساس	ڈاکٹر اسرار احمد
12	یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے	الشیخ عمر تلمسانی
13	شاہ کلید	سید ابوالاعلیٰ مودودی
14	محبت رسول ﷺ کا تقاضا	مولانا محمد یوسف بنوریؒ
15	انسان کامل ﷺ	ڈاکٹر محمد طاہر فاروقی
16	ایمان کی لذت	سید قطب شہیدؒ
17	''وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ''	ڈاکٹر اسرار احمد
18	قرآن حکیم: کامل آئین زندگی	ڈاکٹر طاہر فاروقی
19	عقیدۂ توحید پر ایمان کے تقاضے	سید قطب شہیدؒ
20	شکر	شیخ علی طنطاویؒ
21	علوم جدیدہ کو ''مسلمان'' بنایا جائے	مولانا شہاب الدین ندوی
22	خطرناک فتنہ	ڈاکٹر محمد رفیع الدین
23	امریکہ اور آزادیٔ نسواں	فریدہ شبیر
24	کامیابی کا راستہ	مفتی عبدالرحمٰن خان (مرحوم)
25	درست رویہ	مولانا صدر الدین الرفاعی
26	سنت اللہ کے نتائج	سید قطب شہیدؒ
27	ایمان و یقین کی کمزوری کا نتیجہ	محمد موسیٰ بھٹو
28	دشمن نہیں بدلتے!	سید قطب شہیدؒ
29	پاکستان کی بقا کی بنیاد: اسلام	ڈاکٹر اسرار احمد
30	جشن آزادی اور ہم؟	تنظیم اسلامی پاکستان
31	جسے تم دین سمجھتے ہو بے دینی ہے	مولانا محمد یوسف بنوریؒ
32	خطرناک مشن	اسرار عالم
33	مذہب اور اخلاق	رشید احمد صدیقی
34	رمضان المبارک کی آمد پر حضورؐ کا ایک خطبہ	مولانا منظور نعمانی
35	طاقتور' باخبر' صالح اور مصلح مسلمان	ابوالحسن علی ندوی
36	صیام و قیام رمضان کا مقصد	ڈاکٹر اسرار احمد
37	امر الٰہی کی تعمیل کا نام روزہ ہے	مولانا ابوالحسن علی ندوی
38	روزہ کی حقیقت	حبیب الرحمٰن زاہد
39	قیام پاکستان کا مقصد	پروفیسر سمتھ
40	اللہ تعالیٰ کا اٹل قانون	میاں محمد افضل
41	اسلام اور جاہلیت	سید قطب شہیدؒ
42	اسلام یا جاہلیت	سید قطب شہیدؒ
43	ایک انتہائی غیر منصفانہ پروپیگنڈا	مولانا محمد تقی عثمانی
44	ایمان محرک جنگ ہے	نعیم صدیقی
45	ہمارا کام: فرض کی ادائیگی	ابوالکلام آزاد
46	ایک منظم تحریک کی ضرورت	سید قطب شہیدؒ
47	قربانی کی اصل روح	ڈاکٹر اسرار احمد

اداریہ

حالات حاضرہ پر ادارے کی طرف سے تحریر کردہ اداریوں کی تفصیل ان میں سے اکثر و بیشتر اداریے تنظیم اسلامی کے ناظم نشر و اشاعت جناب ایوب بیگ مرزا نے تحریر کئے۔

1۔ 25 دسمبر (اسلام میں شخصیات کے دن منانے کی کوئی گنجائش نہیں)

2۔ فریضہ نہی عن المنکر

3- امریکی بربریت اور صدر مشرف
4- صدر مشرف کی مایوسی
5- مرحبا! حرکۃ المقاومۃ الاسلامیہ (فلسطینی انتخابات میں حماس کی جیت)
6- فرنگ کی رگ جاں پنجۂ یہود میں ہے
7- اس مردِ خدا سے کوئی نسبت نہیں تجھ کو (توہین آمیز خاکوں پر پاکستان کی بے حسی)
8- ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی (لاہور میں احتجاج کے دوران توڑ پھوڑ)
9- بش کی آمد (بش کا دورۂ پاکستان)
10- آزمودہ را آزمودن جہل است (بش کا دورۂ جنوبی ایشیا)
11- صبح کا بھولا..... (امریکا بھارت نیوکلیئر معاہدے سے پاکستان کو دھچکا)
12- مذہبی سیاسی جماعتوں کے لئے لمحۂ فکریہ!
13- ارتداد (عبدالرحمٰن افغانی کا قبول عیسائیت)
14- ربیع الاوّل اور ہم
15- اختتام یا آغاز (کراچی میں بدترین دہشت گردی)
16- ہم اور ہمارا دین۔ چند لمحات فکریہ!
17- خواتین نمبر (اشاعت خصوصی)
18- میثاق جمہوریت
19- دوستی سے غلامی تک (پاکستان کی خارجہ پالیسی کا تجزیہ)
20- تعلیم کا قبلہ درست کریں!
21- رہے نام اللہ کا!
22- فَتَرَبَّصُوْا کی صدا (مسلمانوں کی حالت زار)
23- انرجی وار (شنگھائی تعاون تنظیم کی حیثیت)
24- حدود آرڈیننس
25- جس کا کام اسی کو ساجھے (لندن میں اے آر ڈی کا اجلاس)
26- خونِ مسلم کی ارزانی اور ''Dor more!'' کی تکرار
27- امت مسلمہ: جسد سنگ و خشت
28- دو سوال (مسلم حکمرانوں سے)
29- پاکستان کا مطلب کیا؟
30- نصر من اللہ و فتح قریب (حزب اللہ کی اسرائیل پر فتح)
31- بُعد المشرقین (پاکستان اور پیپلز پارٹی)
32- اسی میں سب کا بھلا ہے!
33- آپ بھی..... ذرا سوچئے؟ (میڈیا پر ''ذرا سوچئے'' کی رٹ)
34- مشتری ہوشیار باش (تحفظ حقوق نسواں بل)
35- وقت فرصت ہے کہاں..... (پوپ بینی ڈکٹ کا گستاخانہ خطاب)
36- رویت ہلال (عید پر اختلافات)
37- کتاب اور الکتاب (پرویز مشرف کی کتاب پر تبصرہ)
38- ریت کا گھروندہ (کشمیر میں آفتِ ناگہانی)
39- عید کا پیغام (پاکستانی قوم کے نام)
40- آہ کو چاہئے اک عمر اثر ہونے تک (باجوڑ ایجنسی میں مدرسہ پر بمباری)
41- سانحہ باجوڑ: ہم سب شریک جرم ہیں
42- وہی تو کافر، ظالم اور فاسق ہیں (آئین میں غیر اسلامی تبدیلی)
43- تحفظ حقوق نسواں بل (خصوصی ایڈیشن)
44- بالغ نظری (مڈٹرم انتخابات میں بش کی شکست)
45- سولہ دسمبر (مشرقی پاکستان میں افواج پاکستان نے ہتھیار ڈال دیئے)
46- خوش تو ہم بھی ہیں جوانوں کی ترقی سے مگر
47- 2006ء فیصلہ عوام کریں

گوشۂ اقبال

گوشہ اقبال کے تحت کلام اقبال کی تشریح پر مبنی (42 تا 84) 46 اقساط شائع ہوئیں۔

جو بالِ جبریل حصہ دوم..... چھٹی غزل تا اڑتالیسویں غزل پر مشتمل ہیں۔
البتہ شمارہ نمبر 11 میں عزیر احمد صدیقی کی تشریح پر مشتمل اقبال کی نظم تقدیر (ابلیس و یزداں) شائع کی گئی۔

منبر و محراب

ندائے خلافت کا مستقل سلسلہ منبر و محراب امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید صاحب کے خطبہ جمعہ کی تلخیص پر مشتمل ہے۔ آپ یہ خطبہ مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں دیتے رہے ہیں۔ اس سال زیادہ تر خطبات امیر تنظیم نے دیئے ' تاہم کسی شدید مصروفیت کے باعث اُن کی عدم موجودگی میں بانیٔ تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب 'شاہد اسلم صاحب' ڈاکٹر عارف رشید صاحب اور حافظ عاطف وحید صاحب نے یہ خطبات دیئے۔

1-	نبی اکرم ﷺ کے لئے تسلی کا پیغام اور ابوجہل کے لئے سخت وعید	حافظ عاکف سعید
2-	سورۃ القدر: قرآن حکیم کی عظمت اور فضیلت کا بیان	حافظ عاکف سعید
3-	عید الاضحیٰ اور فلسفۂ قربانی	حافظ عاکف سعید
4-	سورۃ البینہ: بعثت محمدی ﷺ کی ضرورت......	حافظ عاکف سعید
5-	**رواداری اور روشن خیالی کا نعرہ**	(شاہد اسلم)
6-	احوال قیامت کا بیان	حافظ عاکف سعید
7-	نبی اکرم ﷺ کے احسانات	(شاہد اسلم)
8-	امت مسلمہ کے لئے قرآنی لائحہ عمل	حافظ عاکف سعید
9-	سورۃ العٰدیٰت: انسانی ناشکری.....	حافظ عاکف سعید
10-	امت مسلمہ کی زبوں حالی	حافظ عاکف سعید
11-	xxxxxxxx	
12-	xxxxxxxx	
13-	''جوامع القرآن'' کا مشن	ڈاکٹر اسرار احمد
14-	نبی اکرم ﷺ کی شانِ رحمت	حافظ عاکف سعید
15-	xxxxxxxx	
16-	قرآن حکیم کی عظیم ترین سورت: سورۃ الحدید	ڈاکٹر عارف رشید
17-	خواتین نمبر (اشاعت خصوصی)	
18-	اسلام اور ایمان میں فرق	ڈاکٹر اسرار احمد
19-	کیا میثاق جمہوریت پاکستان کے جملہ مسائل کا حل ہے؟	ڈاکٹر اسرار احمد
20-	ایمان حقیقی کے حصول کے ذرائع	ڈاکٹر اسرار احمد
21-	سورۃ التغابن: مباحث ایمان کے ضمن میں قرآن حکیم کی جامع سورت	حافظ عاکف سعید
22-	یوم جمعۃ المبارک: فضیلت و اہمیت	حافظ عاطف وحید
23-	ایمان کا حاصل: توکل علی اللہ	حافظ عاکف سعید
24-	جہاد فی سبیل اللہ	ڈاکٹر اسرار احمد
25-	جہاد و قتال: مفہوم و ذرائع	ڈاکٹر اسرار احمد
26-	اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت	حافظ عاکف سعید
27-	اسرائیلی بربریت اور امت مسلمہ کی بے حسی	حافظ عاکف سعید
28-	xxxxxxxx	
29-	xxxxxxxx	
30-	جہاد فی سبیل اللہ کی پہلی منزل	ڈاکٹر اسرار احمد
31-	مال اور اولاد کی محبت	حافظ عاکف سعید

نمبر	عنوان	مصنف
32	تقویٰ، اطاعت اور انفاق فی سبیل اللہ	حافظ عاکف سعید
33	نفاق کی حقیقت اور اس کے درجات	حافظ عاکف سعید
34	منافقین کا طرزِ عمل	حافظ عاکف سعید
35	منافقین کا کردار	حافظ عاکف سعید
36	xxxxxxxx	
37	نبی اکرم ﷺ کی اطاعت سے گریز	حافظ عاکف سعید
38	دن کا روزہ، رات کا قیام	حافظ عاکف سعید
39	xxxxxxxx	
40	اسلام پر پوپ کے تازہ حملے کے مضمرات	ڈاکٹر اسرار احمد
41	سانحہ باجوڑ: ایک قومی سانحہ	حافظ عاکف سعید
42	مرضِ نفاق کا علاج	حافظ عاکف سعید
43	xxxxxxxx	
44	قرآن حکیم کا پیغام(i)	حافظ عاکف سعید
45	قرآن حکیم کا پیغام(ii)	حافظ عاکف سعید
46	قرآن حکیم کا پیغام(iii)	حافظ عاکف سعید
47	قرآن حکیم کا پیغام(iv)	حافظ عاکف سعید

تاریخ تحریکات احیائے اسلام (قسط 118 تا 127)

قسط وار سلسلے تاریخ تحریکات احیائے اسلام کے مضامین کی فہرست۔ یہ مضامین معروف محقق سید قاسم محمود نے تحریر کئے۔

1- شیخ عمر تلمسانیؒ
2- شیخ عمر تلمسانیؒ کی جدوجہد
3- جسٹس عبدالقادر عودہ شہیدؒ
4- سید حامد ابوالنصر
5- سنوسی تحریک: قائدین کا تعارف
6- سنوسی تحریک کے مقاصد اور اثرات
7- سنوسی تحریک کے اثرات
8- سوڈان کی مہدیہ تحریک
9- سوڈان اسلامائزیشن کی راہ پر
10- ڈاکٹر حسن ترابی

صلیبی جنگوں کی تاریخ (قسط 1 تا 34)

اس سلسلہ کے تحت شائع ہونے والے مضامین بھی سید قاسم محمود نے لکھے

12- صلیبی جنگوں کی تاریخ
13- صلیبی جنگوں کا بانی: پطرس
14- صلیبی جنگوں کے وقت عالم اسلام کے حالات
15- دنیائے اسلام کی حالتِ زار
16- عیسائیوں کی باہمی لڑائیاں
17- xxxxxx
18- صلیبی قافلوں کی روانگی
19- انطاکیہ پر صلیبیوں کا قبضہ
20- بیت المقدس پر صلیبی یلغار
21- بیت المقدس پر صلیبیوں کا قبضہ
22- صلیبی جنگوں سے پہلے
23- اتارب اور حارم کی بازیافت
24- بعلبک شہر پر مسلمانوں کا قبضہ
25- عماد الدین زنگی کی شہادت
26- دوسری صلیبی جنگ اور نورالدین زنگی
27- نورالدین زنگی کی فتح دمشق
28- مصر کا محاذ کھلنے سے پہلے
29- رسول کریم ﷺ کی بشارت
30- صلیبی جنگ مصر میں
31- فاطمی وزیر شاور کی غداری
32- صلیبی جنگ مصر و فلسطین میں
33- نورالدین زنگی کا آخری معرکہ
34- صلاح الدین ایوبی
35- مصر پر صلاح الدین کا اقتدار
36- روضۂ رسول اللہ کو تباہ کرنے کا ناپاک عزم
37- حطین کا فیصلہ کن معرکہ
38- یروشلم کی فتح سے پہلے
39- صلاح الدین ایوبی کی معرکہ آرا تقریر
40- بیت المقدس کی فتح کے بعد
41- صلیبیوں کی جنگی تیاریاں
42- صلیبی بادشاہوں کی باہمی چپقلش
43- xxxxxxxx
44- تیسری صلیبی جنگ
45- یافہ کا آخری معرکہ
46- چوتھی صلیبی جنگ کا آغاز
47- صلیب و ہلال کے آخری معرکے

یادوں کی تسبیح (قسط 15 تا 26)

یادوں کی تسبیح کے عنوان سے بزرگ رفیق تنظیم قاضی عبدالقادر کی تحریکی یادداشتیں 12 اقساط (شمارہ 15 تا 26) میں شائع ہوئیں

کالم آف دی ویک

ممتاز قومی روزناموں سے اخذ کردہ منتخب معیاری کالموں کی فہرست

نمبر	عنوان	کالم نگار
1	حج کی فضیلت	چودھری محمد اسلم سلیمی
2	کیا نماز کا طریقہ اختلافی ہے؟	خورشید ندیم
3	صدر مشرف کے لئے ایک چیلنج	ارشاد احمد حقانی
4	خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں	بریگیڈیئر (ر) حامد سعید اختر
5	میراتھن ریس یا مغربی کلچر؟	اظہر اقبال حسن
6	رن لاہور رن	جاوید چودھری
7	اسامہ بن لادن کی نصیحت	سرور منیر راؤ
8	''ہولوکاسٹ'' اور مغربی آزادیٔ صحافت	آصف محمود ایڈووکیٹ
9	قوت اور مذہب کا تصادم	حافظ سجاد قمی
10	ہمدردی کا سفر یا انسانیت کا قاتل	اسماء راشد
11	ایک منٹ چودہ سیکنڈ	جاوید چودھری
12	مغرب سے مکالمے کی ضرورت	مولانا زاہد الراشدی

13۔	دوخبریں.....ایک تاثر	محمد اسماعیل ریحان
14۔	اسلام اور دورِ حاضر کے مسائل (i)	عبدالرشید ارشد
15۔	اسلام اور دورِ حاضر کے مسائل (ii)	عبدالرشید ارشد
16۔	سانحۂ نشتر پارک: ایک طویل سازش	یاسر محمد خان
17۔	xxxxxxx	
18۔	اشتہاریات اور سماجی اقدار	ڈاکٹر محمود غزنوی
19۔	اس کاخ فقیری کے آگے	سید عبدالناصر ترمذی
20۔	کیا اسلامی ریاست کے قیام کی جدوجہد نادرست ہے؟	محمد احمد حافظ
21۔	وائلڈ لائف پارک	عباس اطہر
22۔	میٹھا زہر	اوریا مقبول جان
23۔	مسئلہ وزیر تعلیم کی تعلیم و تربیت کا	رفیق ڈوگر
24۔	حقوق نسواں	انور غازی
25۔	بڑے گھر والے	جاوید چوہدری
26۔	حدود اسلامی کا تحفظ اور ہماری ذمہ داریاں	عبدالقدوس محمد
27۔	تشنگی	عرفان صدیقی
28۔	او آئی سی کون سی توپ چلا لے گی؟	آصف محمود
29۔	آتش بازی	مظہر اقبال
30۔	حزب اللہ کی فضائی قوت؟	ایاز میر
31۔	حدود آرڈیننس اور اس میں ترامیم	قاری محمد حنیف جالندھری
32۔	28 رجب: یوم سقوطِ خلافت	خورشید احمد گنگوہی
33۔	ایک مسجد کا سوال	حسن نثار
34۔	حدود آرڈیننس میں مجوزہ ترامیم	حافظ حسن مدنی
35۔	نائن الیون اور ڈاکٹر اسٹیون	عطاء الحق قاسمی
36۔	ہم نے ایٹم بم کیسے بنایا؟	جنرل (ر) زاہد علی اکبر خان
37۔	خودنوشت	اوریا مقبول جان
38۔	پاکستان.....خطرے کے نشان کے آگے	عطاء الحق قاسمی
39۔	سالگرہ یا برسی؟	عرفان صدیقی
40۔	کھلے عام عبادت کرنا منع ہے!	آصف محمود
41۔	ہمارا گھناؤنا کردار	جاوید چودھری
42۔	خطیب العصر ملا ٹونی بلیئر	ہارون الرشید
43۔	حدود ترمیمی بل کیا ہے؟	مولانا محمد تقی عثمانی
44۔	تیسری جنگ عظیم	حامد میر
45۔	کون کہتا ہے.....؟	عرفان صدیقی
46۔	کیا کرپشن محض مالی بے ضابطگی کا نام ہے؟	جاوید چودھری
47۔	چالیس پاروں والی سوچ	عرفان صدیقی

انگریزی مضامین

1.	Islam: Enlightened or Enlightening	Dr. Muhammad Raza
2.	xxxxxx	
3.	Long live Pakistan Under the US bombing Raids	Abid Ullah Jan
4.	Pounding Pakistan to soften the "High Value Target"	Abid Ullah Jan
5.	An American Endgame(I)	Gulbadin Hikmat Yar
6.	An American Endgame(II)	Gulbadin Hikmat Yar
7.	Don't Be fooled This Isn't An Issue of Islam versus Secularism	Robert Fisk
8.	Why American will reap the worst in Iran	Abid Ullah Jan
9.	Karzai: Voicing His masters' threat	Abid Ullah Jan
10.	History in Quran's light	Prof. Muhammad Rafi
11.	Fallujahs of General Musharraf in the Making	Abid Ullah Jan
12.	In Pakistan re.inventing Huitzilopochtli?	Dr. Haider Hehdi
13.	Consequences of an Independent Baluchistan	Frederic Grare
14.	Insulting Pakistan the US Way	Tariq Jan
15.	Islamic Khilafah-Reconsidered	Dr. Absar Ahmad
16.	Dead Cities	Chris Floyd
17.	xxxxxxxx	
18.	The Re-emergence of the Cold War	F.H. Knelman Ph.D
19.	Failed State? Yes, for Other reasons	Abid Ullah Jan
20.	Bush Has His Hand in the Monkey Trap	Abid Ullah Jan
21.	Zarqawi's Death and Beyond	Robert Fisk
22.	An Appeal to Silant Academics	Abid Ullah Jan
23.	The Final Crusade	Abid Ullah Jan
24.	The Islmic Khilifah System	Dr. Ibsar Ahmad
25.	North Korea and the Vanishing American Empire	Mike Whitney
26.	Remaking the World Through Terrorism	Abid Ullah Jan
27.	Will American Assassinate General Musharraf?	Abid Ullah Jan
28.	xxxxxx	
29.	Greater Israel: Does It Make Sens Now?	Abid Ullah Jan
30.	Fake Terror Plot Upon Plots	Abid Ullah Jan
31.	General Musharraf's Hand in the New Terror Plot	Abid Ullah Jan
32.	Go Back Seven Centuries, not Just Three Dayes in History	Abid Ullah Jan
33.	Going to War with the leaders you have	Mike Whitney
34.	Islam and the Question of Land Reform	Izzud-Din Pal
35.	How to Ensure Justice for all	Raja Muh. Irshad
36.	A Terror Suspect's Mentor	Stewart Bell
37.	The Achievements of the Islamic Revivalist Struggle and the Main Task Ahead	Stewart Bell
38.	Call for Pope's Apology are Meaningless and Irrelevant	Abid Ullah jan
39.	The Great Experiment	Uri Avnery
40.	Mile by Miles, Afghan Quagmire is Expanding.	Abid Ullah Jan
41.	xxxxxx	
42.	Essence of Islamic Thought	Dr. Israr Ahmad
43.	xxxxxx	
44.	An Interview with Dr. Israr Ahmad	
45.	The Absurdity of it All	Joe Klein
46.	Saudis and Iran Prepare to do battle over corpse of Iraq	Philip Sherwell
47.		

متفرق مضامین

مختلف دینی، علمی، اصلاحی، تاریخی اور دیگر متفرق موضوعات پر شائع شدہ مضامین کی فہرست

مضمون	مصنف
2۔ قرآن حکیم اور عصر حاضر	محمد فاروق
4۔ حکمراں ہے اک وہی.....	محمد حسین
خدا مغفرت کرے عجب "آزاد محترمہ" تھی	ایوب بیگ مرزا
مہتمم جامعہ مدنیہ (کریم پارک) مولانا رشید میاں سے امیر تنظیم اسلامی جناب عاکف سعید کی ملاقات	
اصل خوشی تو خوشیاں بانٹنے میں ہے!	فرید اللہ مروت
5۔ ماہ محرم کی شرعی حیثیت	عبدالرشید عراقی
6۔ حسن فیشن میں نہیں سیرت و کردار میں ہے	مس قریشی
7۔ ماہ محرم الحرام: اہمیت اور فضیلت	شاہدہ نظام
9۔ اسلامی انقلاب کے لئے منظم تحریک چلائی جائے	محبوب الحق عاجز
10۔ ظلم سہنے سے بھی ظالم کی مدد ہوتی ہے	کامران بن زاہد اعوان
انسانی بے بسی آرام و آسائش بھول چکی تھی!	راجہ محمد داؤد خان
11۔ کیا ہم نے آزادی کی قدر و قیمت کو پہچانا ہے؟	شیخ عمر فاروق
مسلمان اور اسلام	سردار اعوان
ایوان اقتدار کے غلط فیصلے اور فوج	کنور انتظار محمد خان
12۔ کیا ذات رسالت مآبؐ پر تنقید برداشت کی جا سکتی ہے؟	محمد احمد حافظ
محبت مجھے اُن جوانوں سے ہے	محمد سمیع
اسلام میں مطلوب عقیدہ و کردار	رشید عمر
یورپ کی "روشن خیالی"	سید افتخار احمد
13۔ رسول اکرم ﷺ کی خانگی زندگی اور ہم	میاں عامر ایڈوکیٹ
محبت رسول ﷺ کا تقاضا	ترتیب: حافظین
14۔ خلفائے راشدین کا تصور حکومت	قاضی عبدالقادر
15۔ انسان حاکم نہیں خلیفہ ہے!	رحمت اللہ بشر
لو ہم بھی چلے ایریشن تھیٹر!	قاضی عبدالقادر
ٹی وی والشکارا	ابراہیم فتح
لفظ "آزادی" کا فریب	سردار اعوان
16۔ تعلیمی پسماندگی، اصلاح احوال کی ضرورت	محمد یونس جنجوعہ
ملت اسلامیہ کی حالت زار	ایک خاتون
نفس لوامہ	شازیہ کامران
صدر بش کی شخصیت پر ایک نظر	سردار اعوان
17۔ خواتین نمبر: [حقیقت ہستی، حقوق و فرائض، شرعی پردہ، تہذیب حاضر، تعمیر کردار، گوشۂ تنظیم، انٹرویوز، دعوت فکر، قرآن اور سائنس، تذکرہ صحابیات، تعلیم اور نصاب، مسائل و احکام، انتخاب، متفرقات، کچن کارنر وغیرہ]	
18۔ مروجہ تصوف کی سند	چوہدری افضل حق
دلچسپ و عجیب حقائق	وسیم احمد
تورانی یہودی	خادم حسین انصاری
19۔ اختلافات اور ان کا حل	حافظین
کتاب "فغانِ درویش" پر تبصرہ	محمد یونس جنجوعہ
20۔ خلفائے راشدین کا تصور بیت المال	قاضی عبدالقادر
اسلامی قلعہ خطرے میں	صباحت موسیٰ
22۔ سیکولرازم کا پس منظر	ثمن احسان
ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں	محمد یونس جنجوعہ
ایڈیٹر کی ڈاک	
23۔ کیا عورت مظلوم ہے؟	محمد خالد حمید
24۔ تہذیبوں کا تصادم اور اکبر الہ آبادی کی شہادتیں	شاہنواز فاروقی
ایڈیٹر کی ڈاک	
25۔ عصبیتوں سے پاک جمہوری حکومت	قاضی عبدالقادر
ایک چشم کشا، ہوش ربا خبر	
بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے	مسز عارف اورکزئی
26۔ استاد کی قدر و منزلت	صاحبزادہ عماد الدین صدیقی
فکر معاش اور اس کا علاج	حافظین
27۔ مروجہ محافل قراءت اور مظلوم قرآن	قاری مجیب الرحمٰن
فکری انتشار	شکیل احمد
28۔ انکار سنت یا انکار رسالت؟ (i)	ڈاکٹر اسرار احمد
کیا آج کا مرد ایک کامیاب مرد ہے؟	عذرا فاطمہ
حج و عمرہ پر جانے والوں کے لئے ہدایات	محمد یونس جنجوعہ
29۔ انکار سنت یا انکار رسالت؟ (II)	ڈاکٹر اسرار احمد
فضائے بدر پیدا کر.....	بنت زاہد
تبصرہ کتب	محمد یونس جنجوعہ
30۔ غم نہ کر	بنت الیقین
بے شک فجر کے قرآن کی گواہی دی جائے گی	محمد سمیع
قرآن حکیم کی روشنی پھیل رہی ہے	محمد اسلم
31۔ کراچی میں تنظیم اسلامی کی تشکیل	قاضی عبدالقادر
32۔ نفاذ اسلام کے لئے علمائے کرام کے بائیس نکات	
زوال بندہ مومن کا بے زری سے نہیں	رفیقہ تنظیم اسلامی
فتنۂ مال کے نتائج	محمد سمیع
نو بیاہی دلہن کا ایمان افروز مکالمہ	محمد بن عبدالرشید رحمانی
33۔ بغض و کینہ	رفیقہ تنظیم
مدیر ندائے خلافت کے نام خط	شوکت علی
35۔ نیکیوں کا موسم بہار	محمد یونس جنجوعہ
رڈلے سے مریم تک	عتیق الرحمٰن صدیقی
36۔ عظمتوں اور برکتوں والا مہینہ	حافظ عاکف سعید
اعتماد سازی	محمد سمیع
جہاد و قتال فی سبیل اللہ	اہلیہ ڈاکٹر رفیع الدین
37۔ روزہ اور ضبط نفس	شیخ عمر فاروق
غیرت سے محروم شخص پر جنت حرام ہے	رفیقہ تنظیم
38۔ رمضان المبارک کو قیمتی بنائیے!	شیخ عمر فاروق
39۔ دعوت حق کا مشن	محمد حسین
عید الفطر: فرزندان توحید کا عظیم الشان تہوار	تسنیم احمد
40۔ نفاذ دین کی جدوجہد کرنے والوں کے اوصاف	محمد حسین
اسلامی انقلاب اور سیاسی شعور	عرفان اصغر فانی
زبان کا استعمال	انجینئر غلام مصطفیٰ

شمارہ	عنوان	مصنف
41	سالانہ اجتماع کے مقاصد	ڈاکٹر اسرار احمد
	تنظیم اسلامی: اصولی' اسلامی' انقلابی جماعت	ابن غلام مصطفیٰ
	دورہ ترجمۃ القرآن نے لوگوں کی زندگیاں بدل دیں!	محبوب الحق عاجز
42	بہتر مسلمان اور اچھا انسان بننے کی طرف میرا پہلا قدم	ڈاکٹر عبدالمجید
43	تحفظ حقوق نسواں بل	
44	''میری آخری منزل'' نامی کتاب سے چند اقتباسات	سردار اعوان
	سرڈیوڈ رام دین کا ''فکر انگیز'' خطاب	ابو اکرام
	تزکیہ طبیعت	رشید ارشد
	تین دن کی بستی برائے نظام الدین	مختار حسین فاروقی
45	قرض حسنہ کی ترغیب اور سود کی حرمت	عبدالودود
	اخلاق حسنہ اور اس کی بنیادیں	رشید ارشد
	تعلیم و تدریس اور کردار سازی	عتیق الرحمن صدیقی
47	صوبائی خودمختاری کا مسئلہ	ڈاکٹر اسرار احمد
	عیدالاضحیٰ اور قربانی	محمد یونس جنجوعہ
	علم الاسماء کیا ہے	رشید عمر

حالات حاضرہ

متفرق موضوعات پر حالات حاضرہ کے حوالے سے شائع ہونے والے مضامین کی فہرست

شمارہ	عنوان	مصنف
1	کالا باغ ڈیم تنازعہ' علاج اس کا وہی آب نشاط انگیز ہے ساقی	محبوب الحق عاجز
	کون سا آئین اور کیسی ضمانت	وسعت اللہ خان
2	حکمرانوں کی منزل مقصود	محمد موسیٰ بھٹو
5	تب کیا ملا؟	وسعت اللہ خان
6	سانحہ باجوڑ' امریکہ اور نیا عالمی نظام	محبوب الحق عاجز
7	اظہار رائے کی آزادی یا تہذیبوں کا تصادم	محبوب الحق عاجز
	خدارا! فحاشی اور عریانی پھیلا کر نسل کشی نہ کیجئے!	عبدالمجیب
8	توہین آمیز کارٹونوں کی اشاعت (i)	سید افتخار احمد
	نصاب تعلیم میں تبدیلی	ڈاکٹر طاہرہ ارشد
9	توہین آمیز کارٹونوں کی اشاعت (ii)	سید افتخار احمد
	ڈنمارک کی مصنوعات کے بائیکاٹ کی اپیل	رعنا ہاشم خان
11	جرم ضعیفی کی سزا	محمد سمیع
12	پاکستان کی ''شفاف جمہوریت''	وسعت اللہ خان
14	کیا جمہوریت ہمارا مستقبل ہے؟	سردار اعوان
	امت مسلمہ کی حالت زار	بنت خالد رحیم
15	مذاہب کے درمیان ہم آہنگی	ڈاکٹر اسرار احمد
	این جی اوز کی مذموم سرگرمیاں	ایوب بیگ مرزا
	مسلح افواج میں اسلام کے خلاف تحریک	سید شعیب حسن
18	دوزخ تیرے قبضے میں ہے جنت تیرے گھر کی	بنت امید
19	قیام خلافت کی جنگ	سردار اعوان
	جماعت الدعوۃ پر امریکی پابندی	وسیم احمد
20	کیا قرآن وسنت ہماری قانون سازی کا بنیادی ذریعہ ہے؟	محمد سمیع
	رہبر! شکوہ ارباب وفا بھی سن لو!	ایک خاتون
21	فحاشی وعریانی کا سیلاب	بنت زاہد
	....اور اسلامیات کا ''بوجھ'' اتار پھینکا گیا	ڈاکٹر طاہرہ ارشد
	بجٹ (2006ء۔ 2007ء) پر ایک نظر	وسیم احمد
	پاکستان اسٹیل مل کی نجکاری	بنت امید

شمارہ	عنوان	مصنف
22	عالمی حالات اور حقیقت توبہ	ابوکلیم نبی محسن
	جرنیلوں کی فتح	عرفان حسین
23	زاویہ فکر	محمد سمیع
	ملک دشمن سرگرمیاں	محمد یونس جنجوعہ
24	صومالیہ: اسلامی قوتوں کی شاندار کامیابی	محبوب الحق عاجز
	دل' دماغ اور ڈالر	انعام خواجہ
26	صدر پرویز مشرف کے نام کھلا خط	بنت زاہد
27	لبنان پر اسرائیلی جارحیت	محبوب الحق عاجز
	ام یوسف کے آنسو	ڈاکٹر طاہرہ ارشد
28	لاشوں کے سوداگر	شہباز ہندی
	کیا ہم جنگ کے لئے تیار ہیں	نجیب صدیقی (مرحوم)
29	آزادی یا غلامی	شیخ عمر فاروق
30	وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا	ابوالحسن
31	کس قیامت کے یہ نامے میرے نام آتے ہیں۔	محمد سمیع
	اسیر کس نے کیا ہے گلوں کی خوشبو کو	محبوب الحق عاجز
32	تعلیم کی خشت اول	عتیق الرحمن صدیقی
33	اجتہاد: اعتدال کی راہ کیا ہے؟	مولانا زاہد الراشدی
34	کھیت تمہارے بیج ہمارے	ابرار حسین
	جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے!	محمد سمیع
35	عورتوں کی آزادی	ڈاکٹر طاہرہ ارشد
36	مساجد میں لاؤڈ سپیکر پر پابندی	محمد یونس ایڈووکیٹ
37	اس عاشقی سے عزت سادات بھی گئی	محمد سمیع
	توہین رسالت ﷺ	یاسمین مظہر
	جنرل پرویز مشرف کے امریکی خیالات اور پاکستان	مرزا ندیم بیگ
38	جنگ اور صلح فوجی انداز کی	ایاز میر
	سرکاری خودداری..... آخر ہوا کیا ہے؟	وسعت اللہ خان
39	پتھر کے زمانے میں پہنچانے کی امریکی دھمکیاں	مرزا ندیم بیگ
40	آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی	سردار اعوان
	آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ....	محمد سمیع
41	امریکہ اور برطانیہ کا اعتراف شکست	مرزا ندیم بیگ
42	سانحہ باجوڑ: حقیقت کیا ہے؟	بنت زاہد
	عصمت دری..... تعزیر فطرت	آصف علی
	شیخ رشید احمد کا یوٹرن یا.....؟	محمد سمیع
43	تحفظ حقوق نسواں بل کا مکمل متن	
	تحفظ نسواں بل یا نظریات کا تصادم	محمد حنیف جالندھری
	حدود ترمیمی بل کیا ہے؟	مولانا محمد تقی عثمانی
	قابل احترام جرم	اوریا مقبول جان
	تحفظ نسواں بل: قرآن وسنت کی عدالت میں	حافظ حسن مدنی
	تحفظ نسواں بل: ایک نظر میں	ابوعبدالمعز
45	پاکستان کا روشن چہرہ	سردار اعوان
46	''تحفظ نسواں بل'' پس پردہ حقائق	جواد حیدر
	تحفظ نسواں ایکٹ اور ایم ایم اے کی مشکلات	ڈاکٹر اسرار احمد
	لادین سیاست اور مومن کا طرز عمل	عتیق الرحمن صدیقی
47	تحریک سے نجات ممکن ہے' مگر	مرزا ندیم بیگ

رودادیں

شمارہ	عنوان	مصنف
3	تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام فحاشی وعریانی کے خلاف ملک گیر مظاہروں کی روداد	وسیم احمد

7- تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام نازیبا کارٹونوں کی اشاعت کے خلاف ملک گیر مظاہرے — وسیم احمد
8- نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی پر خاکوں کی اشاعت' کراچی میں مظاہرہ کی روداد — محمد سمیع
12- تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام "ہماری آزادی حقیقت یا سراب" کے موضوع پر سیمینار — وسیم احمد
13- تنظیم اسلامی کی اجتماع ذمہ داران 2006ء کی روداد — وسیم احمد
18- تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام "اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور شریعت کی بالادستی" کے لئے ملک گیر مظاہروں کی روداد — فرید اللہ مروت
20- "نصاب تعلیم میں نام نہاد روشن خیالی کا پیوند" تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام منعقدہ سیمینار کی روداد — وسیم احمد
29- تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام لبنان پر اسرائیلی جارحیت کے خلاف مظاہرہ — وسیم احمد
42- تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع کی مفصل روداد — فرقان دانس خان
46- تنظیم اسلامی حلقہ خواتین کے سالانہ اجتماع کی روداد — ناظمہ لاہور

انٹرویو

1- وفاقی سیکریٹری تعلیم جناب ساجد حسن کا خصوصی انٹرویو — فرقان دانش خان
23- بے مقصدیت پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ روزنامہ ایکسپریس کا امیر تنظیم اسلامی سے انٹرویو

یاد رفتگان

3- مولانا سید وصی مظہر ندوی (مرحوم) — قاضی عبدالقادر
5- "میری بڑی خالہ" بانی مدیر ہفت روزہ ندائے خلافت کی بیوہ کی وفات پر ایک تاثراتی تحریر — عائشہ بنت اقبال
16- مردِ دعوتِ حق: بھائی عبدالغفور — رؤف اکبر
28- اٹھتے جاتے ہیں میرے دل کو لبھانے والے — محمد سمیع
42- بھائی محمد علی کا سانحۂ ارتحال — رفیق تنظیم

دعوتی سرگرمیاں

پاکستان کے مختلف شہروں اور قصبوں میں پھیلے ہوئے تنظیمی مراکز میں دعوت و اقامت دین کی غرض سے ہونے والی مختلف سرگرمیاں کی فہرست

پنجاب اور کشمیر

1- حلقہ بہاولپور کا سہ روزہ تربیتی و دعوتی پروگرام — محمد بن عبدالرشید رحمانی
2- چشتیاں میں فحاشی اور بے حیائی کے خلاف مظاہرہ — وقار اشرف
3- تنظیم اسلامی لاہور وسطی کا ماہانہ اجتماع — عبدالرحمٰن
حلقہ بہاولنگر اور بہاولپور کا سہ روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام — وقار اشرف
نئے شامل ہونے والے رفقاء سے امیر حلقہ لاہور کی ملاقات — محمد یونس
4- تنظیم اسلامی شاہ پنجو کی ماہانہ شب بیداری — نور محمد لاکھیر
تنظیم اسلامی راولپنڈی کینٹ کی شب بیداری — شکیل احمد
5- حلقہ جنوبی پنجاب کا سہ روزہ دعوتی پروگرام — شوکت حسین
حلقہ جنوبی پنجاب کا خصوصی اجتماع — شوکت حسین
میر پور کا دو روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام — ظفر اقبال
6- امیر تنظیم اسلامی کا دورۂ پھالیہ — مبشر نعیم
اسرہ لیہ کی شب بیداری و ماہانہ خطاب — غلام نبی
7- توبہ اور رجوع الی اللہ کے سلسلے میں دعوتی پروگرام — خرم فروغ
حلقہ لاہور کے منفرد اسرہ جات سے امیر حلقہ کی ملاقات — محمد یونس
جہلم کا دو روزہ اجتماع — رفیق تنظیم
8- امیر تنظیم اسلامی کا دورۂ حلقہ گوجرانوالہ — شاہد رضا
بہاولنگر میں ماہانہ تنظیمی و تربیتی پروگرام — محمد رضوان عزمی
9- حلقہ لاہور کا سبزہ زار سکیم میں دعوتی و تربیتی پروگرام — محمد بن عبدالرشید رحمانی
10- نیو ملتان کے زیر اہتمام شب بیداری — شوکت حسین
اسلام آباد میں دو روزہ دعوتی پروگرام — شاہد ضیاء
امیر حلقہ لاہور کی نئے شامل ہونے والے رفقاء سے ملاقات — محمد یونس
سرگودھا کے زیر اہتمام خواتین کا ماہانہ درس قرآن — اہلیہ ڈاکٹر رفیع الدین
11- سرگودھا میں بسنت کے خلاف مظاہرہ — عبدالخالق
12- تنظیم اسلامی جہلم کے زیر اہتمام ماہانہ درس قرآن — عادل عمران
13- امیر تنظیم اسلامی کا دورۂ بہاولنگر — محمد رضوان عزمی
حلقہ پنجاب جنوبی کا سہ روزہ دعوتی پروگرام — شوکت حسین انصاری
14- راولپنڈی کینٹ کے زیر اہتمام ماہانہ شب بیداری — شکیل احمد
16- لاہور میں دعوتی سرگرمیاں بذریعہ بک سٹال — عاطف عماد
امیر حلقہ لاہور کی نئے رفقاء سے ملاقات — محمد یونس
18- امیر تنظیم اسلامی کا دورۂ میانوالی — بشیر احمد
ناظمہ حلقہ خواتین کا دورۂ فیصل آباد — مسز عبدالرؤف
19- ٹوبہ میں تفہیم دین پروگرام — پروفیسر خلیل الرحمٰن
باغ آزاد کشمیر کا دعوتی پروگرام — محمد اسلم منہاس
سہ روزہ دعوتی پروگرام لیہ — عبدالمجید
میر پور آزاد کشمیر میں شب بیداری پروگرام — افتخار احمد
21- امیر تنظیم اسلامی کا دورۂ جہلم — رفیق تنظیم
میر پور آزاد کشمیر کے زیر اہتمام ماہانہ شب بیداری — ظفر اقبال
23- تنظیم اسلامی سیالکوٹ کا سہ روزہ دعوتی پروگرام — اعجاز عنصر
24- حلقہ پنجاب شمالی کا تعارفی پروگرام — نوید احمد عباسی
اسرہ پھالیہ میں ماہانہ شب بیداری پروگرام — ظفر اللہ خان
حلقہ لاہور کے زیر اہتمام شب بیداری — محمد یونس
تنظیم اسلامی گوجر خان کے زیر اہتمام شب بیداری — ندیم مجید
راولپنڈی کینٹ کا ایک روزہ پروگرام — شکیل احمد
25- تنظیم اسلامی سیالکوٹ میں شب بیداری پروگرام — رفیق تنظیم
امیر حلقہ لاہور کی چمن آباد کے رفقاء سے ملاقات — محمد یونس
26- پنجاب غربی کا سہ روزہ دعوتی اجتماع — حافظ محمد زین العابدین
جماعت اسلامی کا درس اور تنظیم اسلامی کا مکتبہ — کامران بن زاہد
27- فورٹ عباس بہاولنگر میں دورۂ ترجمۃ القرآن — وقار اشرف
عارف والا میں پندرہ روزہ دعوتی اجتماع — محمد اشرف
28- راولپنڈی کینٹ کے زیر اہتمام ایک روزہ دعوتی پروگرام — شکیل احمد
29- وسطی لاہور کا نصف روزہ تربیتی اجتماع — مجیب الرحمٰن
30- امیر حلقہ گوجرانوالہ کا دورۂ پھالیہ — ظفر اللہ خان
پنجاب غربی کا ماہانہ دعوتی پروگرام — میر اصغر علی
بہاولپور کا ماہانہ تنظیمی و تربیتی پروگرام — انجینئر غلام مصطفیٰ
31- میر پور کی ماہانہ شب بیداری — سید محمد آزاد
سیالکوٹ کے زیر اہتمام شب بیداری — اعجاز عنصر
فورٹ عباس کا ماہانہ تنظیمی و تربیتی اجتماع — انجینئر غلام مصطفیٰ
"جنۃ الہٰ" باغ میں دو روزہ دعوتی پروگرام — رفیق تنظیم

32- سیالکوٹ کے زیر اہتمام ایک روزہ فہم دین پروگرام — اعجاز عنصر

ہارون آباد و چشتیاں کا ماہانہ تربیتی اجتماع — انجینئر غلام مصطفیٰ

33- حلقہ بہاولنگر و بہاولپور کے زیر اہتمام مظاہرے کی روداد — محمد اشرف وصی

حلقہ جنوبی پنجاب کا سودی معیشت کے خلاف مظاہرہ — شوکت حسین

امیر تنظیم اسلامی کا دورہ وہاڑی — راؤ محمد جمیل

34- سیالکوٹ کے زیر اہتمام ماہانہ شب بیداری — اعجاز عنصر

حلقہ پنجاب غربی کے مظاہرہ کی روداد — محمد اکرم

بہاولپور و بہاولنگر کا ماہانہ اجتماع — سجاد سرور

حلقہ لاہور میں دورہ ترجمۃ القرآن کے پروگراموں کی تفصیل — محمد یونس

35- سرگودھا میں دس روزہ تفہیم دین پروگرام — محمد طاہر بشیر

فورٹ عباس و ہارون آباد کا ماہانہ اجتماع — انجینئر غلام مصطفیٰ

میرپور آزاد کشمیر کے زیر اہتمام شب بیداری — ظفر اقبال

36- خوشاب و جوہر آباد کا سہ روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام — حافظ محمد زین العابدین

سرگودھا میں سود کے خلاف مظاہرہ — عبدالخالق

37- عارف والا کا ماہانہ دعوتی و تربیتی پروگرام — محمد اشرف

38- امیر تنظیم اسلامی کا دورۂ سیالکوٹ و گجرات — اعجاز عنصر، حسان ادریس

40- جھنگ میں منعقدہ مبتدی تربیت گاہ کی روداد — رانا صبغت اللہ

وہاڑی میں دورہ ترجمۃ القرآن — رفیق تنظیم

42- بہاولپور، ملتان، سیالکوٹ، وہاڑی اور پنڈی گھیب میں دورہ ترجمۃ القرآن کے پروگرام — فرید اللہ مروت

44- مسجد عبدالغنی اندرون لوہاری گیٹ میں دورہ ترجمۃ القرآن — عبدالرؤف اختر

نئے رفقاء سے امیر حلقہ لاہور کی ملاقات — محمد یونس

46- امیر تنظیم اسلامی کا دورہ میرپور آزاد کشمیر — شبیر احمد سلفی

رمضان المبارک 2006ء کے حوالے سے حلقہ لاہور کی سرگرمیاں — محمد یونس

سیالکوٹ کے زیر اہتمام خواتین کا دعوتی پروگرام — رفیقہ تنظیم

سیالکوٹ کے زیر اہتمام شب بیداری — اعجاز عنصر

صوبہ سندھ

1- دورہ ترجمۃ القرآن، تنظیم اسلامی کورنگی، کراچی — قیصر علی

4- حلقہ سندھ زیریں کے تحت توبہ کی منادی پروگرام — رفیق تنظیم

5- امیر حلقہ بالائی سندھ کی منفرد رفقاء سے ملاقات — نصر اللہ انصاری

6- امیر حلقہ بالائی سندھ کا دورہ لاڑکانہ — غلام محمد سومرو

7- حلقہ سندھ زیریں کے زیر اہتمام کراچی میں مظاہرہ — فصیح الرحمٰن

8- نائب ناظمہ علیا صاحبہ کا دورۂ کراچی — ناہید بنت الیقین

حلقہ سندھ زیریں کے زیر اہتمام کراچی میں مظاہرہ — محمد سمیع

9- مبتدی و ملتزم تربیت گاہ (کراچی) — ضیاء القمر

توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف حیدرآباد میں مظاہرہ — محمد سمیع

امیر تنظیم اسلامی کا دورۂ کراچی — محمد سمیع

10- حلقہ سندھ زیریں میں ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی اظہر بختیار خلجی کا خطاب — محمد سمیع

11- امیر تنظیم اور ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی کا دورہ حلقہ بالائی سندھ — نصر اللہ انصاری

حلقہ سندھ زیریں کے اہتمام ماہانہ شب بیداری — محمد سمیع

12- امیر حلقہ بالائی سندھ کا دورہ رحیم یار خان — نصر اللہ انصاری

امیر حلقہ بالائی سندھ کا دورہ نواب شاہ و مورو — نصر اللہ انصاری

14- امیر تنظیم اسلامی کا دورۂ حیدرآباد و کراچی — سلیم الدین، ڈاکٹر محمد الیاس

تنظیم اسلامی گلشن اقبال کراچی کے زیر اہتمام اجتماع عام — رفعت اللہ خان

اورنگی ٹاؤن میں تعارفی کیمپ — محمد سمیع

19- حلقہ سندھ زیریں کے تحت کراچی میں جلسۂ سیرت النبیؐ — محمد سمیع

حلقہ گلشن حدید میں تعارفی کیمپ — محمد سمیع

20- کراچی جنوبی میں ماہانہ تربیتی اجتماع — محمد اسلم

22- امیر تنظیم اسلامی کا دورۂ کراچی — محمد عمیر

23- حلقہ سندھ زیریں کے تحت شب بیداری پروگرام — محمد سمیع

25- شاہ پنجو میں سہ روزہ دعوتی پروگرام — نصر اللہ انصاری

26- ٹنڈو آدم میں توسیع دعوت پروگرام — محمد یوسف صدیقی

28- بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا دورۂ کراچی — محمد سمیع

اسرائیلی جارحیت کے خلاف حلقہ سندھ زیریں کا مظاہرہ — محمد سمیع

30- امیر تنظیم اسلامی کی کراچی جنوبی کے رفقاء سے ملاقات — انصار احمد

32- تنظیم اسلامی گلشن اقبال کے زیر اہتمام حدود آرڈیننس میں ترامیم کے خلاف مہم — خواجہ فرید الدین

33- حلقہ بالائی سندھ کے زیر اہتمام سہ روزہ دعوتی پروگرام — نصر اللہ انصاری

36- حلقہ سندھ زیریں کے زیر اہتمام ماہانہ شب بیداری — انصار احمد

شہر کراچی میں دورۂ ترجمۃ القرآن کے پروگراموں کی تفصیل — رفیق تنظیم

37- کراچی میں کارنر میٹنگز کا انعقاد — ثاقب رفیع شیخ

42- کراچی میں دورۂ ترجمۃ القرآن کی روداد — محمد سمیع

44- کراچی سوسائٹی کے زیر اہتمام کارنر میٹنگز — ثاقب رفیع شیخ

صوبہ سرحد

2- امیر حلقہ سرحد شمالی کا دورہ بٹ خیلہ — شاہ وارث

تنظیم اسلامی ایبٹ آباد کے زیر اہتمام ماہانہ شب بیداری — اسد قیوم

7- حلقہ سرحد شمالی کی دعوتی سرگرمیاں — نبی محسن

خار باجوڑ میں دعوتی اجتماع — محمد سعید

10- ایبٹ آباد میں ایک روزہ تربیتی و دعوتی پروگرام — اسد قیوم

11- حلقہ سرحد شمالی کا سہ روزہ دعوتی پروگرام — رفیق تنظیم

12- امیر تنظیم اسلامی کا دورہ حلقہ سرحد جنوبی — میجر (ر) فتح محمد

13- تیمر گرہ کے زیر اہتمام شب بیداری — شاکر اللہ

19- پشاور میں دعوتی پروگرام — شیر قادر

تیمر گرہ کا ماہانہ دعوتی اجتماع — شاکر اللہ

20- بٹ خیلہ کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام — امین سواتی

21- دیر اور بی بیوڑ کا مشترکہ دعوتی پروگرام — ممتاز بخت

مرکزی شعبۂ دعوت کا بی بیوڑ میں سہ روزہ دعوتی پروگرام — ممتاز بخت

حلقہ سرحد شمالی کا سہ ماہی تربیتی اجتماع — ابوکلیم نبی محسن

29- امیر تنظیم اسلامی و ناظم اعلیٰ کا دورۂ حلقہ سرحد شمالی — محمد فہیم

خار باجوڑ کی دعوتی سرگرمیاں — ابوکلیم نبی محسن

31- خار باجوڑ کا ماہانہ اجتماع — محمد سعید

33- سرحد شمالی کا تعارفی پروگرام برائے مبتدی رفقاء — احسان الودود

36- حلقہ سرحد شمالی کے زیر اہتمام شب بیداری — احسان الودود

44- امیر حلقہ سرحد شمالی کا دورۂ چترال — احسان الودود

47- حلقہ سرحد شمالی کا دعوتی اجتماع — شاہ وارث

صوبہ بلوچستان

1- اسرہ کوئٹہ کے زیر اہتمام ماہانہ شب بیداری — جاوید انور

✿✿ ضرورت رشتہ ✿✿

☆ خاتون عمر 34 سال، تعلیم بی اے بی ایڈ، باپردہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند کے لئے دینی مزاج کے سید، شیخ، قریشی خاندان سے رشتہ درکار ہے۔ (پہلے خاوند سے خلع لیا ہوا ہے)

برائے رابطہ: سید سجاد علی شاہ: 042-7844560

دعائے مغفرت کی اپیل

☆ منفرد اُسرہ شیخوپورہ حلقہ لاہور کے رفیق عبدالرحمٰن صدیقی کی والدہ انتقال فرما گئیں۔

☆ اسرہ عارف والا کے رفیق منظور احمد اختر انتقال فرما گئے۔

☆ تنظیم اسلامی حلقہ لاہور کے امیر ڈاکٹر غلام مرتضیٰ گلستان جوہر کراچی کے امیر عارف جمال فیاضی اور نقیب منفرد اُسرہ شیخوپورہ قیصر جمال فیاضی کے والد وحید احمد قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔

قارئین ندائے خلافت سے مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

ادارہ ''ندائے خلافت'' کی جانب سے

قارئین ''ندائے خلافت کو

عید مبارک

قارئین نوٹ فرما لیں کہ

عیدالاضحیٰ کی تعطیلات کے باعث پریس اور دفاتر بند رہیں گے لہٰذا ندائے خلافت کا آئندہ شمارہ شائع نہ ہوگا (ادارہ)

اھم اطلاع

الملحمۃ العظمٰی ' آرمیگاڈان' The Last Crusade' یا تیسری عالمگیر جنگ جو بھی آپ کہہ لیں' اب زیادہ دُور کی بات دکھائی نہیں دیتی۔ اس بارے میں تینوں بڑے عالمی مذاہب' یہودیت' عیسائیت اور اسلام میں نہ صرف پیشین گوئیاں موجود ہیں بلکہ ان کے باخبر وابستگان اپنے اپنے ہاں اس کے لیے تیار اور منتظر نظر آتے ہیں۔ اس بارے میں ایک رائے یہ ہے کہ افغانستان اور پاکستان کے بعض علاقوں پر مشتمل یہ خطہ جسے خراسان کا نام دیا گیا ہے' آخری فیصلہ کن نتائج کا نقطۂ آغاز بنے گا۔ تنظیم اسلامی کے ایک رفیق اور تجزیہ نگار عابد اللہ جان نے اس موضوع پر حال ہی میں

AFGHANISTAN:

THE GENESIS OF THE FINAL CRUSADE

کے عنوان سے ایک کتاب تحریر کی ہے جو کینیڈا میں چھپی ہے۔ اسے مرکزی انجمن خدام القرآن' لاہور نے پاکستان میں بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے۔ 350 صفحات کی اس کتاب کی قیمت -/300 روپے ہے۔ انگریزی دان حضرات کے لیے یہ کتاب دلچسپی کا باعث اور معلومات افزا ہوگی۔

تکبیر تشریق

ارشاد فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ: ''نہ کوئی دن اللہ کے نزدیک اس عشرۂ ذوالحجہ سے افضل ہے' اور نہ کسی دن میں عمل کرنا ان میں عمل کرنے سے افضل ہے۔ پس تم ان میں خصوصیت سے ''لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ'' اور ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کی کثرت رکھو' کیونکہ یہ دن تکبیر اور تہلیل کے ہیں۔'' (منثور عن البیہقی)

نو ذوالحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز کے بعد بلند آواز سے ایک مرتبہ تکبیر کہنا ضروری ہے۔

تکبیر کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

تنظیم اسلامی کا پیغام
نظام خلافت کا قیام

Vol: 15 Regd. No. LRL -50 No. 47

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore

THE MOST KEEN OBSERVOR AND SHARP ANALYST

OF THE PRESENT GLOBAL POLITICS

ABID ULLAH JAN

POINTS TO THE COMING EVENTS IN THE MIDDLE EAST IN HIS LATEST BOOK:

"AFGHANISTAN

THE GENESIS OF

THE LAST CRUSADE"

AN ESSENTIAL READING FOR A STUDENT OF THE HISTORICAL EVENTS WHICH WERE PLANNED LONG BEFOR 9/11. BUT UNFOLDED GRADUALLY AFTER THAT EVENT, AND ESPECIALLY A POINTER TO THE CRUCIAL ROLE OF A "SUNNI TRIANGLE" CONSISTING OF PARTS OF PAKISTAN AND AFGHANISTAN IN THE FINAL OUTCOME OF THE PRESENT TURMOIL.

350 PAGES OF 36x23/16 SIZE, PAPER BACK EDITION.

PRICE IN PAKISTAN RS:300/=

BUBLISED BY:

MAKTABA KHUDDAM UL QURAN LAHORE

36-K MODEL TOWN LAHORE. PH:042-5869501-3